

عمدة الحق

فَسَلُّوا
أَهْلَ الذِّكْرِ لَكُمْ عَمَلَاتٍ

حضرت مولانا سید زوار حسین شاہ صاحب مدظلہ

عمدة الفقہ

کتاب الایمان

و

کتاب الطہارۃ

مؤلف

حضرت مولانا سید زوار حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

زوار اکینڈی پبلی کیشنز

| | | | |
|-----|--------------------------------------|-----|-------------------|
| ۲۹ | اولیٰ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ السلام | ۲۹ | پانچویں باب |
| ۳۰ | ایکاترہ سو پہلی | ۳۰ | گل تکرور کے سربست |
| ۳۱ | ۱۷۰۰ | ۳۱ | توبہ کے نام |
| ۳۲ | ۱۷۰۱ | ۳۲ | قرآن کا نام |
| ۳۳ | ۱۷۰۲ | ۳۳ | ۱۷۰۳ |
| ۳۴ | ۱۷۰۴ | ۳۴ | ۱۷۰۵ |
| ۳۵ | ۱۷۰۶ | ۳۵ | ۱۷۰۷ |
| ۳۶ | ۱۷۰۸ | ۳۶ | ۱۷۰۹ |
| ۳۷ | ۱۷۱۰ | ۳۷ | ۱۷۱۱ |
| ۳۸ | ۱۷۱۲ | ۳۸ | ۱۷۱۳ |
| ۳۹ | ۱۷۱۴ | ۳۹ | ۱۷۱۵ |
| ۴۰ | ۱۷۱۶ | ۴۰ | ۱۷۱۷ |
| ۴۱ | ۱۷۱۸ | ۴۱ | ۱۷۱۹ |
| ۴۲ | ۱۷۲۰ | ۴۲ | ۱۷۲۱ |
| ۴۳ | ۱۷۲۲ | ۴۳ | ۱۷۲۳ |
| ۴۴ | ۱۷۲۴ | ۴۴ | ۱۷۲۵ |
| ۴۵ | ۱۷۲۶ | ۴۵ | ۱۷۲۷ |
| ۴۶ | ۱۷۲۸ | ۴۶ | ۱۷۲۹ |
| ۴۷ | ۱۷۳۰ | ۴۷ | ۱۷۳۱ |
| ۴۸ | ۱۷۳۲ | ۴۸ | ۱۷۳۳ |
| ۴۹ | ۱۷۳۴ | ۴۹ | ۱۷۳۵ |
| ۵۰ | ۱۷۳۶ | ۵۰ | ۱۷۳۷ |
| ۵۱ | ۱۷۳۸ | ۵۱ | ۱۷۳۹ |
| ۵۲ | ۱۷۴۰ | ۵۲ | ۱۷۴۱ |
| ۵۳ | ۱۷۴۲ | ۵۳ | ۱۷۴۳ |
| ۵۴ | ۱۷۴۴ | ۵۴ | ۱۷۴۵ |
| ۵۵ | ۱۷۴۶ | ۵۵ | ۱۷۴۷ |
| ۵۶ | ۱۷۴۸ | ۵۶ | ۱۷۴۹ |
| ۵۷ | ۱۷۵۰ | ۵۷ | ۱۷۵۱ |
| ۵۸ | ۱۷۵۲ | ۵۸ | ۱۷۵۳ |
| ۵۹ | ۱۷۵۴ | ۵۹ | ۱۷۵۵ |
| ۶۰ | ۱۷۵۶ | ۶۰ | ۱۷۵۷ |
| ۶۱ | ۱۷۵۸ | ۶۱ | ۱۷۵۹ |
| ۶۲ | ۱۷۶۰ | ۶۲ | ۱۷۶۱ |
| ۶۳ | ۱۷۶۲ | ۶۳ | ۱۷۶۳ |
| ۶۴ | ۱۷۶۴ | ۶۴ | ۱۷۶۵ |
| ۶۵ | ۱۷۶۶ | ۶۵ | ۱۷۶۷ |
| ۶۶ | ۱۷۶۸ | ۶۶ | ۱۷۶۹ |
| ۶۷ | ۱۷۷۰ | ۶۷ | ۱۷۷۱ |
| ۶۸ | ۱۷۷۲ | ۶۸ | ۱۷۷۳ |
| ۶۹ | ۱۷۷۴ | ۶۹ | ۱۷۷۵ |
| ۷۰ | ۱۷۷۶ | ۷۰ | ۱۷۷۷ |
| ۷۱ | ۱۷۷۸ | ۷۱ | ۱۷۷۹ |
| ۷۲ | ۱۷۸۰ | ۷۲ | ۱۷۸۱ |
| ۷۳ | ۱۷۸۲ | ۷۳ | ۱۷۸۳ |
| ۷۴ | ۱۷۸۴ | ۷۴ | ۱۷۸۵ |
| ۷۵ | ۱۷۸۶ | ۷۵ | ۱۷۸۷ |
| ۷۶ | ۱۷۸۸ | ۷۶ | ۱۷۸۹ |
| ۷۷ | ۱۷۹۰ | ۷۷ | ۱۷۹۱ |
| ۷۸ | ۱۷۹۲ | ۷۸ | ۱۷۹۳ |
| ۷۹ | ۱۷۹۴ | ۷۹ | ۱۷۹۵ |
| ۸۰ | ۱۷۹۶ | ۸۰ | ۱۷۹۷ |
| ۸۱ | ۱۷۹۸ | ۸۱ | ۱۷۹۹ |
| ۸۲ | ۱۸۰۰ | ۸۲ | ۱۸۰۱ |
| ۸۳ | ۱۸۰۲ | ۸۳ | ۱۸۰۳ |
| ۸۴ | ۱۸۰۴ | ۸۴ | ۱۸۰۵ |
| ۸۵ | ۱۸۰۶ | ۸۵ | ۱۸۰۷ |
| ۸۶ | ۱۸۰۸ | ۸۶ | ۱۸۰۹ |
| ۸۷ | ۱۸۱۰ | ۸۷ | ۱۸۱۱ |
| ۸۸ | ۱۸۱۲ | ۸۸ | ۱۸۱۳ |
| ۸۹ | ۱۸۱۴ | ۸۹ | ۱۸۱۵ |
| ۹۰ | ۱۸۱۶ | ۹۰ | ۱۸۱۷ |
| ۹۱ | ۱۸۱۸ | ۹۱ | ۱۸۱۹ |
| ۹۲ | ۱۸۲۰ | ۹۲ | ۱۸۲۱ |
| ۹۳ | ۱۸۲۲ | ۹۳ | ۱۸۲۳ |
| ۹۴ | ۱۸۲۴ | ۹۴ | ۱۸۲۵ |
| ۹۵ | ۱۸۲۶ | ۹۵ | ۱۸۲۷ |
| ۹۶ | ۱۸۲۸ | ۹۶ | ۱۸۲۹ |
| ۹۷ | ۱۸۳۰ | ۹۷ | ۱۸۳۱ |
| ۹۸ | ۱۸۳۲ | ۹۸ | ۱۸۳۳ |
| ۹۹ | ۱۸۳۴ | ۹۹ | ۱۸۳۵ |
| ۱۰۰ | ۱۸۳۶ | ۱۰۰ | ۱۸۳۷ |

| | | | |
|----|------------|----|------------------------|
| ۹۳ | فرائض | ۹۳ | فرائض |
| ۹۵ | راجحہ | ۹۳ | عطل |
| ۹۵ | مستحب مؤکد | ۹۳ | فرائض اسلام کا بیان |
| ۹۶ | مستحب | ۹۳ | احکامات اسلام کا بیان |
| ۹۶ | مباح | ۹۳ | نہی اسلام کا بیان |
| ۹۶ | محرور | ۹۳ | مصلحت دشمن ذمہ کا بیان |

کتاب الطہارۃ

| | | | |
|-----|--------------------------|-----|----------------------------|
| ۱۳۵ | طہارت کا بیان | ۹۴ | دھوئے ستیم سے آداب |
| ۱۳۸ | تہیہ | ۹۹ | نہر پانی وضو |
| ۱۳۹ | طہارت کے معنی | ۹۹ | وضو بالگرد و جائز |
| ۱۴۰ | طہارت کا حکم | ۹۹ | وضو کا مستحب و مستحب طریقہ |
| ۱۴۰ | طہارت واجب ہونے کا سبب | ۹۹ | مسواک کا بیان |
| ۱۴۰ | طہارت کا نیک | ۱۰۰ | مسواک کا عقد |
| ۱۴۰ | طہارت واجب ہونے کی شرطیں | ۱۰۰ | مسواک کی فضیلت |
| ۱۴۰ | طہارت کی مومنہ کی شرطیں | ۱۰۰ | مسواک کے فوائد |
| ۱۴۰ | طہارت کی اقسام | ۱۰۰ | مسواک کرنے کے مستحب اوقات |
| ۱۴۰ | حدث سے طہارت حاصل کرنا | ۱۰۰ | وضو میں مسواک کرنے کا وقت |
| ۱۴۰ | بھوکا بیان | ۱۰۱ | مسواک سے آداب (مناجات) |
| ۱۴۰ | افعال وضو | ۱۰۲ | مسواک کرنے کا مستحب طریقہ |
| ۱۴۰ | بھوکا کشمیر اور فائدہ | ۱۰۲ | نہر پانی مسواک |
| ۱۴۰ | بھوکا مسی | ۱۰۲ | مسواک نہرتے وقت کی دعا |
| ۱۴۰ | وضو کے فرائض | ۱۰۳ | مترجمت سوال |
| ۱۴۰ | بھوکا سنتیں | ۱۰۳ | دفعہ وضو |

کتابیات

ہمارے ہاں کے بڑے بڑے علماء و مستفان کی تصانیف کی تفصیل ذیل کی جدول سے واضح ہے۔

| نمبر شمار | موضوع | کتاب کا نام | مصنف |
|-----------|--------------|----------------------------------|--|
| ۱ | مذہب | المجمل فی شرح کتب الہدی | علامہ شیخ ابی سعید الشہید ابن ابی عمیر قدس سرہ |
| ۲ | چرائی | چرائی و عداوت | امام محمد بن ابی سعید الشہید کا مافی فی حق قدس سرہ |
| ۳ | تفسیر القرآن | تفسیر القرآن مجمل و مجمع الزوائد | امام محمد بن ابی سعید الشہید قدس سرہ |
| ۴ | مذہب | مذہب و مآثر | علامہ ابی سعید الشہید ابن ابی عمیر قدس سرہ |
| ۵ | مذہب | مذہب فی شرح کتب الہدی | ابن ابی عمیر |
| ۶ | مذہب | مذہب فی شرح کتب الہدی | علامہ ابی سعید الشہید ابن ابی عمیر قدس سرہ |
| ۷ | مذہب | مذہب فی شرح کتب الہدی | علامہ ابی سعید الشہید ابن ابی عمیر قدس سرہ |
| ۸ | مذہب | مذہب فی شرح کتب الہدی | علامہ ابی سعید الشہید ابن ابی عمیر قدس سرہ |
| ۹ | مذہب | مذہب فی شرح کتب الہدی | علامہ ابی سعید الشہید ابن ابی عمیر قدس سرہ |
| ۱۰ | مذہب | مذہب فی شرح کتب الہدی | علامہ ابی سعید الشہید ابن ابی عمیر قدس سرہ |
| ۱۱ | مذہب | مذہب فی شرح کتب الہدی | علامہ ابی سعید الشہید ابن ابی عمیر قدس سرہ |
| ۱۲ | مذہب | مذہب فی شرح کتب الہدی | علامہ ابی سعید الشہید ابن ابی عمیر قدس سرہ |
| ۱۳ | مذہب | مذہب فی شرح کتب الہدی | علامہ ابی سعید الشہید ابن ابی عمیر قدس سرہ |
| ۱۴ | مذہب | مذہب فی شرح کتب الہدی | علامہ ابی سعید الشہید ابن ابی عمیر قدس سرہ |
| ۱۵ | مذہب | مذہب فی شرح کتب الہدی | علامہ ابی سعید الشہید ابن ابی عمیر قدس سرہ |
| ۱۶ | مذہب | مذہب فی شرح کتب الہدی | علامہ ابی سعید الشہید ابن ابی عمیر قدس سرہ |
| ۱۷ | مذہب | مذہب فی شرح کتب الہدی | علامہ ابی سعید الشہید ابن ابی عمیر قدس سرہ |
| ۱۸ | مذہب | مذہب فی شرح کتب الہدی | علامہ ابی سعید الشہید ابن ابی عمیر قدس سرہ |
| ۱۹ | مذہب | مذہب فی شرح کتب الہدی | علامہ ابی سعید الشہید ابن ابی عمیر قدس سرہ |
| ۲۰ | مذہب | مذہب فی شرح کتب الہدی | علامہ ابی سعید الشہید ابن ابی عمیر قدس سرہ |

علامہ ابی سعید الشہید ابن ابی عمیر قدس سرہ کے تصانیف کی تفصیل ذیل کی جدول سے واضح ہے۔

عرض ناشر

الحمد للہ، ایک عریض دلت کے ہر عمر و عقد ہم اپنے کارکن کی خدمت میں چہ چہ انما از عبادت کے ساتھ پیش کر رہے ہیں۔ چونکہ تاریخ کا اصرار شدید تھا، اس کا پرمروست ہم حصہ اول کو ہی مشقی کتابت کے ساتھ پیش کر رہے ہیں۔ باقی تینوں حصے ساقد کتابت کی عکس طاعت پر مشتمل ہیں۔ باقی تینوں حصوں کی مشقی کتابت کا کام بھی مکمل ہو چکا ہے، چونکہ موضوع نبارہ و قبی ہے، اس بنا پر بھی کام وقت طلب بھی ہے اور میرا آرا بھی۔ ان شاء اللہ آئندہ اشاعت مکمل طور پر جدید مشقی کتابت کے ساتھ پیش کی جائے گی۔

مرد و عقد کو سلا سہ، یا ان، جزئیات کے استعھا اور ضمن ترتیب کے سبب اردو فقہی ذخیرہ کا اب میں جو انحصار و امتیاز حاصل ہے اس سے علیحدہ سے وابستہ ہر شخص، اقل ہے۔ مؤلف علیہ الرحمہ کی یہ کاوش اردو زبان میں اپنی نوعیت کی مندر کاوش ہے، جس پر وہ یقیناً عقائد اجود ہوں گے۔

کارکن سے التماس ہے کہ مؤلف و مصنف، ناظر اور جملہ معاونین کو دعائے خیر میں یاد رکھیں، اللہ تعالیٰ اسے اپنی بارگاہ میں قرب خاص عطا فرمائے آمین

سید عزیز الرحمن

کیمبرج الاول ۱۹۳۹ء / ۱۵ مارچ ۱۹۰۸ء

بسم الله الرحمن الرحيم

دیباچہ

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى

ایک زمانہ تھا جبکہ مسلمانوں میں دین کے علوم کی بہت ترقی ہو کر دینی و دنیوی تمام شعبوں سے علماء موجود تھے جن سے آسانی کے ساتھ مسائل دریافت کر سکتے تھے اور عوام بھی اس قدر علم ضرور دیکھتے تھے جو ان کی ضروریات کے لئے کافی ہو۔ خلافت راشدہ کے زمانے میں تو وہ بات و معاملت میں شرع شریف کی پابندی کو نہ کمال کی تھی۔ حضرت فاروقی باجمہ رضی اللہ عنہ نے تمیز دیا تھا کہ دوسرے بازار میں دینی خرید و فروخت کریں جو دین میں لقمہ ہوں (۱) پھر جس قدر ضرورتوں سے بعد ہوتا تھا اسی قدر طرح کی برقی گئی یہاں تک کہ تین کل علماء زمانے میں مسلمانوں کو دین سے بے خالقیت اور قدر بڑھ گئی ہے کہ عوام تو عام علماء میں بھی باوجود اسے علوم و فنون میں قابلیت و مهارت کے دور رس تھے اور یہ مسلمان تھے کہ فرمودہ ہدایت و امن و مستحبات و مکروہات کی تذکرہ و پشتر پیکیات سے واقفیت ہے اور یہ علمی کی ادب سے بلا حیا اور علم بھی، مزاحمتی تھا اور سو کفر و کج رویاں رہے۔ عوام میں بھی قلت علم اور بے پرواہی کے نتیجے میں دین سے بے تعلقی اور عدم ترقی اس قدر بڑھتا جا رہا ہے کہ خود جانے اور سمجھنے کی طرف رغبت ہے اور نہ ہی علماء کی محبت میں پہنچتے ہیں کہ ان کی زکات سے دینی و دنیوی پیدا ہوا اور مسئلہ جانے میں سہولت ہوئی۔ اگر یہی مسئلہ دوبارہ ہے تو آئندہ اس سے بھی زیادہ نازل اور دین سے بعد ہونے کا خطرہ ہے اس لئے دین کی تعلیم کو عام کرنے کی کوشش ضرورت ہے۔

چونکہ ہمارے ملک کی قومی زبان اردو ہے اور اسی کے ذریعے دین کی تبلیغ کی جاسکتی ہے اور اسی کے پیش نظر مختلف علوم و فنون کے برہنہ اس قومی ونگل نام زبان اردو میں درجہ کی کتابوں سے کتابوں سے ترقی کے اور مستقل تصانیف بھی کرنا ہیں۔ چنانچہ علم فقہ میں بھی جو کتابت و مسائل ایچہ کا عمل ہے عربی و فارسی کی کتابوں کے ترجمے کے لئے اور مستقل چھوٹی بڑی کتابیں بھی تصنیف و تالیف فرمائیں تاکہ عوام و خواص ان سے استفادہ کر کے دین کے ضروری علم سے با آسانی بہرہ ور ہو سکیں اور عمل کی شاہراہ پر گھڑیں کہ مسعودت و ترقی حاصل کر سکیں۔

شریعت: ۱۰۰ میں علم دینی کی فضیلت مسلمانوں سے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے۔ فاعلموا ان منکم علم فی شئ

بِقِيَمَةِ طَائِفَةٍ لَيْسَتْ قَلْبُهُ الْإِنْفِئِ وَتَلْبِيُوهُ فَا زَجَعُوا إِلَيْهِمْ فَعَلَيْهِمْ يَحْمِلُونَ (۱۰) اس کا مطلب یہ ہے کہ ایمان والوں کا تہار سے ہرگز وہ میں سے ایک جماعت کو اہل علمی خدمت میں دین میں شرف حاصل کرنے کے لئے جانا چاہئے نہ جب طائفہ حاصل کر کے اپنی قوم کی طرف انھیں تو اس کو ان کی نظموں پر آگاہ کر کے امانت اور دین کی باتوں پر عمل کھانا چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ذریعہ اور دین کی جامعیت طود پر یکے کر اس پر عمل کریں۔ اس آیت مبارکہ میں علمی ترقی و تعلیمت نمایاں طور پر ظاہر فرمائی ہے نیز اشارہ فرمایا وفسن یؤت الیہم حصۃً ففقدوا ذلک من قبلہم خیرا کلیمنا (۱۲) جس کو عکس دی گئی اس کو بہت بھلائی دی گئی۔ مفسرین کی ایک جماعت نے عکس کی تفسیر علم فروغ سے کی ہے جو کفر کا علم ہے۔

حدیث شریف میں ہے من ثمرہ اللہ بہ غنم اللہ غنمہ فی الذین (۳) اللہ تعالیٰ جس بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ کرتا ہے اس کو دین میں خیر بھی کرتا ہے یعنی دین کے کاموں میں بھی کھانا فرماتا ہے ایک حدیث میں ہے من تغلف فی دین اللہ تغلف اللہ غنمہ ووزفہ من حیث حیث لا یغنی عنہ (۴) جو شخص اللہ تعالیٰ کے بند میں سے غنم کرے اللہ تعالیٰ اس کو غنم و دوسرے کام سے کرتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جس کا اس کو گمان بھی نکلا نہ رہتا۔ ایک اور حدیث میں ہے فغنیہ راجعہ انفسہ علی الشیطان من الغنم غایبہ (۵) ایک غنیہ شیطان پر ہزار ہا دوسرے بھی زیادہ بھلا کر ہے۔ فقہ کی تعلیمت و اہمیت ضرورت پر لا رہی احادیث و روایں کتب میں مذکور ہیں۔ پس حریص مطالعات کے لئے ان کی طرف رجوع کریں۔

اردو زبان میں چھوٹی بڑی کتب فقہ تصنیف و تالیف ہونے اور مرتب ہونے کے باوجود اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ کوئی ایسا جامع و مستند کتاب ہو جو عام فہم ہونے کے علاوہ زیادہ سے زیادہ جزئیات مسائل پر حاوی ہو اور ترتیب و تالیف کے لحاظ سے بھی اس طرز پر ہو کہ مسائل کا کھنڈ اور یاد کرنا آسان ہو جائے۔ اس ضرورت کے پیش نظر ایک مدت سے اس عاجز کا ارادہ تھا کہ ایک ایسی کتاب ترتیب دے کہ شرعیات کی جائے۔ چنانچہ پاکستان بننے سے پہلے اس کو شروع ہوئی کہ یا تھا اور بہت کچھ ترتیب و وضع مسائل کا کام کر لیا تھا لیکن اپنی کم علمی کے باعث بعض خاصوں کے پیش نظر اس کو شیخ کرانے کی جرأت نہ کی۔ پاکستان بننے پر ترک وطن کر کے جب خیر پور ہوا تو اہل طبع بھلا ہوں میں ملو بہا بر سکوت اختیار کی تو میری شوق مزہ ہو اور ساتھ مسودے کی نظر ثانی شروع کر دی اور ساتھ ساتھ ایک سو بیس صفحات تک کتابت بھی کر چکا کہ کچھ کچھ کام ہوا تو اس پر کیا۔ پھر ایک مہر سے کے بعد شروع کر لیا اور ایک سو بیس صفحات کتابت شدہ لکھے طبع کر کے کراچی و کابل لیکن ہر دفعہ درمیان میں ایسے سوانح حاصل ہوتے رہے کہ آج کل کی تکمیل اور طاعت و شاعت کے مراحل طے نہ ہو سکے۔ اب جبکہ کھردھائی کے بعد کتاب اصولات تک مسودے کی تکمیل ہو چکی ہے اور اس کی کتابت بھی ہو رہی ہے تو ارادہ ہوا اور احباب کے مشورے سے طے پایا کہ چونکہ ابتدائی کتابت شدہ کا کاپیاں کافی مہر سے کی ہو چکی ہیں اور دین کے شرائط ہونے کا غرض ہے نیز طبع شدہ وازرا بھی پرانے اور خراب ہوتے جا رہے ہیں اس لئے جہاں تک جلدی ہو سکے اس کا ابتدائی حصہ جس کو کتاب بذاکا حصہ اول قرار دیا جائے کتاب فقہیہ پر فہم کر کے جمع کیا جائے اور دوسرا حصہ کتاب اصولات کی تکمیل پر مشتمل کر دیا جائے۔ اس طرح جو کاپیاں لادیں شدہ وازرا خراب ہوتے جا رہے ہیں محفوظ ہو کر دوسرے تک پہنچ جائیں گے اور پھر دوسرا حصہ بھی جلدی طبع ہو کر شاعت پذیر ہو سکے گا۔ نیز کتاب بذاکا حصہ اول کو کتاب اصولات پر فہم کرنے سے شاعت بھی بہت زیادہ ہو جائی گی اس لئے اس کو دوسرے میں کر مناسب معلوم ہوا۔

(۱) الام ۳۲ (۲) رابطہ ۱۸، آیت ۲۶۹ (۳) ترمذی، ج ۲، ص ۲۶۹، رقم ۳۶۵۴، ص ۱۰۱، ج ۱، ص ۹۳، رقم ۱۲۰

(۴) مسند ابی طیب، رقم ۲۸۸۵۵، ص ۳۱، رقم ۲۲۸۰، ص ۱۸۱، ج ۱، ص ۹۶، رقم ۱۲۲ (۵) ترمذی، ج ۲، ص ۳۱، رقم ۳۶۵۴، ص ۱۰۱، ج ۱، ص ۹۳، رقم ۱۲۰

اس کتاب میں جتنی الایمان یہ کوشش کی گئی ہے کہ عبادت بہت آسان ہو کر کم غم والے سرور رحمتیں اور بچے بھی سمجھ سکیں اور کاندھ حاصل کر سکیں پھر بھی بہت سی جگہ پھر بعض اصطلاحات استعمال کرنی پڑی ہیں اس کے علاوہ کم ضروری سوانح میں غلام سے لکھنے کی ہر وقت ضرورت ہے۔ تاکہ دیگر مسائل کی گھبراہٹ میں غصہ نہ ہو لکھ دیں چوں کہ اہل علم حضرات بھی استفادہ کر سکیں لیکن مشکل اور طویل سبابت و دلائل سے پرہیز کیا ہے، اس لئے کہ وہ لیسوں کا سمجھنا ہر شخص کا کام نہیں اور اصل مقصد مسائل کا جاننا ہے کہ نہ دلائل کا دیکھنا ناغہ کا کام ہے۔ اور فقہ و اصول فقہ کی جتنی کتابوں میں دیکھ لینے ہیں، اس قسم کی کتابیں ان کی محتلف نہیں ہو سکتیں اور یہ عاجز و بے بسی سے بے ضمانت ہے۔ اختلافات فقہ میں متنی پر دھندہ مہیب لکھنے کا بھی التزام کیا گیا ہے اور ضعیف قول کہیں مراحطہ اور کہیں اشارہ و رجحان ہے، مثلاً یہ کہنا کہ سبک گنج ہے کہ اس کے بالمقابل بھی قول ہے اور وہ ضعیف ہے۔ ہر مسئلے کو اپنی جزئیات متفرع کے ساتھ چوری، فصاحت سے لکھنے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ مسئلہ چوری طرح واضح ہو جائے۔ جتنی الامکان ممکن ہو مثلاً عائشہ رضی اللہ عنہا، و دیگر مرآت الفوائد و لطائف، بحر الرائق و نور الایضاح فقہی اور دیگر کتب میں ہر دور و دوری سے مسائل کو پوری پوری احتیاط اور صحت کے ساتھ نقل کیا گیا ہے، مگر حوالہ جات کی کمی رہ گئی ہے جو کچھ وہ لکھ، اختلاف طبعی ثانی میں دوری کر دینے جائیں گے۔ جہاں کہیں جزوات میں الخلافی و ابہام فقہی ان کو بھی اپنی جگہ کے مطابق حل کرنے اور اختلاف و ابہام دور کر کے واضح طور پر مسئلے کو بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اپنی بے علمی کم مانگی سے باوجود اس اہم و اعظم کام کی طرف جسارت کرنا میرا منصب نہیں تھا لیکن ثواب دین کی حرص و امن کثیر ہوئی اور اللہ تعالیٰ کی امداد و نصرت کے بھر دے پر کام شروع کر دیا۔ میری توفیق ہو گئی مگر اللہ پاک نے اپنے فضل و کرم سے یہ کچھ کر دیا ہے جو بد پر نظر ہے۔

اگر غم غمراہ سے گزارش ہے کہ اگر کتاب مذکور میں کوئی مسئلہ اپنی تحقیق کے خلاف نہ لکھیں تو مستند کتب فقہ کی طرف مراجعت کے بعد کتاب بذراکی غلطی پر اس عاجز کو ازراہ و کرم مطلع فرمایا تاکہ کاندھ ایڈیشن میں اس کی اصلاح کی جائے اور اگر کوئی زیادہ غلطیاں ہوئیں جن کا اصلاح عامہ طبع اول کی سب کے ساتھ شائع کرنا ضروری ہو تو وہ بھی کیا جائے کیونکہ باوجود غمایت کوشش و احتیاط کے غلطی کا وہ جاننا بشری قصور ہے اور اس عاجز کی علمی کمزوری اس پر مستزاد ہے۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ پاک خاکسار کی اس حقیر محنت کو ہر قسم کی غلامی و دہائی کو تاجروں اور دینا و نمود و فخر و کی برائی کی صفائی کے ساتھ شرف قبولیت بخشنے اور تمام مسلمانوں کو بالعموم اس سے استفادے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ اور کو تاجروں اور دینا و نمود و فخر و کی برائی کی صفائی کے فرما کر بعد امتزاج و ترمیم طبع ثانی کی توفیق بخشنے۔ آمین جو مسائل و غلطیاں لا بائذہ العالی العظیم، علیہ توکل و التوکل، حبیب، و ساقبل حسنا انک انت السميع العظیم و ربنا علینا انک انت التواب الرحیم، و صلی اللہ تعالیٰ علی محمد و آلہ و سلم۔

احقر و لائق ذر کا سچا خدا و خدا کا سار

زار حسین مٹا اللہ عنہ غفر لہ و لوالدہ

حال شہر خیر پور تاج پور، ڈاک خان خاص، ضلع بھادپور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

کتاب الاپہان

تہذیب

۱۔ جب آدمی حائض اور بالغ ہو جاتا ہے تو اس کو ایسا کہ باطنی اللہ تعالیٰ کو تک اور دوسروں کو برحق ماننا فرض ہو جاتا ہے (جس کی تفصیل دوسرے حصے میں آئے گی) اور ایمان کے فرض ہو جانے پر تمام مناجات خلوۃ فی الخلاء اور ادابات وغیرہ کے اس پر فرض ہو جاتے ہیں اور تمام مشروبات (جسکی جنس بجز ان سے شراب نے منع کیا) اور محرکات (یعنی جو بیج میں شریعت میں حرام ہیں) حرام ہو جاتے ہیں۔
۲۔ فرض دوم ہے ہیں

۱۔ دائمی جو ہمیشہ فرض ہو اور وہ ایمان پر ثابت قدم نہ رہنا اور جرم بخوردن و شرب سے باز رہنا ہے۔ اور یہ عقائد سے تعلق رکھتا ہے جن کا حاصل علم کلام ہے۔

۲۔ وقتی، جو کہ خاص وقت پر فرض ہیں، جیسے نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ (مبلی قسم کے فرض) اور بعض کے علاوہ تو یہ فرض وقت ہیں جن کا حاصل عمل فقہ ہے اور اس فقہ کتاب میں ان پر دو قسم کے مسائل یا تفصیل بیان ہو گئے۔ ان شاء اللہ

۳۔ طرہ الفرائض کا واجب ہونا، جب کسی فرض کا وقت آ جاتا ہے تو اس فرض کا علم بھی ضروری ہو جاتا ہے مثلاً جب آدمی مسلمان ہوا یا بالغ ہوا تو اس پر صبح تکلیف (اللہ تعالیٰ) اور اس کی متابعت کی ضرورت (بیان) اور رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا جاننا اور ان چیزوں کا جاننا جن کے بغیر ایمان صحیح نہیں ہے اور جب نماز کا وقت آ تو ادا کرنا اور ایسا ہونا اور روزہ کا جاننا اور عیدین کے ادا کرنا اور علم اور عمل، صاحب نصاب کو دیکھنا ہوتا ہے کہ اس کے سامنے کون سے احکام حاصل کرنا فرض ہو جاتا ہے، اسی طرح حج، نکاح، یتیم و یتیم و یتیم اور حج و شراعت پر تمام فرضیں پکڑ رہے۔
۴۔ طرہ علم فرض میں ہے ہیں۔

۱۔ ایمان، ۲۔ نماز، ۳۔ روزہ، ۴۔ زکوٰۃ، ۵۔ حج وغیرہ

ان چاروں کے ادا کرنا علم پر ضرورت حاصل ہے اور ہر عامی ضرورت پر فرض میں ہے۔

۶۔ ایمان کی تفصیل اور اس کے مشقات بیان کئے جاتے ہیں۔

کی بدولت اسلما علیہ السلام نے گڑھے سے نکل کر مسکنِ اہلِ یمن پر پہنچ گئے۔ یہاں چلاک اللہ تعالیٰ کی صفت رب العالمین ہے تو بندہ بھی اپنی طاقت اور استطاعت کے مطابق کمزوریوں کی تربیت سے غافل نہ رہے اور وہ اس حصرِ لوسو معین ہے تو بندہ بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ رافت و رحمت سے پیش آئے اور اسی طرح صفاتِ خُصّہ کے علاوہ ہر صفت کا معنی بننے کی کوشش میں لگا رہے کہ کب تک معنی میں خلافت انجاء کا مصداق ہو اور انی اللہ خلق الخلق اقدم خلقی صلوٰۃ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو اپنی صورت پر پیدا کیا "کا راز آشکار ہو جائے۔ حدیث کی شرح کرنے والوں نے ہر پر اس کے ساتھ تحقیق کی شرح کہوں ہے تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائی وغیرہ طحطا فرمائیں۔

مفسر: اس کا کہنا آواز سے پاک ہے۔ وہ یہ قرآن کریم جس کو ہم اپنی زبان سے نکلنے والے اور مصافح میں سمجھتے ہیں اُن کی کلامِ قدیمہ صحت ہے اہلِ فہم و عیاشی دوسری آسانی کتبِ لکھ اور سو یاد رکھنا اور سو یاد رکھنا صحتِ حق اور ہر چار صحتِ صحت ہے اور جو ہم نے پڑھا تو ہم ہے اور ہر صحتِ صحت اور ہر صحتِ صحت ہے ہمارا مشاہدہ اور جو ہم نے نہ قلم ہے، اور ہمارا مشاہدہ صحت اور جو حفظ کیا تو ہم ہے، اُن کی تحقیق تو ہم ہے اور اُن کی صحت۔

مفسر: دنیا کی زندگی میں اللہ عزوجل کا ریاہی، اُن کی عبادت کے لئے خاص اور آخرت میں ہر پختگی کے لئے ممکن ہے تو جو پختگی پختگی کرے دے، بلا کینہ ہو کہ معنی میں یہ نہیں کہہ سکتے کہ مجھے دیکھیں گے۔ ظنی دیدار یا خوب ہیں دیکھنا یہ دیگر انجاءِ عظیم اسرار یکساں دیکھ کر ہم وہاں ماحول ہے چنانچہ وہ رستہ ہم انجاءِ خوب میں سبب ازیا، تہ ہولی۔

ایمان مفصل

ایمان مفصل ہے:

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِالْمَلٰئِكَةِ وَبِالْكِتٰبِ وَبِالرَّسُولِ وَبِالْغَدْرِ وَبِالْفَقْرِ وَبِالْمَوْتِ وَبِالْمَوْتِ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی وَبِالْغَدْرِ
تَعَدُّ الْغَدْرِ

میں اللہ تعالیٰ پر، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں اور آخرت کے دن پر بھی بری تقدیر پر کرو اللہ طرف سے ہے اور صحت کے بعد دوبارہ ذکر کر کے اٹھائے جانے پر ایمان لایا ہوا۔

ہر صحت صفاتِ ایمان ہیں جن کی شرح درج ذیل ہے:

۱۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان

اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کی تحریر ایمانِ عمل میں ایمان ہو سکتی ہے۔

۲۔ فرشتوں پر ایمان

فرشتوں پر ایمان لانے سے مراد یہ ہے کہ سب فرشتے اللہ تعالیٰ نے نور سے پیدا کئے ہیں جو ان رات عبادتِ الہی میں مشغول رہتے ہیں۔ ہر فرشتہ اس کے عذاب میں، اور وہ فرشتے نور سے ہیں نہ مراد، نہ ظنی، نہ شے، نہ کرتے ہیں نہ کھاتے ہیں نہ کھاتے ہیں بلکہ تمام صفاتِ ظنی یہ بھی مذکور ہے، حد، فضل، دیکھ، نیک، عزم اور عزم وغیرہ سب سے بری ہیں، ولا یوما یامد ورو اللہ جوئے سے بھی بری ہیں۔ ان کی قدر اپنے رب کی بندگی کرنا اور ان کے احکام کو چلانا ہے۔ نہ وہ عبادت سے تعلق ہیں نہ اس کا ذوق رکھتا ہے، وہ مومن ہوں سے پاک

میں۔ آدمیوں اور میں نے ہمارے انتقام، خدا تعالیٰ نے ان کے حقیقہ کو ہرے میں۔ وہ بے شمار ہیں، ان کی تعداد اللہ تعالیٰ کے مقرر کی ہے۔ انھیں جتنا مل بھی ہو اور شیخے سب سے پرہیزگار اور مشہور ہیں۔

نصف حضرت جبرئیل علیہ السلام جو سب فرشتوں سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے مقرب فرشتے ہیں اور ایک مہمداوہی اور اکابر ہیں کہ انہوں نے اور رسولوں پر لانے سے پہلے جو انھیں مہمداوہی اسلام لانا دے گا اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے انھوں نے لانے سے پہلے ہی ان کو بھیجا تھا اور انھیں مہمداوہی تعالیٰ نے ان کے ذریعے قرآن مجید میں لایا اور اس پر عمل بھی بھیجا ہے۔

ب۔ حضرت میرا شرف علیہ السلام جراتِ تعالیٰ کی تمام مملکتوں کی دولت کی داری پہنچانے اور بادشاہی وغیرہ کے نظامات پر، اور
چراغ کی مانند جس میں سے شادابی نکلے گا۔ کرتے ہیں بعض بادشاہوں نے نظام پر مقررین اور بعض بادشاہوں نے نظام پر مقررین اور بعض
دریافت کیا کہ اس بادشاہ نے جو نظام پر مقررین اور بعض بادشاہوں نے نظام پر مقررین اور بعض بادشاہوں نے نظام پر مقررین اور بعض

یہ حضرت سرالکلی علیہ السلام کو قیامت کے دن صواب قرار دیا گیا ہے اور ان کی تعظیم ان شاء اللہ تعالیٰ قیامت سے جہان بھر ہوئے گی۔

[illegible]

۔ نے کیا وہ فرق ہے۔

یہاں فرماتے ہیں کہ اگر سائنس دانوں (کاشتکارانہ) کہتے ہیں کہ وہاں میں اور وہاں سے کھجور آپ نہ لے کے نہ آؤ۔ یہ تو کیا آپ
وہاں سے نہ لے رہے ہیں؟ ان کی بھی کھجور ہے اور وہاں سے بھی لے لے رہے ہیں۔ ان سے کہیں کہ وہاں سے لے لے رہے ہیں۔

۲۔ یہ کہ مجھے انسانی قیامت کا سراپا ملے گا۔ اس لیے مجھے اپنے لیے بڑے بڑے کاموں کی ضرورت ہے۔

۳۔ کچھ تھے اٹھانے کے، ہمارے ساتھ تھے اور ان کے سوال کرنے پر ہم میں سے اکثر نے ان کے جواب دینے سے انکار کر دیا۔

[illegible]

۴۔ پھر نئے نئے مسائل اور مسائل کے کاروبار پر غور، میں جو ان موضوعات پر گفتگو کر رہا ہوں۔

۱۔ یہ ہے اور نہ ہی میں، میری ساری زندگی کے راز و خفا اب اس کے ہاتھ میں۔

مكة المكرمة، ١٢ ربيع الثاني ١٤٢٥ هـ

۹۔ اذکر شے فیض اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ رحمت اور شمیمِ اقدس میں شغریل رہے ہیں ان میں سے بعض آیامِ قرآن بعض کرماء میں اور

آئے اور مصمم ہیں، ان میں سے بعض وہ دیکھے ہیں بعض تو چار پر رکھتے ہیں بقول تعالیٰ خُصَابِلُ الْفَسَلِیْنِ کَلْبًا وَنَمْلًا اَوْ مِیْیَیْنِ مَحْبُوْبٍ مُّتَفَنٍّ وَفَلَتْ رُوْبِیْعٌ (۱) جس نے ظہر یا زفر شتر کو پیچا ملائے وانا جن کے پر ہیں دو، تو کیا تم ان اور چار چاندروں کے درمیان (پنڈاؤں) کی حقیقت اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے، ان کی لکھ اور چاند پر ٹھہر نہیں لکھتے شریفہ میں آتے ہیں، صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کا شب معراج میں دیکھا، ان کے چہرہ پر تھے۔

فرشتے نورانی اجسام ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ طاقت دی ہے کہ جو ٹھکان چاہیں اختیار کر سکتے ہیں، انکی وہ انسان کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں اور انکی دوسری شکل میں۔ بعض فرشتے جنس کی نسبت زیادہ مغرب ہیں لیکن ان کے عقائد اللہ تعالیٰ کے علم میں ہیں۔ یہ سب انکی قرآن مجید اور صحیح حدیثوں میں مذکور ہیں اس میں ذرا شک نہیں کرنا چاہئے، ان کی توحید و دشمنی کفر، دہائی ہے جو ان کا دامن ہو جائے۔

۳۔ کتابوں پر ایمان

کتابوں سے مراد وہ کتب ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر پر نازل فرمائی ہیں جن کی تعداد قطعی طور پر معلوم نہیں۔ ان میں سے چار کتابیں مشہور ہیں:

۱۔ تورات: یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر عبرانی زبان میں نازل ہوئی تھی التوراة لِسَانَهُ فَخَذَى تَوْرًا (۲) ”وہ لکھنے والے نے تورات“ یہاری نام میں ہدایت اور نور تھا۔

۲۔ انجیل: یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر عہد نیاں میں نازل ہوئی تھی اِنْزِلَ الْكِتَابُ بِالْحَقِّ بِاِسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ لَا یُعْجِلُ (۳) ”اس نے عیسیٰ میں سر پر علیہ السلام کو اس کے چچے بیچا اور انھیں انجیل دی۔“

۳۔ زبور: یہ حضرت داؤد علیہ السلام پر عبرانی زبان میں نازل ہوا اِنْزِلْنَا ذَاوُدَ زَبُورًا (۴) ”اور ہم نے داؤد کو زبور دی۔“

۴۔ قرآن مجید: یہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر عربی زبان میں نازل ہوا اِنْزِلْنَا لَكَ الْقُرْآنَ لَعَلَّكَ تَحْذَرُ (۵) ”ہے محمد! ہم نے اس قرآن کو عربی میں نازل کیا تاکہ تم بچو گے۔“

ان چار دینی کتابوں کے علاوہ کچھ صحیفے (مجموعی کتابیں) حضرت آدم علیہ السلام پر اور کتب علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئے، اِنْ هَٰذَا فِیْهِ لَاصْخَفٌ اُولٰٓئِیْیَیْنِ فَاصْخَفْ اَبْرٰہِیْمَ وَمُوسٰی (۶) ”ہے محمد! ہدایت پہلے صحیفوں میں لایا گیا، اور موسیٰ علیہ السلام کے صحیفوں میں ہے۔“

ان تمام صحیفوں پر ہماری ایمان لازم ضروری ہے، یعنی جو کچھ ”میں ان تمام صحیفوں پر ایمان لایا جو انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوئے۔“

قرآن مجید اپنے سے پہلے کی تمام کتابوں اور صحیفوں کا مجموعہ ہے، یہ سب کتابیں اور صحیفے اللہ تعالیٰ کا حکم اور ہے اور برحق ہیں، محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور وحید و دوزخ کی ہدایت جو کچھ ان میں درج ہے۔ سب صحیح و درست ہے، جو شخص ان کو اللہ تعالیٰ کی کتابیں نہ مانے وہ کافر ہے لیکن چونکہ قرآن مجید سے یہ ثابت ہے کہ موجود تورات، زبور، انجیل و واسطی کتابیں نہیں ہیں، لہذا ان میں سے جو انصافی نے

[illegible][illegible][illegible]

(٢) المخرج: $\angle A_1' (x)$ $\angle A_1' (y)$ $\angle A_1' (z)$

(۱) - صفت "مستقیم" در مورد "توجه" و "فکر" است.

منظر شگفتہ کہنے میں اور لہر دہائیت ترقی کی واہن ہادیہ میں حضرت ابوبکر، عمر، عثمان، علی، محمدؐ، زید، عبد الرحمن بن عوف، اسعد بن ابی وقاص، سعید بن زید، ابوسعید و انصار اہل بیت علیہم السلام۔

من سے علاوہ حضرت فاطمہ الزہراء، حسن اور حسین و شہداء عظیم کو بھی پہنچا دیا ہے۔ چنانچہ صحیح ترمذی میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ عامر (رضی اللہ عنہما) اہل بیت سے سب سے مہربانوں کی سردار ہیں اور اہل بیت (رضی اللہ عنہما) جنت میں جنوں کے سردار ہیں۔ میں جس کے چٹکی ہونے کی خبر آئے حضرت ﷺ نے دلی ہے اتر کا چٹکی ہوا چٹکی ہے۔ صحابہ معصوم نہیں تھے کیونکہ معصوم مہربانی اور فرشتے کی خصوصیت ہے لیکن صحابہ کبار، بعض صحابہ نے فرشتوں میں بھی لکھ دیے ہیں جو جنت میں تھے جنت کے افعال و صواب و ردوں سے دوسرے نبی الہی کے پائے قطائے اجتناب کی ہے کیونکہ فضلہ کے عمار کی جہت کی شان کے خلاف ہے بلکہ ان کی کسی بات پر گرفت کرنا اور ان کی شان میں نہانہ قطع دروازہ کرنا اللہ و رسول کی فرشتوں کے خلاف اور عتق حرام ہے (اللہ تعالیٰ ہمیں اس و اہل سے بچائے) حضرات حسین رضی اللہ عنہم یقیناً حق و جبر سے شہداء نہ کرنا ہم میں سے ہیں ان میں سے کسی کی شہادت کا سکر گرامہ دینے سے۔

یہ کہ کافر کہتے ہیں کہ اسی پر لعنت کرے جس نے اہل سنت کے تین اقواس میں اور سارے امام اعظم، شیخ، امام کاہن، ملک حکومت ہے کیونکہ کسی کا نام ہے کہ لعنت کرنا تو ہے شیطان کے اور یا عقلی کتاب کے جن کی اصلاح شاریں یہ اسلام نے دے دی ہے۔ جس کے لئے جہانگیر خوار و ملائی ہے یا جہاں ہو یا علمائوں کی تھے ہیں کہ کافر اور یہ اہل حقانی کی لعنت ہے جو یہ اللہ تعالیٰ کی لعنت وغیرہ۔

ولایت اور اولیاء اللہ کا بیان جو صحابہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام کی دعوت سے بہرہ کثرت سے اُتر
و حیات اُنہی میں مصروف ہے، تمناہوں سے بچا ہے، اللہ اور وحی کی محبت و غائی تمام چیزات سے زور و جہت خود اللہ تعالیٰ کا تہرب اور
یارِ اہو کا تابع اس کوئی کہتے ہیں۔ یہ خود مرمیوں کی ہے جیسا کہ کئی تھانے نے لکھا ہے: **وَالْحَقُّ الْمُسْتَمِنُ** ﴿۱۰﴾ اللہ تعالیٰ مومنوں و
راست دہکنائے (انہیں) احاطہ میں ایک خاص۔ تمام آداب کے حامل جس نے ہر جہت ولایت پر تہذیب سے اور ان کی ہر امت سے تہذیب اور
مومن کی محبت کے لیے ہر شے سے محبت پر غالب آجائے۔ ایسا ہو گا تو ان کی محبت سے ہر امت فرست کا مناسبت و حق و حق نظر رکھا اور

تمام صحابہ اہل بیت کو جس کی غرض تھی کہ حضور ﷺ کی محبت کی برکت سے ان کے دلوں میں اظہار اور دوسری محبت غالب تھی، وہ بات محبت نہیں، نتیجہ تھے محبت سے نہایت کرتے اور گناہوں سے بچتے تھے اور وہاں کے تفسیر کی جامعہ اہل کرتے تھے۔

[illegible]

صحیحہ امام کے بعد اوروں نے فتنی تاہمین کا مرتبہ سے کھینچ کر پائین کیا۔ حضور انور علیہ السلام کے فرمایا جس نے انھیں روئے

سب کھدوات کے ایک ٹریف حصہ میں جیسا آئے یعنی آپ کا ہر بھی گرم تھا اور مکان کی کنڈی (ڈیگر) ابھی تک مل رہی تھی کہ آپ اپنی تمام گاہ پروانکر غرض سے آئے۔ اسی کو معراج کہتے ہیں اور یہ معراج جسمانی تھی اور نہ تھی اس میں شبہ نہ کرنا اور نہ کھڑے رہے۔ اس جسمانی معراج کے خذوہ اس سے پہلے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چند مرتبہ (قد بنا ربنا یا جامع حشر) خواب میں معراج ہوئی لیکن یہ حجابی معراج ہی تھی۔ انبیاء و عظیم السلام کے خواب سچ ہوتے ہیں ان میں غلطی اور خطا کا شبہ نہیں ہو سکتا۔ دیگر انبیاء و عہد السلام کو بھی اپنے اپنے مقام کے مطابق معراج تھا، ہمیں نہیں حضور انور کی جسمانی معراج سب سے پہلی و افضل ہے۔ (۱)

۳۔ **فتیٰ القص:** ایک مرتبہ اس کو گناہ مکہ نے حضور ولو علیہ السلام سے کہا میں تو لی تجھ کو دکھائے تو آپ نے چہ نہ کہہ دو کھڑے کر دیئے اور سب حاضرین نے دونوں ٹکڑے۔ یہ لے کر ایک ٹکڑا مشرق میں اور دوسرا مغرب میں پھینکا اور بالکل اندھیرا ہو گیا پھر دونوں ٹکڑے سے طلوع ہو کر نئی جگہ پر آ کر جس میں بل جیسے اور چاند جیسے تھوڑا سا بڑھ گیا۔

۳۔ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے رکھنے سے جو عے طوبہ کی وجہ سے بہت سے پیش آنے والے واقعات کی مانگ سے رونے سے پہلے خبری اور دوا سی طرح واقع ہوئے۔

۵۔ حضور کی دعا کی برکت سے ایک روز وہاں کا کھانا تنگڑوں توڑ دیو لائے چہتہ جڑ رکھنا چاہا۔ اسی کے علاوہ آپ کی وہ شعیرا سے پانی کا الجھا، دفتوں اور جھروکا کباب کو سلام کرنا نیز آپ کو جھوڑ کر نہ تنگڑ بول کا مکمل پڑھنا وغیرہ شہر آپ کے عجرات ہیں اگرچہ بعض نے آپ کے عجرات کی تعداد پر ریزہ ریزہ پچاس بتائی ہے مگر صحیح یہ ہے کہ یہ شمار ہیں اور قیامت تک ذکر کرتا الیاء اللہ سے صادر ہوتا کی وہ بھی آپ کے عجرات میں شمار ہوتی ہیں۔

از فرقیات عادت کسی نمی سے ذات سے پہلے ظاہر ہوا اس کو اولیٰ کہتے ہیں، اور کوئی عرق عادت کسی نبی کے بعد سے ظاہر ہوا وہ، مخصوص ولی ہو کر امت ہے، ویک بند ولی اور دو عباد اللہ سے کہ استحقاق ظاہر ہوا تا حق ہے کرامات اولیاء حق اور لوگوں صالح سے ظاہر ہوا تو معنویت کہتے ہیں اور یہ دونوں نسبتیں اس کی کسی کے معبود ہیں جس کا وہ شخص جود ہے (کیونکہ یہ کرامت یا معنویت اس کی کہ ہی ولی کیا ہو کر امت ہے۔ عیسیٰ حاصل ہوئی ہے)۔

اگر یہ فرق عادت ایسے فطرحی سے ظاہر ہو جو شریعت کے خلاف چلا ہو تو راہِ دینی اسلام بویا کافر متعلقہ عادت سے کٹ گئے ہیں۔

یہی اگر وہ عادت ظاہری یا غیبی اسباب کے ہونا استدراج ہے مگر اس اسباب ظاہری یا غیبی پر عملی حدودِ محر (جادو)۔ یہ سی سنے ہو دو کو فرق عادت میں شریعت سے کیا۔ صاحب استدراج کو کہو کہ ایسا اور ان کی فرق عادت کو نہ امت سے چنانچہ ظاہری دھوکہ اور غفلت فطری ہے۔ ایسے کافر سے جو نبوت کا دعویٰ کرے تو فرق عادت اس کے حوالی ظاہر نہیں ہوتا بلکہ اس کے خلاف ظاہر ہوتا ہے جیسا کہ سید کذاب نے کسی ایک آنکھ دوانے کی اندلی آنکھ سے کئے ہوئے کی دھوکہ کی تو اس کی دوسری آنکھ بھی اندلی ہو گئی کیوں کہ ان بات کہتے ہیں۔

یہ ضروری نہیں کہ ہر دلی سے کوئی کراہت نہ کر بلکہ اس کے بعض اعضاء اللہ تعالیٰ کا دلی حوالہ دے کر کراہت کرے۔
یہ بھی ضروری نہیں کہ جس سے زیادہ غریب ظاہر ہو وہ زیادہ افضل ہے کیونکہ بہت سے کم تر اہل کراہت ہیں اور دوسرے زیادہ
غریب اور ان کے اولاد سے۔ نیز صاب کراہی بھی اللہ تعالیٰ سے کراہت و اخلاق نہ کر لیں گے جو جتنے بعض غیر صالح اولاد سے ظاہر ہوئے ہیں۔
ملا کر لکھا ہے کہ ہمارے تمام اہل کراہت سے افضل ہیں۔ (۲)

(۱)۔ معراج کی تحصیل بہ کلمۃ ہر اس کتب احادیث و تفسیر میں ملے گا۔ (۲)۔ درجہ تقصیر و مہمہ السورہ و دیگر کتب تصانیف میں ملے گا۔

روحِ خائنین ہوتی بلکہ کسی خاص مقام میں رہی جاتی ہے لیکن وہ مقام جہاں مرنے کے بعد ہر نرغ میں روحِ گورہ کا جانا ہے وہی یہاں قبر سے تعمیر کیا جاتا ہے اور اسی عالم کے حساب مرنے کی سلاخوں اور سانچہ بھجور اور غیرہ سے اسی کو مزہ دیا جاتا ہے جو اس عالم میں بسائی سے ہاگل منتقل ہے۔

اور نیکوں کی روح کے مقام کو عالم الانجمن علیین کہتے ہیں اور خلیفہ داروں کی روح کے مقام کو عالم یست یعنی جہنم کہتے ہیں جو بہت ناک و پر احمہ و جگہ عالم سلی میں ہے۔ ولایت ان کے اجسام اگر کوئی جاتی تو ان کے ساتھ بھی ان روح کا ایک ایسی مداخلت ہوتی رہتا ہے۔ اس وقت نہایت غلطی کی وجہ سے گزرمے تو بھی سمجھ کر رہتے ہیں۔ اور حقیقی عقل و دانش کی ت روح کی عقل و کشاکش مراد ہے اور اس میں کوئی غلطی نہیں (بہر خوب سمجھ لیں) بعض افادات نہ نہیں پہنچی اس لیے اب ان کو اب کے افادات عربیہ اور اہل دنیا کی بھرت کے لئے ظاہر ہو رہے ہیں۔

خلافت: ملو نے مسلمان کے ساتھ معاف ہونے کے لیے جب بھی ہیں ۱۔ توبہ ۲۔ استغفار ۳۔ نیکے عمل ۴۔ دنیا سے کس بلا سے گرفتار ہو ۵۔ غصہ ۶۔ خیر ۷۔ سب لوگوں کی برکت ۸۔ مسلمانوں کا صدق ۹۔ اس کی طرف سے دیو ۱۰۔ قوم کی فتنہ ۱۱۔ حضرت ﷺ کی شفاعت ۱۲۔ محض رحمت ہیں۔

جو شخص کفار کے مقابلے میں ثابت قدم رہے مگر غائب ہو جائے یا شہداء بنے یا قتل ہوئے مگر کفر کے سوا عمل و جواب سے محفوظ رہے گا۔ جو شخص جھوٹکی بات و جملوں کے دل و دھات بنے گا اور بھی عذاب قبر سے محفوظ رہے گا۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ انبیاء و سیدہ السلام سے اور مسلمانوں کے تابعین و تابعاتوں کے شہداء و شہداء کے بھی قبر میں حوالہ نہ دیا جائے مگر یہ کہ کتب میں حوالہ نہ دیا جائے کیونکہ اس سے سوال کریں گے اور جس کے لئے انکسار ہو گا اس سے سوال نہ کریں گے اور اس کو بے سوال و جواب قبر میں نہ دیتے و ہمیشہ اوثاب دیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ بہرحسبہ ہر حسبہ مومن و مؤمنہ کو "سما" اور اللہ تعالیٰ حاضر کر لیتے ہے اپنی رحمت سے جس کو چاہتا ہے۔ مگر کفر و فسق کی ایک نئی رحمت ہے جس کی نعمت دینے شہداء و شہداء ہیں۔ یہ رحمت و رحمت ہے جو اللہ تعالیٰ ہر مومن و مؤمنہ کو دے گا۔

تسلسلہ (آواگون): اسطو موسیقی کے باطن خلاف ہے یعنی کسی انسان کی روح اس جہان میں اور دوسرے جہان میں نہیں آتی کیونکہ یہ خارج قرآن و حدیث اور عقلی دلائل سے جو کہ حکمت میں مذکور ہیں باطل ہے اور انسانی انسانیت سے کوئی بغیر فرق اس کا کامل نہیں ہوا۔ اگر انسان ہوش و تدبیر کا مفکر جو اس کے خالق پر ہے وہ خود غلطی پر ہے اور نہ ہی پر ہائیں کر سکتے ہیں۔

[illegible]

کہ اس سے میں اور بھی خدا سے ہیں۔ محض خوشی غیر خدا کی اور، اور محض تپل بشر جنت میں حاضر مولیٰ ہیں ایسی طرح جو مرتبہ میں

ان ولایا و شہداء وغیرہ کی اوراد کو اجازت ہوتی ہے کہ جہاں چاہیں پھر میں اور کلمین کی اوراد بھی بھی اللہ تعالیٰ کی اجازت سے اس عالم فطری میں لہجائیں ہو کر صرف بھی کرتی ہیں اور اپنے دوستوں کی مدد کرتی ہیں اور دشمنوں کو کھڑا کرتی ہیں۔

قیامت کا دن: قیامت کا دن اُنس دن کو کہتے ہیں جب حضرت اسرارِ عالم علیہ السلام صوبہ پھر بھی گئے اس کی آواز اس قدر شدید اور زار دہائی ہوگی کہ اس کے خوف سے سب سر جاتیں گے اور ہر چیز ٹوٹ پھوٹ کر فنا ہو جائے گی۔ یہ حق ہے کہ قیامت آنے والی ہے لیکن اس کا صحیح وقت اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ انا معلوم ہے کہ جسے کا دن اور کرم کی دوسری تاریخ بتائی ہوگی۔ ہمارے بظہر حضور اور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قیامت کی کچھ علامات بیان فرمائی ہیں ان باتوں کو دیکھ کر قیامت کا قریب آ جانا معلوم ہو سکتا ہے۔ جو علامات آپ ﷺ نے بیان فرمائی ہیں اور وہ علامت کرامت سے احادیث میں وارد ہیں۔ یہ علامات دو آسمانوں پر ہیں۔ اہل طاعت منبری ص۔ علامات کیوں۔

علامات منبری: علامات منبری وہ بہت سی علامات ہیں جو حضور ﷺ کے پروردگار نے سے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور تک ظاہر ہوں گی اور ہیں

امام بخاری نے روایت کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے غلبہ یمن، مالک سے فرمایا کہ قیامت سے پہلے یہ چھ علامات ہیں: ۱۔ ہری رحلت ص۔ بیت المقدس کا تخت ہوا۔ ۲۔ ایک مالک دیا کا ہوا۔ ۳۔ (یہ دونوں حضرت محمد بن عبد اللہ کے زمانے میں ہوئیں) ۴۔ مال کا زہر ہوا ۵۔ سود بنا کر کوڑی فقیر جانے کا (یہ حضرت حنظل رضی اللہ عنہ کے عہد میں ہوا) ۶۔ ایک تھوڑا عرب کے گھر گھر میں داخل ہوگا ۷۔ پندرہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کا قیام ۸۔ تم میں اور نہ نہ ہوگی ایک منہ ہوگی بھر دہ خور کریں گے اور اسی بخاری نے ۹۔ برنگان کے ساتھ بار خور فقر ہوگا ۱۰۔ کرشمہ کرشمہ کرشمہ کے (یہ علامت ابھی پائی نہیں گئی آئندہ ہونے والی ہے)۔

و دیگر بخاری و مسلم نے روایت اس رضی اللہ عنہ کی کریم ﷺ سے بیان روایت کیا ہے کہ علامات قیامت یہ ہیں۔ طمہ اٹھ جائے گا جمل زیادہ ہو جائے گا ۲۔ شراب خوری کی بڑی کثرت ہوگی جو نہیں بہت سرد ہوئے گئے۔ یہاں تک کہ کبیر مورق کا کار بار کرنے والا ایک آدمی ہوگا (یہ شاید اُن وقت ہو جب امام مہدی علیہ السلام کے وقت تک جہاد کی وجہ سے کثرت مسلمان شہید ہو جائیں گے اور کثرت بہت جاتی رہ جائیں گی)۔

مکی مسلم حضرت جابر سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا جو نے لوٹ کھڑت سے ہو جائیں گے۔

مکی بخاری میں حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ جو بے بے کام داخل لوگوں کے ہر گے جائیں گے۔ (۱) لوگ مصائب دنیا کی کثرت سے موت کی آرزو کریں گے۔ (۲) سرد رنگ جہا کی خیریت کو اپنا حصہ سمجھیں گے اور کسی کی امانت کو ان نصرت کچھ کر دے جنہیں گے اور کوڑا دینے کو خیر سمجھیں گے علم دنیا کے لئے بدھیں گے سردا امانت کا پیش اور ان کا ہراس ہو جائے گا اور دوست کو نزدیک اور باپ کو دور کر دے گا۔ مسجدوں میں لوگ خود کریں گے چلائیں گے۔ فاسق لوگ قوم کے سردار ہوں گے۔ دینی لوگ قوم کے مناسک ہوں گے بدی کے خوف سے بد ساتھی دوست کی تعلیم کی جائے گی۔ ۳۔ جو طاعت نہ جائیں گے۔ گمانے بھانے اور تاج رنگ کی زیادت ہو جائے گی۔ ۴۔ اہل بیت کے پہلے لوگوں پر پچھنے لوگ لفت کریں گے اور اس وقت حق آمد میں کا انتظار کریں کہ سرخ رنگ کی ہوگی۔ (۵) لے (بھونچال) نصف (دین میں اضمنا) سر (صورت کا بدلنا) اور قتل (قتل برستا) وغیرہ اور دیگر علامات ظاہر ہوں گی اور یہ چیز اس طرح ہے اور پے آئیں گی جس طرح ۳ کا ثبوت کرنا ہے کہ انے کرتے ہیں۔ فرض یہ کہ برے کام ظہور میں آئیں گے اور اچھے کام اٹھتے جائیں گے اور اس کے ساتھ

نصاری تمام ملکوں میں پائے کی طرح پھیلیں گے۔

بعض احادیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ان دنوں میں سلطان اشعول کو نصاریٰ کے ایک فرقے کے ساتھ جنگ پیش آئے گی اور ایک فرقہ نصاریٰ سو اقساط کرے گا۔ مختلف وکھٹھڑیہ فرما کر آپا کرے گا۔ جب وہ سلطان شہر چھوڑ کر ملک شام میں آجائے گا اور اس فرقے سو فی فی کی سوغت میں پھرین کاغذ میں سے جنگ ظہیر ہوگی سر لشکر اسلام غالب آجائے گا نصاریٰ اوافین میں سے ایک شخص ہے گا کہ مصیب غالب آئی اس پر ایک شخص ظہیر اس میں سے خط ہوگا اس کا دروے گا۔ کہہ گا کہ دین عری غالب آیا، اور نصاریٰ اپنی قوم کو کئی کر رہیں گے اور نصاریٰ کے اہل اسلام کے قتل پر آمادہ ہوں گے سلطان اور بہت سے مسلمان شہید ہو جائیں گے، چنانچہ ابوود نے اپنی خبر میں لکھا ہے کہ اس مضمون کی روایت نقل کی ہے (۱) اور بھی احادیث ہیں جن کے ماننے سے یہ مطلب نکال ہے غلام یہ ہے کہ اگر جنگ کے بعد وہ نصاریٰ نے شام پر قبضہ کر لیں گے اور ان جن میں سے بنی ہاشم گئے اور خیر جنگ ان کا ملکی جلی ہوئے گا ان کے بعد مسلمانوں میں بڑی فتنی جلی جائے گی۔ اور گھبراہٹ اور مہربانی رضی اللہ عنہ کی حالت میں مدینہ منورہ تک گئے اور مدینہ منورہ پر کچھ کرنا پڑے گا اور کچھ غلام کرنا اور باہر قلعہ میرے پر دروہی مدینہ منورہ سے کہ منظر بدل جائیں گے۔

ان کے بعد اور بھی علامات آتی ہیں مثلاً درندے کو نور دیں۔ یہ حکم نہیں ہے کہ پڑاؤں کوئی جاتی کا سر کاٹ کر دے گا۔ زلی سے ڈر جائے کے بعد جو کچھ میری ہوتا ہے گا بلکہ خود انسان کی رائے سے خبر دے گی۔ وقت میں برکت نہ ہوگی میں تک کہ سال میں پہلے کے درمیان میں جتنے کے اور چند ملک دن کے اور دن بنا دے جائے گا جیسے کسی چیز کو کنگ کی اور بھڑک کر جلتی ہوگی۔ یعنی بہت بعد جلد وقت گزرے گا۔ ملک عرب میں کچھ اور دکانا اور میری ہو جائیں گی ماری کی کڑت ہوگی دھڑکات اپنے خوابے ٹھوس۔ اے کی کہ دو سوئے کے پھاڑ ہوں گے علاوہ اس جو ہے اچانی کے تسمین دجال اور یوں گے وہ سب دعویٰ ثبوت کریں گے حالانکہ ثبوت قسم ہو چکی ان میں سے دھڑکنا کہتے ہیں مسکرا کر اب بطحہ بن خریضہ واسطی، مہربان صورت جو کہ بہت اسما سے انہی۔ غلام تمہارا پانی وغیرہ اور برائی میں ضرور ہوں گے اور میں یہ کہ اور بھی بہت ہی علامات حدیثوں میں آئی ہیں۔

علامات کبریٰ: علامت کبریٰ یعنی امام مہدی رضی اللہ عنہ کے عہد سے مخصوص یہ علامات ظاہریوں کی وہ ہیں۔ سب سے پہلی علامت امام مہدی کا عہد ہے۔ مہدی ہدایت لائے کو کہتے ہیں کہ مانی کے حالات بہت سے مہدی ہو چکے ہیں اور امام مہدی دعوہ (۱) جس کا ذکر امام احمد میں ملتا ہے، اس کے زمانے تک بہت سے مہدی ہوں گے۔ اسی طرح دجال بھی دجال منورہ سے پہلے بہت سے ہوں گے لیکن علامات قیامت میں جس مہدی مسعود اور دجال مسعود کا ذکر آتا ہے وہ خصوصاً امام مہدی ہیں چنانچہ امام مہدی رضی اللہ عنہ ایک نام نہیں ہیں جو دجال مسعود کے وقت میں ظاہر ہوں گے اور اس سے پہلے نصاریٰ سے جنگ کر کے مسیح اب ہوں گے۔

آپ کا منہ مبارک یہ ہے کہ مالک پ دروہی، قوسی اٹھ، رنگ سفید سرخی، کل، چہرہ کشادہ، ناک باریک، دندہ زبان میں قدرے نکلتے کہ جب کل سر میں ملے تک ہوں گے تو دالو پ بائدہ۔ یہ کے دار آپ کا علم لائی ہوگا۔ چالیس برس کی عمر میں ظاہر ہوں گے۔ اسی کے بعد سات یا آٹھ برس تک علی اختلاف الروایات زندہ رہیں گے۔ آپ کا زخم، والدہ کا نام مہدہ، والدہ کا نام مہدہ، والدہ کا نام مہدہ، حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی والدہ سے ہوں گے۔ یہ چکر کے رہنے والے ہوں گے جب آپ مدینہ منورہ سے منظر کشا کیا تو کوک

(۱) چنانچہ دوسری قریبی جزیرہ اور انکی آبادی میں اس سے کسی خبر کا کاربائی خبر کہ حضرت علی اللہ عنہ وسلم اس کا ثبوت قلمی ہے اور اسما سے خارج نہیں کرتا۔

اور جس کو روزِ شنبہ کی تاریخ مقرر تھی وہی ایک اور زمین میں دائیں ہاتھ لگا دیا پھر سے گاؤں میں باطل کی طرح بھٹکیا جائے گا اور اس کے غلوں سے پہلے بلاغت لکھو گا وہ جو جب کہ رخصت کھا کر لوگوں کو پھٹائے گا وہ یہ سب کر کے استور راج کا حکم کر سکتے ہیں۔ مگر یہ جوئے مسلمانوں کے لئے تسخیر و جلیل، روٹی اور پانی کا کام دے گی یعنی بھوک و پیاس اور کرے گی۔ مگر وہ جس سے کہ کی طرف آئے گا جیسی فرشتوں کی حفاظت کے سبب کہ میں داخل نہ ہو سکے گا۔ مگر وہاں سے مدینہ منورہ کا قصد کرے گا اور مدینہ منورہ کے قریب اُحد پہاڑ کے پاس ڈھیر سے ڈالے گا اور مدینہ منورہ کے اس وقت صلیب دروازے ہوں گے مگر دروازے پر دو فرشتے محافظ ہوں گے اس لئے وہ داخل اُحد نہ جاسکے گا وہ اس سے شہرِ مدینہ کی طرف جہاں امام مہدیؑ ہوں گے روانہ ہوگا۔ امام مہدیؑ فخرِ اسلام کا لقب و سیدِ ائمہ و درویش گزشتہ اس سے جنگ کے لئے تیار ہوں گے کراچے میں مصر کے دولت و مصلحت کی پانچ سیر کے شرابی بنائے پر زور و غلہ پہنچے جوئے و فرشتوں کے بازوؤں پر ہاتھ دھرے ہوئے حضرت یحییٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام: حضرت یحییٰ علیہ السلام کا نشانہ تعالیٰ نے یہود کے کمرے پہاڑ کو مدہ سلامت

پہنچے آسمان پر فرشتوں کے در پیرے اُتار دیا تھا اور وہ اس وقت تک رہیں زندہ موجود رہیں گے جب وہ آسمان سے اتریں گے اور اس نیا کریم کے قوس سے پیچھے کے قطرے ٹپکیں گے اور وہ سب سرفرازیں گے تو مومنوں کے دلوں کی مانند قطرے گریں گے۔ پھر امام مہدیؑ سے ملاقات کریں گے۔ امام مہدیؑ تو شیخ سے قیاس کریں گے اور کہیں گے کہ اے نبی اللہ نماز کے لئے نماز کیجئے۔ جب حضرت یحییٰ علیہ السلام لڑائی میں لیں بلکہ تم ہی سلامت کرو اور میں تو قاسم و جلال کو قتل کرنے کے لئے آ رہا ہوں۔ امام مسلمؑ کی روایت سے حضرت یحییٰ علیہ السلام کا نام ہوا معلوم ہوتا ہے۔ فالو اپیلر روزِ امام مہدیؑ نماز پڑھائیں گے تاکہ عمرِ نبیؐ ہو مگر حضرت یحییٰ علیہ السلام بہت ساس کے کہ نبی ہیں و اللہ علیہ۔ اور حضرت یحییٰ علیہ السلام وہاں کے قتل کے لئے تیار ہوں گے اس وقت حضرت یحییٰ علیہ السلام کے دم میں پتا بھیج ہوگی کہ جس کا ذکر وہ وہ لوگ ہائے کی مر جائے گا اور ان کی ہوں ایک ہائے کی جہاں تک ان کی نظر جائے گی پس وہ وہاں کا نقاب کریں گے اور بابِ لُذ (ملکِ شام کا پہاڑ) باکلی کا واس کے پاس اس کو بھیج لیں گے اور زندہ سے قتل کر کے اس کا خون لوگوں کو دکھائیں گے اور حضرت یحییٰ علیہ السلام اگر اس کے قتل میں جھڑکی نہ کرتے تو وہ کافر تک کی طرح غرور و تکبر جاتا مگر فخرِ اسلام وہاں کے لشکر کو جو کہ اکثر یہودی ہوں گے کثرت سے قتل کرے گا پھر امام مہدیؑ اور حضرت یحییٰ علیہ السلام ملک کی سیر کریں گے اور جن لوگوں کو وہاں کی مصیبت پہنچی تھی ان کو تلی اور دلا مادی تھے اور ان کے قصاصات کا انتقام و انتقام سے مذاکرہ کریں گے۔ اور حضرت یحییٰ علیہ السلام ہم دیں گے کہ خیر و قتل کئے جائیں اور صلیب کے جس کو کھاداری پہنچے ہیں تو زہری ہائے گی اور کسی کا سر سے جڑ نہ لیا جائے گا بلکہ وہ اسلام لائے ہیں اس وقت تمام روئے زمین پر دین اسلام بھٹکیا جائے گا کفر مٹ جائے گا جو علم دیا ہے وہ رو ہوا جائے گا۔

وفات حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ: با اختلاف روایات امام مہدیؑ کی وفات سات یا آٹھ یا

نوساں ہوگی پھر آپ دنیا سے تشریف لے جائیں گے۔ یحییٰ علیہ السلام اور مسلمان اُن کی نماز پڑھنا جہاد پڑھ کر دفن کر دیں گے (ان کی عمر اس حساب سے ۵۳ یا ۵۴ سال ہوگی) اس کی بعد تمام انتظام حضرت یحییٰ علیہ السلام کے اختیار میں ہوگا اور دنیا اچھی حالت پر ہوگی کہ یہ ایک حضرت یحییٰ علیہ السلام پر وہی آئے گی کہ سر سے ہندوں کو کھم خور کی طرف لے جائیں میں ایک ایسی قوم نکال رہا ہوں کہ کسی کو اس کے ساتھ ٹھوکی کی طاقت نہیں ہے۔ (۱)

[illegible]

فضائی اقسام: قد تین قسم کے ہیں۔ پہلی قسم کے ہوائی جہاز جو زمین سے اڑتے ہیں۔ دوسری قسم کے ہوائی جہاز جو زمین سے اڑتے ہیں۔ تیسری قسم کے ہوائی جہاز جو زمین سے اڑتے ہیں۔

مکمل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ اس شخص کے لیے ایک حقیقی اور ہمیشہ رہنے کی جگہ بن جائے۔ یہاں تک کہ وہ اس شخص کے لیے ایک حقیقی اور ہمیشہ رہنے کی جگہ بن جائے۔ یہاں تک کہ وہ اس شخص کے لیے ایک حقیقی اور ہمیشہ رہنے کی جگہ بن جائے۔

٤- وَلَعَبْتُ بَعْدَ الْهَوْبِ

[illegible]

ہر والا کو سوائے انہی دانش کے سب کو گھٹ مت دینا۔ وہ خود مرد ہو جائے گا۔ ہر جاننے والے کی فکر ہے۔

[illegible][illegible][illegible]

[illegible]

جنت کا بیان:

جنت کا بیان: جنت یہ مقام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان والور سے لئے جایا ہے۔ اس میں دو قسمیں میاکی ہیں جن کو کہ آسمانوں نے دیکھ کر نہ کہوں گے نہ آسمانوں نے دل سے کہیں کہ یہاں کو مغرور کر دے۔ اس کی تعریف میں جو کچھ کہیں کیا جائے وہ صرف بھانے

مقام ہے۔ ۸۔ جنت الفردوس جو جنوں اور مومن اور طاعت مالکین کی جگہ ہے۔ فردوس میں کسے اور پر نور ہے۔ یہ مقام سرور، معرفت، قائم
الوجود اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے۔ نیز مقام عکود اور وسیلہ جنت کہ خاص درجہ بھی رسول اکرم ﷺ کو عطا ہوگا۔ اور پھر ان جنت
درجات میں کئی بے شمار مقامات ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ جنت کے سو درجے ہیں، ہر درجہ میں ۷۰ ہزار مسافرت ہے۔ ہر ۷۰ سالانہ درجہ میں
۷۰ ہزار مسافرت ہے (۱۰) اور اگر تمام عالم ایک درجہ میں جمع ہوں تو سب کے لئے ٹھکانہ ہے (۱۱) اگر تمام دنیا کے کھجور و دروگوں جتنا کیا جائے تو ایک
اولیٰ مسافرت بھی اس سے زیادہ نعمت پائے گا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام جیسے ایک جبار بادشاہوں سے زیادہ فائز کی نعمت ہوگی۔ اولیٰ سے
اولیٰ مسافرت کو جو مکان سے نکالیں گے اس کی ایک ایک اہل بیت کو سونے کی اور ایک ایک چاندی کی ہوگی۔ (۱۲) عطران اور مشک کا گہرا بوگاہ کے گلے سے لٹکے
اور زردے ہوں گے، مشک و بجزیر سے سجایا ہوگا اور لعل و جہر سے عمدہ جہیز ہوگا، اس مکان میں ستر ہزار سالانہ ہوں گے جن میں سے ہر ایک پانچ
ہند میل کی مسافت پر فراخ ہوگا اور طرح طرح کی چٹائیاں ہوں گی جن میں خود سلطان اور گانے والے بے شمار ہوں گے۔ خوش الحان ملکی
(کوائے) حبیب و غریب راہگاہ ہے ہوں گے۔ تک، رایت میں ہے جنت عدن کی ایک اہل بیت مسافر کی ہے جب یا قوت سرخشا
نیک و بد بدی کی اور ملک آغا کے اور گھاساں جہر و سفران ہے مولیٰ کی سنگریاں منہ کی مٹی ہے۔ غرض ہر قسم کی نعمتیں اولیٰ سے لیتی ہیں گے
لئے ہوں گی۔ اس قسم کے خواہ ہوں گے جن میں کسے اور چاہے، رایت میں انھوں نے رگت کے صبرے ہوں گے اور خوش کے غرسے
کے شاخیں ملوں گی۔ چہرہ زرد و کھوں گے۔ بہت بڑے ہوں گے اور بہت لمبے ہوں گے اور ان میں کا زار سا کڑا بھی مسافر ہوں گے
میں اس دنیا جاتے تو وہ ہزاروں درجہ ہوں گے اور دوسرے ہمیشہ ایک حال پر رہیں گے کبھی کم۔ ہوں گے۔ جنت میں عاقبت کے لئے ایک
مولیٰ کا خیر کا بڑا ہونا کہ اس کا خوش (یا لہذا یا طول یا اختصار) رایت (یا فتح) میں ہے۔ اور ہر ایک گوشے میں مسافر کی پیادیاں
ہوں گی کہ ایک ہر بے کوٹہ کیسیں گے مسافر سب کے پاس جائے گا۔ جب ایک مسافر منہ کے لئے یہ اعلیٰ درجات اور جنت کے خواص
اور خاص اہل معرفت کے۔ طاعت و مقامات کی طرف کی گئی ہوگی۔

[illegible]

عمرہ مندر میں تھوک اسے تو اس کے تھوک کی شیریں لگا کی وجہ سے متعدد شیریں ہو جائے۔ برادیتے سات مسند شہد سے زیادہ شیریں ہوا جائیگی۔ بہر حال اس کے سر ہانے اور پانچویں دوسریں نہایت اچھی آواز سے گائیں گی مگر ان کا گانا یہ شیعانی حراہر نہیں بلکہ اعلیٰ شانہ کی عمرہ کی ہوگا وہ ایسے خوش بگڑ ہوگی کہ کہ لائق نے وہی تراز کی نہ ہوگی اور وہ یہ بھی گائیگی کہ "نعم ہشہر بنے والہاں ہیں کئی نہ مریں گی، ہم یمن والیاں ہیں کئی تکلیف میں نہ پڑیں گی، ہم راضی ہیں کئی، راضی نہ ہوں گی، مبارک باد اس کے لئے جو عمار اور ہم اس کے ہوں۔" اگر جنت کا کپڑا اپنی میں پہنا جائے جو دیکھے نبیوں ہو جائے اور لوگوں کی نگاہیں اس کا قل نہ کر سکیں۔ اگر بہشت کی ان نعمتوں میں زمین و آسمان کو زائل دیا جائے تو اس طرح مل جائے کہ کچھ بہت نہ پلے۔

بازار سوق الحنہ: جنت میں ایک بازار ہے جس کا نام سوق الحنہ ہے۔ اس بازار میں طرح طرح کی نعمتوں کے ذخیرہ لگائے جائیں گے، اس میں بہت سی سبزیوں کے لئے درخت ہوں گے اور خربازاقت، زعفران، سوئی، لعل، زبرہ اور دھواں گندھ سم سے جو اہرات اور سونے چاندی کے نورانی ہوں گے جو صرف مسعود کے لئے تیار ہوں گے جو اولیٰ کے اعزاز ہے۔ ان کے موصوبہ برائیت جتنی کہ دینے جائیں گے ان میں کاوٹی جتنی ملک اور کدو کے نیچے پر پینے کا ان میں کوئی خورد کردانی نہیں ہے بلکہ اپنے من میں کر دی والوں کو بھی کچھ نہ پاتے ہے جو نہ کر نہ سکیں گے سب بحالت سرور ان پر بیٹھیں گے، اور علاقے باری تعالیٰ (وہ دار الہی) سے شرف ہوں گے اور اس وقت بحالت لفظ باری تعالیٰ کی عمر چڑھیں گے، جنت کی تمام نعمتیں فراہم ہوں گی اور ہر خوشی مل آ جائیگی گے۔ اللہ تعالیٰ کا دیدار ایسا صاف ہوگا جیسے آفتاب نور ہزاروں رات کے چاند کو ہر ایک الہامی ملک سے دیکھتا ہے کہ ایک کا دیکھتا دوسرے کے ماننے لگتا اور اللہ عز و جل ہر ایک پر اپنی فرمائے گا ان میں سے کسی سے فرقہ نہ گائے گا "اسے فلاں بن لہاں" اچھے دوسے کہ جس دن تو نے اپنے کیا کیا تھا۔" دیکھتے ہیں معاشی و دوالے گا۔ بندہ عرض کرے گا۔ اے رب! کیا تو نے مجھے عقل نہ دی۔ فرمائے گا: ہاں میری مغفرت کی وجہ سے تو اس مرتبے کو پہنچا۔ وہ سب اسی حالت میں ہوں گے کہ زبرہ بھا جائے گا اور ان پر خریشہ ہو جائے گا کہ اس بھی خوشیوں ان لوگوں نے بھی نہ پائی تھی بلکہ حضرت علی (ع) کا اشارہ ہوگا کہ اس بازار سے جس چیزوں کی تمھیں خواہش ہو اور جو عجیب و غریب حلقے اور اعلیٰ نے اپنی چیز پر تم پسند کر لے لو۔ عطا سندس مثنوی دہی (دہ یکہ دہشہ) بہترین ماننے (سونا و نیم) اور ابریشم قسم قسم کے لباس اور نہایت آوارے پٹار مستح و غیرہ، درجب جتنی اپنی اپنی خواہش کے مطابق تحائف پسند کر لیں گے تو ان نعمتوں کو فرشتے جو اس بازار کو گھرے ہوئے ہوں گے ان بہتوں کے عمر پہنچا دیں گے۔ مالک خاص پر ایک مثنوی کو شہر اور ہر حق حاکم کریں گے۔ جتنی اس بازار میں، ہر ملاقات کریں گے۔ چھوٹے سرجہ والا بڑے سرجہ والا کو دیکھے گا تو اس کا ہمیں پسند کرے گا۔ ہر دیکھنے شہر ہوگی کہ خیال کرے گا ہر لباس اس سے اچھا ہے اور یا اس لئے کہ جنت میں کسی کے لئے نعم نہیں۔

بہشت آجما کہ آواز سے نہ باشد کے راجا کے کار سے نہ باشد

پھر وہاں سے اپنی اپنی تمام کام پر، امیں آئیں گے۔ یہ وقت ان کی ہدایاں ان کا استقبال کریں گی اور مبارک باد۔ اسے کرکھی گی کہ اب آپ کا حسن و جمال اس وقت سے نکلیں زیادہ ہے جلد آپ امارے پاس سے گئے تھے اور وہ اب وہیں کے کہ پروردگار جہاد کے حضور میں ہیں، جیسا نصیب ہوا اس لئے ہیں ایسا، وہاں جہاد ادا رہا۔ عام مومنین کو اللہ تعالیٰ کا دیدار ہر پختے میں بیٹے کے دن ہوا کرے گا اور خاص مومنین کو ہر روز اور ہر عصر کے وقت اور خاص خاص مومنین کو ہر وقت اور ہر گزری یہ نعمت مثنوی حاصل ہوگی۔ اور جنت میں ایسا باری تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی نعمت نہ ہوگی۔

اللہ جنت خواہ مرد ہو یا عورت ان کا شکر سہ چند (بہت زیادہ) ہوگا۔ سب بے ریشی ہوں گے اور ہر کچوں اور بھوٹان کے مالوں

رو سے متعلقہ کفار سے چھٹس نکلتی آخرت میں ان کے لئے بھی جہنم کی دوزخ ہے اور دوزخ ناک عذاب ہے ان السعير الجہنم فی النار
 الناصب من النار (۱) ایک سو تھیں دوزخ کے سب سے نیچے کے طبقے میں عرس کے آئے حضرت ﷺ کے زمانہ اقدس میں کہ
 قوت اس صفت کے اس نام کے ساتھ مشہور ہوئے کہ ان کے کفر یا غفلت پر قرآن ماحق ہو اور یہی سرِ محمد ﷺ نے ایک ایک کائنات میں حق فرمادی
 اور فرمایا کہ جو مومن ہے اب اس زمانے میں کسی خاص شخص کو یقین کے ساتھ حاق نہیں کہا جاسکتا بلکہ بتا دے مانتے ہیں جو علیہ السلام کرے
 جب تک اس سے ایسا قول یا فعل جو صالحی ایمان ہو صادر نہ ہو جائے۔ ہم اس کو سلطان ہی سمجھیں گے۔ یہی کئی زمانہ ایمان و کفر میں طوہری
 اعتبار سے امت میں آدلی یا سلطان دوزخ کا کفر یا قسری کوئی صورت نہیں کہ نہ سلطان ہوں کافر۔ اور جن کا مال اللہ تعالیٰ سے ہر ہے۔ کافر
 اگرچہ در میں نبی ﷺ کو حق اور حق جانتے تھے لیکن ان کا یہ جاننا صرفت کے رہے میں قاصد اساتذہ تعالیٰ نے فرمایا سفسر فوسنة
 غلبہ لہم لوزن ایمانہم (۲) "اوس بچ کو پیچھانے میں جیسے کہ اپنی اولاد کو پیچھتے ہیں" لیکن تصدیق (دلی سے) نہ صرفت سے اگ
 جیز ہے۔ معرفت قدرتی جیز ہے اور تصدیق ماحق اور اوروں سے متعلق ہے جو ان میں نہ پائی گئی اسی لئے کافر ہوئے اور عذاب ابدی کا حاق
 اس کے لئے میں پڑا۔

مسئلہ: اگر کمال اقرار دینی یا بجائے اقرار سے امتراز کرے اور کوئی کوئی مذمت یعنی نماز اور غیرہ سے بھی بچیں
 تھے ہیں اور یہ کسی کے لئے رہائی قرار کے مقام میں۔

ایمان کے احکام: ہر مومن ایمان لا پاس کے لئے ایمان کے سات حکم ہیں (ان کو حقوق مومن بھی کہہ سکتے ہیں) پہنچائی
 ایمان۔ اس سے متعلق ہیں ان کو اس کے معنی میں، قید نہ کریں گے ۱۔ اس کا مال ماحق نہ کھایا جائے ۲۔ اس کو کافی اندوی جائے
 گی ۳۔ اس پر بدی کا عین نہ نہ ہو گا جب تک نہ ظاہر نہ ہو جائے۔

۴۔ آخرت میں: اوس کی عقلی یعنی دائمی نہ ہو گا، مگر چاس نے کئے عیال، کثیرہ دیکھے ہوسا کے ترک کے اور ہے تو ہر
 ہر ترک کی ذریعہ جنت میں جائے گا۔

۵۔ نکلیاں اور بیان دوزخ کی جو نہیں گئی جس کی نکلیاں ہزار کی دوزخ کی وہ کامیاب ہو گا اور اس پر اللہ تعالیٰ کا کمال اور فضل و کرم
 ہو گا اس کو بغیر حساب کے جنت میں داخل کریں گے اور جس کی بایاں غالب ہوں گی وہ ہندو گناہوں کا جنت میں جائے گا۔

۶۔ مومن خاص کو اللہ تعالیٰ چاہے تو بغیر عذاب کے کھن اپنے فضل و کرم سے یا حضرت شفیعؑ لہ تعالیٰ علی اللہ صیدہ وسمیٰ شفاعت یا دیگر
 انبیاء و اولیٰ کی شفاعت سے بخش دے اور جنت میں داخل کر دے اور چاہے تو عذاب گناہ عذاب سر کے بغیر جلد ہی جنت میں داخل کر دے۔

۷۔ مومن کو امید نہیں ہونا چاہئے جیسا کہ اسی ایمان پر بیان ہو کہ وہ ناک چاہے تو کبیرہ گناہ کو بھی بخش دے قال اللہ تعالیٰ ان لا یفسخوا میں زحیمہ
 اللہ (۳) اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نامید نہ ہو "اور بے خوف بھی نہ رہنا چاہئے کیونکہ وہ لگ چ ہے تو صبر و جہاد پر بھی عذاب دے۔ اسی
 لئے حضور اور علیہ السلام نے فرمایا لا یفان بین العوفیہ والم جہاد ایمان خوف اور صبر کے درمیان ہے۔"

شرائط ایمان: ایمان کی سات شرطیں ہیں:

۱۔ ایمان یا غیب یعنی اللہ تعالیٰ پر ایمان لا کر چاہے دیکھا نہیں اسی لئے مرتے وقت عذاب کے فرشتے دیکھ کر ان کے خوف
 سے قہر کرنا اور ایمان لا کر (۱) ایمان یا غیب یعنی اللہ تعالیٰ پر ایمان لا کر چاہے دیکھا نہیں اسی لئے مرتے وقت عذاب کے فرشتے دیکھ کر

خوف۔ ہے ایمان کا حصہ۔ (مجھ پر ہے مومن کی قربانی بھی اس وقت پذیر قبول ہے)

۲۔ عالم و غیب اللہ تعالیٰ ہے جو غیب کا دہلیز رکھے اور ایمان کا دہلیز ہے۔

۳۔ ایمان کا اعتبار اور محض و محض سے لے کر ایمان کا لہجہ شاکر کو کوئی تیری ہی کہہ چکے۔ عزت و عیش کے ایمان کا اعتبار نہیں۔

۴۔ اللہ تعالیٰ کی حلال کی ہوتی چیز کو حلال

۵۔ حرام کی ہوتی چیز کو حرام جاننا

۶۔ جو بھی اور اس کے مذہب سے اڑنا

۷۔ کسی کی رحمت کا امید اور دہلیز جس گروں دل میں خوف الہی نہ رکھتے ہوئے نبوت کرے۔ یہ جھوٹ ہے بلکہ کسی مومن کی

ایمان سے خوشی کا ایمان بھی جائز ہے اور جو رحمت الہی سے امید جو جہلی بہ یقین پاکہ و قور کو نہیں کھنڈے گا تو وہ کھنڈے گا خدا کا خدا جائے گا۔ اس

نے "تخفرت" نے فرمایا "ایمان نہیں الغلو فی العلم حاکم" ایمان خوف اور امید کے درمیان ہے نہ

ایمان خود اور ایمان سے قبول کرنا اس کی حقیقت ہے اور جو رحمت الہی ایک دفعہ ایمان لانا اور اس پر سرتے وقت تک جو رحمت الہی

ہے اس کے بعد کفر اور ایمان مست ہے۔ ایمان کے باقی رہنے کی نہیں رہتی یہاں

۸۔ ایمان کا کفر یہ حال ہے کہ کسی شخص الہی ہے۔

۹۔ خوف و اس پرستی یہ خوف رکھے کہ کسی یہ دولت جانی نہ ہے

۱۰۔ حقوق ضارح ظلم نہ کرے۔ ان باتوں پر عمل کرنے سے ایمان بڑھتا ہے۔

خاندانہ: امام معظم علیہ السلام کے نزدیک ایمان کو تین چیزیں ہوتی ہیں ایمان تصدیقی نہیں ہے اور تصدیقی کیف ہے جس میں کسی

چیز کی کھنڈ نہیں۔ اعمال صالحہ ایمان سے خارج ہیں لیکن ایمان میں کفر کو چھوڑ دینا چاہیے کرتے ہیں (یہی ہے ایمان کا معنی) ایمان نہیں ہے کہ کسی قدر طاقت زیادہ ہوگی اور تصدیقی ایمان پر دو کامل ہوگا۔ پس عام مومن کا ایمان دنیاوی ایمان کے ایمان جیسا نہیں اور ایمان

اور صحابہ کا ایمان انجاء و جہاد السلام کے ایمان جیسا نہیں کیونکہ ایمان عبادت کے باعث کامل کے بعد دوسرے تک پہنچا ہوا ہوتا ہے۔ اسی طرح

شرع و صوفی مومن کے اعتبار سے جو کیف کے محرم سے ہے ہر ایک دوسرے کے ایمان میں تفاوت ہے نہ کہ کسی ایمان میں سب مشترک ہیں۔

امام علی رضی اللہ عنہ و غیر مومن ایمان میں کسی و بیشی کے کوئی ہیں اور امام علی رضی اللہ عنہ ایمان کہتے ہیں مومن کے نزدیک کسی

کامل ایمان کا ہونا ہے یعنی جس کے ایمان میں کسی و بیشی کے کوئی ہیں ایمان کامل نہ ہے کہ کسی ایمان ایمان ہوتا ہے کہ کسی ایمان ایمان کا

جو قرار نہیں دیتے۔ پس یہ عقلی اختلاف ہے اور کوئی فرق نہیں ہے شک کے محرم میں نہ ہے کہ کسی مومن میں ایمان ہے اللہ علیہ السلام کہہ کر کہ

نعم۔ ایمان معظم علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ایمان ضابطہ خطہ حقیقی میں مومن ہیں اور امام علی رضی اللہ عنہ ایمان کہتے ہیں یہ قرآن انا صراط الہی

اللہ تعالیٰ "مومن مومن ایمان اللہ تعالیٰ" اور امام علی رضی اللہ عنہ ایمان کہتے ہیں ایمان ضابطہ خطہ حقیقی میں مومن ہیں اور امام علی رضی اللہ عنہ ایمان کہتے ہیں یہ قرآن انا صراط الہی

سے کہ جب دل سے تصدیق کی اور ایمان سے ایمان کا ایمان میں کسی و بیشی کے کوئی ہیں ایمان کامل نہ ہے کہ کسی ایمان ایمان ہوتا ہے کہ کسی ایمان ایمان کا

نعم۔ ایمان معظم علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ایمان ضابطہ خطہ حقیقی میں مومن ہیں اور امام علی رضی اللہ عنہ ایمان کہتے ہیں یہ قرآن انا صراط الہی

مومن ایمان کہتے ہیں ایمان ضابطہ خطہ حقیقی میں مومن ہیں اور امام علی رضی اللہ عنہ ایمان کہتے ہیں یہ قرآن انا صراط الہی

طلاق کی قسم لے کر کہ اللہ تعالیٰ کے اسم پاک کی۔ اگر یہ بات غلطی کے نام کی قسم کی خدات کے طور پر کہے تو کافر ہو جائے گا۔ اگر یہ نیت نہ رکھتا ہو بلکہ اس لئے خدا کی قسم نہ لکھائی کہ جھوٹ سے خدا کی قسم کھا جائے گا اور اس قسم کی کوئی پروا نہ کرے۔ اور طلاق کی جھوٹی قسم نہ کھائے بلکہ اس سے پرہیز کرے گا تو اس میں سے طلاق کی قسم لینے والا کافر نہ ہوگا۔ جی قسم کھانا اس سے اور جھوٹی قسم کہ حرام اور قریضہ کا سبب ہے۔ اگر کوئی کسی کے کہے کہ یہ کام خدا کے واسطے کر دے وہ کہے میں نہیں کر رہا، پر کفر ہے۔ اگر کوئی کہے کہ میں خدا کی قسم اور میرے پاس کی خاک کی قسم کہ میں تو اس میں کفر کا وارہ ہے کیونکہ پرہیز ہے نہ ہونی ہے کہ خدا تعالیٰ کے نام پاک کے ساتھ پاؤں کی خاک کو ہر گز نہ لے۔

۸۔ اللہ تعالیٰ کے قطعی احکام میں سے کسی قسم کا انکار کرے۔ مثلاً یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس کام کا حکم نہ دے تو میں بھی نہ کروں یا عالم دین کو بغیر کسی ظاہری سبب کے دشمن خیال کرے۔ کیونکہ جب وہ موت کا سبب دیوئی موجود ہو تو نہ معلوم ہو کہ اس میں سبب سے دشمن کھتا ہے نیز وہی ظہور شرع کی اہانت سے کفر لازم آتا ہے تو عالم دین کی دشمنی سے ظہور شرعی کا کفر ہونے کا پال حول پڑنے کی اہانت کرے یا سلام کی توہین کی اہانت کرے۔ یا پرہیز وہ کہے کہ شرعی زمین کا عشر اور شرعی کالہ فراج اور اس کی منہ ہونے سے کفر ہے کیونکہ یہ مسائین کا حق ہے یا شام صرف تعمیر کر کے ملا اور اس سے نہ لے لاک (عشر عید اور کاموں اور حصہ ہوتا ہے اور خرچہ جو بارشاد مشرکہ ہے لیا کسی نہ کیا کہ پلوثریت سے فیصلہ کر لیا۔ اور اس نے جس میں شریعت کے فیصلے پر راضی نہیں ہے کفر ہے۔

۹۔ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات میں کسی کو شریک بنائے، مثلاً وہ خدا یا زیادہ مانا یا قرب کا جونی کرے تو مجھے معلوم ہے یا اس جاننا سے ویرہ (شرک کی جھمبیں آگے لکھ دیاں میں آئی، اللہ تعالیٰ)

۱۰۔ بدعتوں کا انکار کرے۔ مثلاً یوں کہے کہ نہ تو بدعتیں اور نہ تو بدعتیں بھی، کھائی، پینا وغیرہ نے سنانے یا بھلانے کو قرآن میں فرستہ کا ذکر ہے یا بدعتوں کا اللہ تعالیٰ کی نہ پناہ کہے تو کافر ہو جائے گا۔

۱۱۔ کسی غائب الہی یا اس کے اولیٰ بزرگ کا انکار یا توہین کرے، مثلاً کسی آیت کی تائید کرے یا اللہ کے عجز پر توہین کرے یا وہف یا نفی تفسیری یا کسی اور قسم کے مزاحم کے ساتھ قرآن شریف پر حدیث و رسول صلی اللہ علیہ وسلم یا کہانی پر مزاحم کرے یا ان کو کوئی ملکہ آواز سے قرآن شریف پڑھے، اور اس کو کہے کہ یہ کلام کالی آواز ہے یا کسی مذاق کے ساتھ قرآن شریف کی آیت پر حدیث یا قرآنی کی اہانت سے حضور پر نقل کرنا یا یوں کرنا کہ میں قرآن پڑھ کر میری دنیا و آخرت کے کہے کہ میں نے بہت قرآن پڑھا یا کوئی کہی کہ میں نے قرآن پڑھا اور وہ جواب دے کہ لوگ میرے ہی آواز سے پڑھتے ہیں، یا یوں کہے کہ بہت نمازیں پڑھا لیں اب طبیعت طویل ہوئی ہے یا تم کہے کہ یہ دعا تو میں کا کام ہے یا اس کا کہے کہ وہ مسلمانوں کا دعا ہے یا دعویٰ کرنا کہ میں دعاؤں کا کفر، بار بار پانچ بار کو تیرہ کسی ٹکڑو کہے کہ نہیں، مگر کفر ہے۔

۱۲۔ کسی نبی کا انکار یا اہانت کرے۔ مثلاً یوں کہے کہ حضرت موسیٰ یا یسوی یا آدم یا نوح صلی علیہم السلام، نبی نہیں ہیں یا بدعتوں کو جو نہ کہے یا نہ تھا، بطریق اسلام کی طرف قسٹ یا تہمید یا نفی یا اور ای قسم کوئی لہجہ کرنا یا ان کے کہے کہ فلاں نبی کے ہاتھ میں آ پڑے نیلے سے یا آدم پر اسلام کو پکڑا دینے کی وجہ سے کہے کہ تمام لوگ بھلا ہے نبی اللہ دے یا ان کو کوئی قسم کے کرنا مثلاً وہ کہے کہ میں نے ان کو پکڑا یا ان کو یا انہیں صاف کرنا مستحب ہے اور یا انکار کرے یا یہ نبی کوئی کہے کہ باوجود اسے بغیر کھانا کہ نہایت اور اچھا طعم لیتا ہے یا ان کو اس کا اور اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی مانند نبی و اہانت کا ہے تو یہ کفر ہے اور اگر اسے امام صاحب نامہ یا قسم یا مضبوط دھڑلے کر دیکھیں اس کا کھیر یہ ہے کہ سنت و حدیث قول یا فعل یا حضرت کے کسی حال شریف کی کوئی قسم نہ کرنا یا انکار کرے تو کافر ہو جاتا ہے۔ (روافد علم السواب)

۱۳۔ نقد پر انکار کرے مثلاً اگر کوئی کہے کہ ہذا اپنے افعال خود پر نہ کرتا ہے۔ یہ کہے کہ خالق خدا (جو اس سے اور خالق شر

بچے کے طبقے میں ہر عمر کے شعور و اقداس میں اپنے اپنے علم کے لحاظ سے ہرگز کم نہ رہے۔ ان بڑی ہفت کے ساتھ ساتھ اس سے مشہور ہوئے کہ ان کے کلمہ باطنی پر قرآن کا عقلی حوالہ بخیر ہی اکرم عملی اضافہ ہے۔ سب سے پہلے وقت علم سے ایک ایک کو کچھ اور نور و پاکیزگی کاں غلاں تھیں۔ متعلق ہر طبقہ پر آپ کی بعد کسی زمانے میں بھی کسی خاص شخص کی نسبت عقلی طور پر متعلق نہیں پایا جاسکتا بلکہ ہمارے سامنے جو سرور کا انور ہے اس میں ان کو مسلمان ہی سمجھیں گے۔ ان کی سب سے جب تک اس سے اور تو ان کی اصل ہر ایمان کے خلاف جو دور دور ہو۔ اور اس کو عقلی و فطری تہذیب کے ان ناپا جو عقلی و فطری حوالہ پر اسلامی جتن کا مستند ہو کر نکلا ہے۔ ان کی اصل میں قاسمہ ان کی ان کو کچھ نہیں ہے۔ چ نکلتا ہے۔ اور نہ تو کسی فطری و عقلی کا سبب نہیں بناتا ہے۔ کہ جس اوقات ان لوگوں کا اس کتاب کرنے سے کہ نہ تفریق کی خوب بھی آگئی ہے۔ کہ اپنے ایمان میں ان کا

شُرک و رسوم کفار و جہل

شُرک و تعریف

اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات میں کئی امور سے بڑھ کر کہے جاسکتے ہیں کہ وہ کئی اور کچھ امور اس کی خصوصیت میں مقیم و معنات و درجہ ہیں جو ہر آدمی میں کئی حوالے سے اور بیان کر کے کوئی نہ کوئی بھی کھول نہ جاسکتے ہیں۔ بعض شرف خاصہ ان میں سے ہیں جو بعض کلمہ میں داخل ہیں۔

اول شریک فی الذات یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات میں شریک نہ ہو سکتا۔ یہ بیان مضافاً ہے کہ اگر کوئی خدا ہے یا تمہارا خدا ہے یا نہیں ہے۔ ہر بات سے جدا ہے۔ نفس پرست کہ ہونہ لگاتے ہیں (ایک ہزاروں پہلی حق فی تجربہ دار) کہ میں یعنی خالق شر اور مصلیٰ کہ تمہیں خدا ہے کہ میں سے تفرک ہے۔ "اگر میں نہیں ہے تو وہ کون سا خدا کا مضافاً حضرت مرثیہ رحمۃ کی یہی بات کہ حیثیت کے اکمل ہوئے اور طرف ہو کر تمام ہو گئے گا۔ (نور کو کہتے ہیں) خدا (اللہ) کا شرف ہوئے (یعنی جائزہ ہو رہا ہے) اور فی تجربہ دار ہو گئے خدا سے ہیں۔

دوم شریک فی الصفات: یعنی توحید صفات میں کسی اور کو شریک کرے اور اس کی بہت سی اقسام ہیں مثلاً
 ۱۔ توحید فی المخلوق یعنی کسی اور سے لے کر خدا کے صفات میں توحید کے لئے جو مخلوق کو ظاہر و باطن میں
 عظیم و باریک بینی سے دیکھ کر اس کے صفات میں توحید کے لئے جو مخلوق کو ظاہر و باطن میں
 عظیم و باریک بینی سے دیکھ کر اس کے صفات میں توحید کے لئے جو مخلوق کو ظاہر و باطن میں

[illegible]

سرسبز فی السمع، بھی جس طرح اندھ خان روئیکہ اور غفلت اور ہر کی بات غلط ہے کسی اور کو بھی خواہ اور ہی، وہ بانی و نیرا
اسلامی علماء کے تانے بانے میں ہے۔

۳۔ شرک فی العبر: یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف کسی مخلوق کو بھی یا اہل یا عہد، غیب و آشوب میں سمجھا کہ مجھ اور تمہاری اور اور خداوند کی طرف سے کوئی حق تعالیٰ کی، تمہارا حق اور میرا کام ہے کہ تمہارے ساتھ ہو، شرک فی العبر ہے۔

۴۔ شرک فی الکلم: یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف کسی کو کوئی کلمہ کہنا اور اس کے حکم کے خلاف کسی کلمہ کہنا، شرک فی الکلم ہے۔

۵۔ شرک فی العمل: یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف کسی کو کوئی عمل کرنا اور اس کے حکم کے خلاف کسی عمل کرنا، شرک فی العمل ہے۔

۶۔ شرک فی العبادۃ: یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف کسی کو کوئی عبادت کرنا اور اس کے حکم کے خلاف کسی عبادت کرنا، شرک فی العبادۃ ہے۔

۷۔ شرک فی التمسک: یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف کسی کو کوئی تمسک کرنا اور اس کے حکم کے خلاف کسی تمسک کرنا، شرک فی التمسک ہے۔

۸۔ شرک فی التواضع: یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف کسی کو کوئی تواضع کرنا اور اس کے حکم کے خلاف کسی تواضع کرنا، شرک فی التواضع ہے۔

۹۔ شرک فی التواضع: یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف کسی کو کوئی تواضع کرنا اور اس کے حکم کے خلاف کسی تواضع کرنا، شرک فی التواضع ہے۔

دائیں کوئی خیرات دے کر اس کا ثواب معزز بن جائے کسی اور نہ دے کی روایت یافتہ و پہنچنے والے شرک نہیں ہے اور سب کا ایشیام نہ ہے لیکن جب کہ تو اسے مانگے جس اور زیادہ دے خود کھ جائے تو اسے اگر دے دے تو کھ لے کر بعد پانی تو چاہیں کھ لے گا تو اگر چاہیں لکاتے ہیں تو کھ لے گا وہ حلالی (مکئی) سے نہیں ملے بلکہ انھوں سے ہار کر خود کھانے سے ہیں فقر و فاقہ سے یہ سب ذیلات اور طریقے خلاف شرع و راسخ ہیں۔

۲۲۔ ٹوٹی چڑھتی جس پر عین دفعہ راجہ مرہاؤس سے قربانی تھیں پر چھڑا کسی کے ہاتھ کا باور پھڑا راجہ حاداجی حاداسی کے سامنے انصاف کی طرح کھڑے دھارما دار کے قیام کی بلند پر تھڑے رہنا جن بھوت پرست دفعہ کے پھڑا دینے کے لئے اس کی بھیبت دیا کر اور غیر ازان کر کے بچے کے پیچھے کے لئے اس کے ہاتھ کا دھکا دیا کسی کے عام پر پیر کے کان چھو دیا اور ایل لاقی چننا کسی کے عام ہاتھ پر دیر ہاتھ لگے میں ہزار اذان۔ چوٹی رکھو۔ دھمکی پینا کسی کے ام کا انفریج۔ دھمکی بھل۔ حسین بھل۔ عبداللہی و لیر و دھم رکھو۔ (ایسے عام جس میں مخالفت مہدی خدا کے سوا کسی اور کی مراد درست نہیں اگرچہ صرف اس شخص سے ہوا رکھنے سے شرک کا علم۔ ہر ایک اس احوال نے جب سے کہ بعد سے مراد عام ہو چکا ہے مگر بڑے شرک سے وہ ناممکن نہیں۔ اپنی بھل میں بھی غلطی ہے۔ ہر ایک ام خدا اور ام می مرقم کے دھم امی مرقم کے نام کو مانگے ہیں اور یہ نہیں مانگے کہ خدا کا نام بھی مرقم سے اس لئے اس میں شرک کا حق ہے مگر خدا کی تعالیٰ سمیں بھل و غیرہ میں بھی شرک کا دھم پیا جاتا اور اس نے اس لئے ایسے نام رکھے۔ سے یہ چھڑا کرنا چاہئے۔ کسی کا نور پر کھیا بڑا ہاتھ لگا کر اس کا نور پر کھیا بڑا ہاتھ لگا کر اس کا نام ایفے کے طور پر چھڑا تو یہ خود کھانا کسی بڑی کی تصویر پر رکھتے سے لئے رکھ کر اس کی تصویر پر رکھ کر کسی چیز کو اچھلی بھٹا کر کے پیچھے میں پانا نہ کھانا۔ اس کی کچھ نہ پھٹا۔ اپنی کی صلیک مراد اس کو نہ کھانے دینا اور اس کو نہ کھانا دینا چاہئے نہ کھانا کا ہر جانے گا یا کہ نہ کر دھم۔ شیخ تم کسی کو کھانا دینا دھم نہ دے ان کو کہنا کہ یہ سب امور شرک میں جن میں اکثر شرک کی علو اور ہیں۔ شرک کی اور بھی بہت ہے۔ کھانا پانی پانی ہیں اور سب مذکورہ بالا اصولوں اور مثالوں پر نیاں کر لی جائیں۔

بدعت کا بیان

غزوہ اور شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ بدعت ہے۔

تعریف بدعت: بدعت ان چیزوں کو کہتے ہیں جن کی اصل شریعت سے بدعت نہ ہو مگر قرآن مجید اور حدیث شریف میں اس کا نہوت نہ دے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ روتا میں اور حق تابعین کے لئے نہیں اس کا وجود نہ خدا کی تعظیم میں رہنوں میں پائی جائے اور شرع شریف کی ان چاروں دلیلوں میں کتاب اللہ، سنت رسول اللہ، اجماع امت (اسلام) میں ہیں اور حق تابعین کا جواز (اور قیاس مجتہدین) نہ اس کا نہوت نہ دے اور اس کو میں کا کام کہہ کر کیا جو غرض چھوڑا جائے تو اس کا موجود کوئی بھی کیوں نہ ہو۔ بدعت بہت ہی چیز ہے۔ آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدعت کو روک دیا ہے اور جو شخص بدعت کے لئے اور اس کو میں کا کھانے پینا یا بدعت کے لئے اور اس کے خلاف فعلی ہوئی ہیں جو ہر زمانے اور ملک میں مختلف ہیں اور ان کی بدعت کی بڑی سخت ہے ہر خلاف حدت کے کہ وہ ہر جگہ اور ہر زمانہ میں یکساں ہے گا اور وہی شرع و رسوم ہیں جن میں کسی کو شک ہو یا نہ رکھتے ہیں اور اگر جن کو شک بھی سمجھتے ہیں تو ان کو بھوک کر دینا نہیں کرتے نہ خود رکھتے ہیں نہ دوسروں کو رکھتے ہیں۔ یہاں چھوڑ دینا شرک اور ان کی جانی ہیں زیادہ تفصیل اصلاح اور رسوم اور مذکورہ سب میں

باقی گناہوں اور محرمات و مکروہات شریعت کا بیان

مکرہ ترک اور محرمات کے عداورہ بہت سے گناہ کبیرہ ہیں۔ کبیرہ و مکملہ شرعاً حریف میں اس گناہ کو کہتے ہیں، جس کو شرعاً علیہ اسلام سے حرام و کبیرہ یا بدوہ اس کے اور کونسا مذہب متروک کیا ہو اور کسی غریب سے کسی کی خدمت کی ہو یا اور یہ و غیرہ حرمت و مذمت خود قرآن پاک سے و کسی حدیث شریف سے ثابت ہو۔ گناہ کبیرہ و محرمات سے ہیں جن کا ذکر ہم نے کیا تھا لیکن کچھ گناہ و مکروہات ذکر نہیں کئے جاتے ہیں۔

۱۔ نسبت یعنی بیچہ بیچہ برائی کرنا جبکہ وہ برائی اس میں پائی جاتی ہو، خواہ غیر مضامی ہو جیسے لڑکا لڑکا، غیرہ کہنا، یا اس پر مری ہو جیسے جولا یا مری ہو مگر یہ جب کے طور پر اس کے سامنے بیان کئے جائیں تو وہ بدوہ اس کو جو ہے اس وقت یہ جب کے طور پر پہنچے بیان کرنا نسبت ہے اور بدوہ کہنا ہے لیکن ظالم غاصب بدعتی اور کم تو لے والے کی نسبت جائز ہے، نسبت کا سننا بھی منع ہے۔

۲۔ جھوٹ بولنا لیکن جبکہ میں صلیح کرانے کے لئے جھوٹ بولنا جائز ہے یا کسی آدمی کی دو بیویاں ہوں وہ ان کو چھوٹے بول کر طعنیں کر دے۔

۳۔ برتاؤ نہیں کسی کے ذمے جھوٹ بولنا (جو صیب کسی میں نہ پایا جاوے اس پر لکھا) یہ نسبت سے بھی غلط گناہ ہے۔ مثلاً پارسا عورت یا مرد کو زانیہ نسبت لگانا

۴۔ غیر محرمات کی شہوت سے دیکھنا یا شہوت کے جواں غیر محرمات کا منہ دیکھنا کہ وہ ہے شہوت سے جاتی ہے اس کے عداورہ محرمات کو دیکھنا حرام ہے حتیٰ کہ غیر محرمات کے سر کے بال اور پاکی کے بال یا اس کی وضو کا کچھ حرام ہے۔ آدمی کے بال بدلی اور دیگر اعضائے جسم استعمال کرنا مکروہ ہے۔ محرمات کی کوہڑی قبر سے نکال کر دیکھنا غیر محرمات پر بھی محرمات کا منہ دیکھنا غیر محرمات کے دیکھنا جائز ہے۔ شہوت کے ساتھ دیکھنا حرام ہے مثلاً اور ہاتھ کے مادہ ہاتھ دین کا دیکھنا یا شہوت بھی ہاتھ نہیں خود وہ عورت پر بھی ہو یا جوہن۔ اپنی محرمات یعنی منہ بنی ماس اور غیرہ کے ناف سے زانو تک اور پیٹ و پیٹ کا دیکھنا بھی حرام ہے اگرچہ بلا شہوت ہو۔ اپنی محرمات ایسے کایں کرنا و بازو سر اور پچھلی کا دیکھنا یا خیال شہوت جائز ہے اور بدوہ شہوت (دیکھنا یا بھی جائز ہے جس جگہ محرمات کے نظروں سے گزرے گا اور پڑے ہو یا آدمی کے نظر آئیں اس جگہ پچھ جائز نہیں مگر یہ عداورہ۔

۵۔ غیر محرمات کی آواز سننا شہوت کے ساتھ حرام ہے ایسے کا منہ کا زنا ہے، اور اس کی طرف شہوت سے دیکھنا یا سمجھنا کا زنا ہے اور شہوت کے ساتھ کام کرنا یا بان کا زنا اور شہوت کے ساتھ چھو یا چھوٹا کا زنا۔ اس کی طرف چھو (شہوت کے ساتھ) اپناؤں کا زنا اور خواہش دین کا زنا ہے اور خواہش ان سب کو چھ کرنا ہے (پان کرنا جھوٹ کرنا ہے)۔

۶۔ نیا آدمی کا جب جوہر میں نقص ہو، قیمت کے دیکھنا مبالغہ اور اس کی فرمائش نہ کرنا اور اس سے مالی لینا جائز نہیں۔

۷۔ غلام فریاد توں کا سننا۔

۸۔ مرد سے یا کسی مصیبت پہنچ کر مرد یا بیان کر کے دینا، چھائی یا سر و شما، کپڑے چھاننا۔

۱۔ ایک روز ایک نئی غور و فضل ہو۔

۲۔ ایک دفعہ ایک آدمی اپنے ایک دوست کے ساتھ ایک مکان میں گیا۔ وہ ایک مکان (یا مکان) کے آگے تھیں۔

۳۔ ایک کافر کا ایک دوست ہو۔

۴۔ ایک شخص کا ایک دوست ہو۔

۵۔ ایک شخص کا ایک دوست ہو۔

۶۔ ایک شخص کا ایک دوست ہو۔

۷۔ ایک شخص کا ایک دوست ہو۔

۸۔ ایک شخص کا ایک دوست ہو۔

۹۔ ایک شخص کا ایک دوست ہو۔

۱۰۔ ایک شخص کا ایک دوست ہو۔

۱۱۔ ایک شخص کا ایک دوست ہو۔

۱۲۔ ایک شخص کا ایک دوست ہو۔

۱۳۔ ایک شخص کا ایک دوست ہو۔

۱۴۔ ایک شخص کا ایک دوست ہو۔

۱۵۔ ایک شخص کا ایک دوست ہو۔

۱۶۔ ایک شخص کا ایک دوست ہو۔

۱۷۔ ایک شخص کا ایک دوست ہو۔

۱۸۔ ایک شخص کا ایک دوست ہو۔

۱۹۔ ایک شخص کا ایک دوست ہو۔

۲۰۔ ایک شخص کا ایک دوست ہو۔

۲۱۔ ایک شخص کا ایک دوست ہو۔

۲۱۔ یسے مجھے جوئے تو تھا، اُن کی کہوتے اُن کے اندر جہلماء ۲۷ م سے۔

۳۰. حضرت میر تقی میر نے ایک شعر (عجازِ رباعی) لکھا ہے کہ

۳۱ یہ ہے (مضمنا، ادارہ) کی تعلیمی کمیٹی کے ذریعہ : ان کے قضاے ترانہ کے۔

۳۲۔ جس نے اپنے بھائی اور بھائی کے دوستوں کے ساتھ مل کر اپنے بھائی کے گھر میں آ کر رہا ہے، اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی قسم، اس کا اجر بڑھ جائے گا۔

۳۳۔ قرآن کریم، بطور خاص سورہٴ نساء، ص ۱۴۰

۲۳۔ جس کی خاطر، فی اور اس کے بانی اور۔

۳۰- و نیز، طایفه ای که توانایی و روحیه ای دارند.

۱۰۔ سوانح کبریا اور بدقتہ لیا کھڑا ہے اور جو غیرو نے لے لے قبے سے ہیں

منه إلى أن يرد إلى الأصل، وهو ما لا يمكن أن يحدث إلا في حالة واحدة، وهي أن يكون الأصل هو الذي تم تغييره، وهذا هو الحال في المثالين السابقين.

۲۶۔ اے نبی! یہ بھی اہل بیت ہوں، فقیر صبر کرو، امانت میری حفاظت کرو۔

۳۹۔ دینار، دینار کے لئے جو رتور کو تھوڑا سا

(۴) ایسی صورتیں جو کہ عین و غیر عین ہوں اور ان کے متعلق ہو۔

۳۔ قیصر نے کہا: "میں نے اپنے ہاتھوں سے اسے مار ڈالا ہے۔" (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰) (۱۰۱) (۱۰۲) (۱۰۳) (۱۰۴) (۱۰۵) (۱۰۶) (۱۰۷) (۱۰۸) (۱۰۹) (۱۱۰) (۱۱۱) (۱۱۲) (۱۱۳) (۱۱۴) (۱۱۵) (۱۱۶) (۱۱۷) (۱۱۸) (۱۱۹) (۱۲۰) (۱۲۱) (۱۲۲) (۱۲۳) (۱۲۴) (۱۲۵) (۱۲۶) (۱۲۷) (۱۲۸) (۱۲۹) (۱۳۰) (۱۳۱) (۱۳۲) (۱۳۳) (۱۳۴) (۱۳۵) (۱۳۶) (۱۳۷) (۱۳۸) (۱۳۹) (۱۴۰) (۱۴۱) (۱۴۲) (۱۴۳) (۱۴۴) (۱۴۵) (۱۴۶) (۱۴۷) (۱۴۸) (۱۴۹) (۱۵۰) (۱۵۱) (۱۵۲) (۱۵۳) (۱۵۴) (۱۵۵) (۱۵۶) (۱۵۷) (۱۵۸) (۱۵۹) (۱۶۰) (۱۶۱) (۱۶۲) (۱۶۳) (۱۶۴) (۱۶۵) (۱۶۶) (۱۶۷) (۱۶۸) (۱۶۹) (۱۷۰) (۱۷۱) (۱۷۲) (۱۷۳) (۱۷۴) (۱۷۵) (۱۷۶) (۱۷۷) (۱۷۸) (۱۷۹) (۱۸۰) (۱۸۱) (۱۸۲) (۱۸۳) (۱۸۴) (۱۸۵) (۱۸۶) (۱۸۷) (۱۸۸) (۱۸۹) (۱۹۰) (۱۹۱) (۱۹۲) (۱۹۳) (۱۹۴) (۱۹۵) (۱۹۶) (۱۹۷) (۱۹۸) (۱۹۹) (۲۰۰) (۲۰۱) (۲۰۲) (۲۰۳) (۲۰۴) (۲۰۵) (۲۰۶) (۲۰۷) (۲۰۸) (۲۰۹) (۲۱۰) (۲۱۱) (۲۱۲) (۲۱۳) (۲۱۴) (۲۱۵) (۲۱۶) (۲۱۷) (۲۱۸) (۲۱۹) (۲۲۰) (۲۲۱) (۲۲۲) (۲۲۳) (۲۲۴) (۲۲۵) (۲۲۶) (۲۲۷) (۲۲۸) (۲۲۹) (۲۳۰) (۲۳۱) (۲۳۲) (۲۳۳) (۲۳۴) (۲۳۵) (۲۳۶) (۲۳۷) (۲۳۸) (۲۳۹) (۲۴۰) (۲۴۱) (۲۴۲) (۲۴۳) (۲۴۴) (۲۴۵) (۲۴۶) (۲۴۷) (۲۴۸) (۲۴۹) (۲۵۰) (۲۵۱) (۲۵۲) (۲۵۳) (۲۵۴) (۲۵۵) (۲۵۶) (۲۵۷) (۲۵۸) (۲۵۹) (۲۶۰) (۲۶۱) (۲۶۲) (۲۶۳) (۲۶۴) (۲۶۵) (۲۶۶) (۲۶۷) (۲۶۸) (۲۶۹) (۲۷۰) (۲۷۱) (۲۷۲) (۲۷۳) (۲۷۴) (۲۷۵) (۲۷۶) (۲۷۷) (۲۷۸) (۲۷۹) (۲۸۰) (۲۸۱) (۲۸۲) (۲۸۳) (۲۸۴) (۲۸۵) (۲۸۶) (۲۸۷) (۲۸۸) (۲۸۹) (۲۹۰) (۲۹۱) (۲۹۲) (۲۹۳) (۲۹۴) (۲۹۵) (۲۹۶) (۲۹۷) (۲۹۸) (۲۹۹) (۳۰۰) (۳۰۱) (۳۰۲) (۳۰۳) (۳۰۴) (۳۰۵) (۳۰۶) (۳۰۷) (۳۰۸) (۳۰۹) (۳۱۰) (۳۱۱) (۳۱۲) (۳۱۳) (۳۱۴) (۳۱۵) (۳۱۶) (۳۱۷) (۳۱۸) (۳۱۹) (۳۲۰) (۳۲۱) (۳۲۲) (۳۲۳) (۳۲۴) (۳۲۵) (۳۲۶) (۳۲۷) (۳۲۸) (۳۲۹) (۳۳۰) (۳۳۱) (۳۳۲) (۳۳۳) (۳۳۴) (۳۳۵) (۳۳۶) (۳۳۷) (۳۳۸) (۳۳۹) (۳۴۰) (۳۴۱) (۳۴۲) (۳۴۳) (۳۴۴) (۳۴۵) (۳۴۶) (۳۴۷) (۳۴۸) (۳۴۹) (۳۵۰) (۳۵۱) (۳۵۲) (۳۵۳) (۳۵۴) (۳۵۵) (۳۵۶) (۳۵۷) (۳۵۸) (۳۵۹) (۳۶۰) (۳۶۱) (۳۶۲) (۳۶۳) (۳۶۴) (۳۶۵) (۳۶۶) (۳۶۷) (۳۶۸) (۳۶۹) (۳۷۰) (۳۷۱) (۳۷۲) (۳۷۳) (۳۷۴) (۳۷۵) (۳۷۶) (۳۷۷) (۳۷۸) (۳۷۹) (۳۸۰) (۳۸۱) (۳۸۲) (۳۸۳) (۳۸۴) (۳۸۵) (۳۸۶) (۳۸۷) (۳۸۸) (۳۸۹) (۳۹۰) (۳۹۱) (۳۹۲) (۳۹۳) (۳۹۴) (۳۹۵) (۳۹۶) (۳۹۷) (۳۹۸) (۳۹۹) (۴۰۰) (۴۰۱) (۴۰۲) (۴۰۳) (۴۰۴) (۴۰۵) (۴۰۶) (۴۰۷) (۴۰۸) (۴۰۹) (۴۱۰) (۴۱۱) (۴۱۲) (۴۱۳) (۴۱۴) (۴۱۵) (۴۱۶) (۴۱۷) (۴۱۸) (۴۱۹) (۴۲۰) (۴۲۱) (۴۲۲) (۴۲۳) (۴۲۴) (۴۲۵) (۴۲۶) (۴۲۷) (۴۲۸) (۴۲۹) (۴۳۰) (۴۳۱) (۴۳۲) (۴۳۳) (۴۳۴) (۴۳۵) (۴۳۶) (۴۳۷) (۴۳۸) (۴۳۹) (۴۴۰) (۴۴۱) (۴۴۲) (۴۴۳) (۴۴۴) (۴۴۵) (۴۴۶) (۴۴۷) (۴۴۸) (۴۴۹) (۴۵۰) (۴۵۱) (۴۵۲) (۴۵۳) (۴۵۴) (۴۵۵) (۴۵۶) (۴۵۷) (۴۵۸) (۴۵۹) (۴۶۰) (۴۶۱) (۴۶۲) (۴۶۳) (۴۶۴) (۴۶۵) (۴۶۶) (۴۶۷) (۴۶۸) (۴۶۹) (۴۷۰) (۴۷۱) (۴۷۲) (۴۷۳) (۴۷۴) (۴۷۵) (۴۷۶) (۴۷۷) (۴۷۸) (۴۷۹) (۴۸۰) (۴۸۱) (۴۸۲) (۴۸۳) (۴۸۴) (۴۸۵) (۴۸۶) (۴۸۷) (۴۸۸) (۴۸۹) (۴۹۰) (۴۹۱) (۴۹۲) (۴۹۳) (۴۹۴) (۴۹۵) (۴۹۶) (۴۹۷) (۴۹۸) (۴۹۹) (۵۰۰) (۵۰۱) (۵۰۲) (۵۰۳) (۵۰۴) (۵۰۵) (۵۰۶) (۵۰۷) (۵۰۸) (۵۰۹) (۵۱۰) (۵۱۱) (۵۱۲) (۵۱۳) (۵۱۴) (۵۱۵) (۵۱۶) (۵۱۷) (۵۱۸) (۵۱۹) (۵۲۰) (۵۲۱) (۵۲۲) (۵۲۳) (۵۲۴) (۵۲۵) (۵۲۶) (۵۲۷) (۵۲۸) (۵۲۹) (۵۳۰) (۵۳۱) (۵۳۲) (۵۳۳) (۵۳۴) (۵۳۵) (۵

1. *Staphylococcus aureus*

۲۴۔ مرقہ کا چار گوشہ پر مندرجہ ذیل عبارتیں لکھ کر اور ہر ایک گوشہ کے کنارے پر

1997, 1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 2676, 2677, 2678, 26

٢٢ - سورة المائدة: ١٠٠

1997-1998: 1/1, 1/2-5

[illegible]

— 200 —

۳۳۔ جان بڑا گھڑا، روزا اور جھنڈے، بھینس اور تھوڑا، بے رنگ، اور خنڈ کے چھوٹے ٹکڑے ہوتے۔

— 522 —

225-29

دستورالعمل: در هر روز یک بار، ۱۰ دقیقه تمرین کنید.

$$-2 = 1 \cdot 1 + 3 \cdot 3$$

۳۰۳

— 1924 —

— 22 —

۵۶۔ جہانوں کو ہوا اور پانی کو گواہی کو چھپانا۔

۵۷۔ چھپائی کھانا۔

۵۸۔ دھوکا دینا۔

۵۹۔ اپنے گھروں اور کمران میں تصویریں لٹکانا، نیز تصویریں دفن کرکے چھپانا۔

۶۰۔ لوگوں کو حقیر و اہل سمجھنا۔

۶۱۔ جہنم میں۔

۶۲۔ گالی دینا۔

۶۳۔ سوہ لگنا اور دینا۔

۶۴۔ اڑھائی سزا کا تاجہ بہشت سے کم اڑھائی کو کھانا یا اڑھائی چھاننا۔ سر میں چند دھارے شیطان کی کھڑکی بھڑکانا، (سورج میں) پھانسی۔

۶۵۔ کھیلنا، شعلہ ناکوں، فیروہ میں جانا۔

۶۶۔ رشتہ، اردو سے قطع تعلق کرنا۔

۶۷۔ بلا ضرورت ہاتھ سے نکلنا، لاشیٰ مطلق کرنا۔

۶۸۔ مسلمان سے دل میں بدگمانی ہونا۔

۶۹۔ بد صحبت کرنا۔

۷۰۔ دکھانے کو عبادت کرنا۔

۷۱۔ ترقی کرنا، کم بخت کرنا۔

۷۲۔ بے حد شرفی کسی کو غرض کرنا۔

۷۳۔ جنگ میں دھوکا دینے سے عیب سے بھاگنا۔

۷۴۔ قیم کا مال، حق کھانا۔

۷۵۔ کسی کا مال زبردستی چھین لینا۔

۷۶۔ رستہ لوٹنا۔

۷۷۔ انجام کرنا۔

۷۸۔ لینے دینے میں کھٹکنا۔

۷۹۔ خیر کا موشت کھانا۔

۸۰۔ خود و دوسروں سے ڈھکھانا۔

۸۱۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے غافل ہونا۔

۸۲۔ اللہ تعالیٰ سے خوف نہ کرنا۔

اسلامی فرقوں اور ان کے اختلافی عقائد کا بیان

حدیث ثریف میں ہے حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ رسول قبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "نفس امارتہ فیصل نفرتہ غلبی نفس وسجبہ جملہ وتفترق ائمتی علی ثلاث وسبعین مقلد کلتھم علی السبیل الا بقول واحدہ قالو من ہی یأمر بامر اللہ فانہ لیس الا تعبدہ وافصحابی (۱) وہی روایت احمد والیہ۔" (۲) میں دعاویہ بنفان وسبعون فی الشار وزاحد فی الجنبہ رہی الحکمتا (۳) "یہ حکم کی اس بات کا استحقاق ہوئے بھڑکروہ میں اور میری اُمت حشر کی ہوتی تھو کہ وہ میں اور سب دوزخ میں جائیں گے سوائے ایک فرد کے۔" صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو کون سا کردہ گا؟ آپ نے فرمایا وہ جس پر میں ہوں اور میرے اصحاب۔ اس کو روایت کیا ترمذی نے۔ اور احمد و ابی داؤد کی روایت وہاں سے ہے کہ بھڑکروہ دوزخ میں اور ایک بہشت میں ہے اور وہ فرد الجماعت ہے "ایک روایت میں فرمایا یعضو الشوائب الا یعضو فائزہ من شدہ شدہ فی الذلک (۴) "اور اعظم (بڑی جماعت) کی پیروی کرو۔" جس حقیقی جو شخص جماعت سے الگ ہو وہ جنس کی جماعت سے الگ ہو دوزخ کی آگ میں ڈال دیا گیا" (۵)

ان احادیث اور کئی روایات سے معلوم ہوا کہ جتنی فرقہ و حق ہے جو بڑی جماعت اور سواۓ اعظم ہے اور رسول قبول صلی اللہ علیہ وسلم اور سواۓ ائمہ کرام کے طریقے اور سنت پر عمل کرتا ہے اس نے اس جتنی فرقہ کا نام ائمہ ستہ والجماعت (سنی) ہے اور حوامتقات اسے اس کُتُب میں بیان ہوئے اس جتنی فرقہ اہل ملت والجماعت کے ہیں۔ باقی ان فرقہ جہود و نصاریٰ و عیسائی کے ان کے اصحاب یہ دیکھو چیں و خرمیہ ۲۰، شیوخ ۳۰، سترک ۴۰، حرمیہ ۵۰، مذہب ۶۰، حرمیہ ۷۰، طبرستان ۸۰، حرمیہ ۹۰، حرمیہ ۱۰۰ اور سترک ۱۱۰ میں ہے کہ سات تین اور ان کی سات ٹائیکس کی طرح پر ہیں اور ان کے ہیں حرمیہ کے ہیں، شیعہ کے ہیں، حرمیہ کے ہیں، حرمیہ کے ہیں اور حرمیہ کا ایک ایک کئی بھڑکروہ یہ کردہ گماہت ناہین اور فقہانے سید کے اختلاف فرمائے سے کئی سال بعد بدو کے ہیں یہ بعض نے ان کے پڑا ہونے کا حال اس طرح لکھا ہے کہ اہل اسلام اور مسیحیوں سے سب سے اول جس نے مخالفت کی اور یا کر اور وہ وہ خورق (خوردنی) ہیں، یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں پیدا ہوئے اور ان کے پیروں کے ہیں، یہ خورق کے ہیں، یہ جماعت عرب کے وہ لوگ تھے جو پیسے حضرت علیؓ کے لئے ساتھ تھے پھر بحث کائنات اور مقابلے کے لئے آمادہ ہو گئے، یہ وہ حضرت علیؓ، عثمان، معاویہ اور حسین رضی اللہ عنہم سب کو برا مانتے اور کچھ ہیں، اور جن کا کلام کلام میں ہوا یہ لوگ ان سب کا کون آیت و احادیث کا معاد فی مقام ہیں جو اہل اسلام کے کئی وہ لوگ کی مخالفت میں وارد ہوئی ہیں، یہ لوگ آیات اور احادیث کے اپنے تصور پر غلبہ کرنا چاہتے ہیں، آخر اس کے نتائج کے لئے حضرت علیؓ میں جو بہت سوں کو کٹر کیا، اسی میں ایک اور جماعت تھی جو پھر حضرت علیؓ کے طرفداروں میں تھے اور حضرت علیؓ سے جن میں صحابہ کا اختلاف ہو تھا، وہ انتظامی امور میں ذرا بڑے بڑے جنگ جھگڑا کی تھی سب کا مخالف

(۱)۔ درود فقرہ فی (۲)۔ اور معراج اور

(۳)۔ توفیق کتاب فقہاء اہل بیت

(۴)۔ توفیق اہل بیت

(۵)۔ توفیق اہل بیت

مواضع مذہب پائیں گے یہ ظلال اس یکہ مفتی سرور کے کردہ جس کے حکام دوزخ کے مذہب سے نجات دیتے دھلتے ہیں اور ان کی فلاح و خلاصی کا سبب ہیں مفتی مہاراج کی وجہ سے ان کو مذہب نہ دھکاواں اس قدر ہے کہ اگر ان کو دوسرے سے بعضی نے بدے سوال کئے ہوں وہ وہ اہل توب اور شفاعت سے مدد نہ ملے ہوں تو گناہ کے اندازہ کے موافق دوزخ کے مذہب میں داخل ہوں گے جس اور دوزخ میں داخل ہوں وہ اس قدر کہ وہ اہل سنت و جماعت کے بعضی گنہگار افراد کے حق میں بھی جائز و ثابت ہے اور دوسرے گنہگاروں کے قریب افراد کے حق میں دوزخ کا سبب بنتا ہے اگرچہ ان کی گناہ آخریات یا کثرت میں جائیں گے مگر غفلت ہی الغلو میں سبب کا لفظ ای دھکا کا بیان ہے نیز اہل ان کے گناہ کا مذہب ہکا اور کم دھکا ہے جو کثرت عقائد کے مذہب سے اور وہ شفاعت و فیرو سے انتہا جائز ہے لیکن برے عقائد کے گناہ کے لئے کٹھن نکلتا ہے۔ (۱)

ذکر بلا تقریر سے واضح ہو گیا کہ وہی جماعت اور نامی فرقہ اہل سنت و جماعت ہی ہے لیکن عام کراہتہ جڑا ہے کہ سنی ایک شخص جو اہل مسلمان ہو اور اس نے درافتہ یوں اور مسیوں (اہل سنت و جماعت) کو دیکھ کر دہلی اپنے کو حق پر جانے میں اور کتاب و سنت سے دلیل نہ کرتے چاہا یہ ہے چارہ نہایت حقانیت ہے کہ حقیقت کسی طرح معلوم کرے کہ دونوں میں سے کون حق ہے اس کا جواب یہ ہے کہ وہ اگر گنہگار نہ ہو تو سب اہل سنت و جماعت کے حق ہونے کی گنجائش بہت واضح و دلیل ہیں جن کو ایک معمولی عقل کا امتحان بھی آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔

۱۔ فرقہ آن مجدد باری تعالیٰ کی نسبت عقلی ہے اور یہ اکثر مسیوں ہی کو حفظ (یاد) ہوتا ہے۔ شیخ (رافضی) ان نسبت سے عمام ہیں۔ وہ بزرگواروں میں سے کسی ایک آدھ کو یاد رکھتا ہوتا ہے خود کار ہے الشافعی کا لفظ مذہب (مذہب) دھرت ہونے کی مانند ہے۔

۲۔ جس قدر اولیاء و اولیاء کے ذکر میں اور جن میں سے بعضی کے رافضی بھی عقیدہ ہیں انھوں نے کھانا ذہب اختیار کیا۔

۳۔ اسلام کے مذہب و مذہبی جہد و دفاع میں ہیں۔ غیر دینی الاعلان میں ان کے ہیں اور رافضی ان سے بد مذہب ہیں۔

۴۔ کہہ کر دین انہیں سے بڑھ کر دین ان سب مسلمانوں کا نیز ایمان اور سب کا قبلہ ہیں یہ بڑھ کر دین اور وہاں سے دین پھیلا اور جہاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں (قرآن اللہ تعالیٰ شرفاً) ان بروز مقدس مقامات کے مسلمان بھی تھے ہیں۔

۵۔ صحاح ستہ اور جہد سب سے کثرت کے معنی میں دھرتی اور علمائے رافضی و اولیائے کالمین سب ذہب اہل سنت و جماعت ہی دیکھتے تھے اور کہہ کر دین (بے شمار) دیکھ لوگ اس مذہب پر ہوتے ہیں۔ اس طرح دوسرے فرقوں کے ذہب سے ملے ہیں۔ اور یہ ذہب اہل سنت و جماعت کا ہے جو اقارب و اقارب سے آج تک نقل ہوتا آیا ہے باقی سب فرقے بعد میں پیدا ہوئے ہیں۔

(تذکرہ): آج کل ہندوستان میں ایک فرقہ قادیانی بہت گمراہی پھیلا رہا ہے اور خود کو مسلمان کہہ کر مسلمانوں کو گمراہ دیتا اور طرح طرح کے لالچ و دھوکہ کرتا ہے یہ گمراہی راج کی پیداوار اور وہ انگریزوں کا خود کشہ نہ دے حکومت کے کچھ ی مہدوں میں اس کے بہت سے افراد کا مذہب ہے اس لئے اقتصادی و فلاحی لالچ دے کر گمراہ دین دے مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں یہ لوگ کافر کفر مرتد ہیں اس فرقے کا بانی علامہ احمد قادیانی ہے جس نے اپنے لئے نبوت کا دھوکا دیا اور نبیائے کرام علیہم السلامی مشن میں نہایت بے باکی سے مداخلت کی ہیں اس کے یہ وہ قادیانی یا احمدی کہلاتے ہیں جو شخص مسلمان دھماں جو مذہب اور کذاب ہے اس کے سب سے بڑا کافر و مرتد ہیں۔ ان کے عقائد بالکل گمراہ ہیں یہ جدا ایک اللہ و محمد و حق کے جتنے ہیں: یوحنا بلکہ نقل کھنڈ کھنڈ نہ ملتا۔

اعمال دافع شر شیطان رجیم

جو شخص شیطان کے شر سے بچنا چاہے اس کا دین سلامت رہتا ہے اور وہ خاص مومن ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس سے راضی ہو جاتا ہے۔ شیطان کے شر سے بچنے کے لئے (اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ) ستر چیزیں پرنی کرے چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک روز اللہ جل جلالہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر سلام کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بائیں جواب نہیں دیا اور فرمایا تو کیوں آیا اور تیرا کیا مطلب ہے؟ اس شخص نے جواب دیا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کا حکم آیا ہے کہ تو میرے حبيب صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا اور اس کو بھیجی جائیسی سنا کرتا تو اس میں کچھ بھی جھوٹ ملائے گا تو میں تجھ کو مار کر دے دوں گی آگ میں جلا دوں گا۔ آپ جو کچھ اور ہدایت فرمائیں میں کیا کروں آپ کے سامنے بیان کروں گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ کوئی شخص ہے کہ اگر میری امت اس پر عمل کرے تو میرے شر سے محفوظ رہے۔ اس شخص نے جواب دیا کہ ہو کوئی ان ستر چیزوں میں سے کسی ایک کو نہ کرے اللہ تعالیٰ اس کو میرے شر سے محفوظ رکھے گا۔ ان چیزوں میں سے ۱۔ نماز مستحب وقت میں پڑھے۔ ۲۔ نماز جماعت کے ساتھ ادا کرے۔ ۳۔ تہجد کی نماز پڑھے۔ ۴۔ مستغفر پڑھے۔ ۵۔ قصہ صاحب کا کہ وقت نماز ۲۰ دھند پڑھے۔ ۶۔ کسی رات میں نکل پڑھے اور ناشائستہ عمری پڑھے اور نمازوں کے بعد تہجد پڑھے اور صلوات الشیخ کی چار سو تہنیتیں پڑھے جن کی بہت فضیلت آتی ہے۔ ۷۔ روزہ پڑھے۔ ۸۔ ہر روز صبحے یا ہر پچھنے صبحے ہی پڑھے (طریق کتاب اصولہ میں ملاحظہ ہو) ۹۔ قرآن مجید کی احادیث خوبہ کے مطابق سنا کرے۔ ۱۰۔ غسل کی نیت سے ہم جا مل کرے۔ ۱۱۔ روزہ رکھ کرے۔ ۱۲۔ اس سے زیادہ دھند لاولیٰ پڑھے۔ ۱۳۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر روز بوسہ کرے اور دیکھے۔ ۱۴۔ ذکر اربعی بیڑ اور ہر وقت کرے اور قرآن مجید اور سورہ شریف کے بعد ہر صلیہ کا ذکر افضل اللہ کرے۔ ۱۵۔ ہر وقت با وضو ہے اور یہ مومن کا چھوڑنا ہے ورنہ حد مذکور آج کیا کرے اور ہر نماز کے لئے بارہ وضو کرے۔ ۱۶۔ علم کے سوائے عمل کرے۔ ۱۷۔ مال و علم میں شادمانی کرے بلکہ ہرگز نہ کرے۔ ۱۸۔ صاحب نصاب ۲۰ تو ذکر کرے۔ ۱۹۔ صوبہ مقدور فعلی صدقہ و خیرات کرے۔ ۲۰۔ ہر ماہ کے ایام میں (۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰) روزہ پڑھے۔ ۲۱۔ روزہ کے روزے رکھے۔ ۲۲۔ روزہ رکھ کرے۔ ۲۳۔ ہر وقت موت اور قبور اور قیامت کی فکر کرے۔ ۲۴۔ خوف خدا بہت رکھے۔ ۲۵۔ ہر وقت کی بے غرضی کرے۔ ۲۶۔ مصحف (قرآن مجید) کو بوسہ دے اور تھن لگائے۔ ۲۷۔ قبیلہ کی طرف چل کرے اور نہ قبیلہ کی طرف نہ کرے۔ ۲۸۔ زبان کو کھلی رکھتا اور یہی باتوں سے محفوظ رکھے زیادہ باتیں کرے اور دیکھو کہ ان امور مومن کی بہت کم کرنی چاہئے ہے۔ ۲۹۔ حرام مالیٰ بیچ کرے اور ہرگز ایسے مال کو تھن لگائے۔ ۳۰۔ قناعت اختیار کرے۔ ۳۱۔ جس کو ترک کرے۔ ۳۲۔ معصیت پر ہر کرے اور اللہ تعالیٰ کا شکوہ نہ کرے۔ ۳۳۔ دفعائے سلامیہ اور اذیہ نہ کرے۔ ۳۴۔ شہدائے حق سے راضی ہو جائے۔ ۳۵۔ ہر وقت اللہ تعالیٰ کا شکر واجب جائے۔ ۳۶۔ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی حاجت مانگے۔ ۳۷۔ کبھی دیکھو اللہ تعالیٰ نہ کرے۔ ۳۸۔ اپنے گناہوں کو دھڑکے۔ ۳۹۔ پاک رکھے۔ ۴۰۔ حیا کو ایمان کی نشانی جانے اور حیا اختیار کرے۔ ۴۱۔ ہر کام میں اللہ تعالیٰ سے مدد مانگے۔ ۴۲۔ ہر قسم کے شر و فساد سے انکسار کرے۔ ۴۳۔ ہر کام کی محبت سے پرہیز کرے۔ ۴۴۔ ہر کام کی محبت سے دور رہے۔ ۴۵۔ لوگوں کی محبت اختیار کرے۔ ۴۶۔ ہر باپ کا حق ادا کرے اور اس کو بھیج کر پیش جائے۔ ۴۷۔ رشتہ داروں اور دوستوں

کے ساتھ صلہ رکھے۔ صلہ کے سنی طالب اور دوستی کے ہیں نہ کہ باہم رشتہ داروں میں ہوتی ہے صلہ رکھی واجب ہے اور قطع ممنوع ہے اور اہل دارعہم و حرم کے ہوتے ہیں ایک وہ کہ اگر ان میں ایک کو مرد فرض کیا جائے اور دوسرے کو عورت تو نکاح جائز نہ ہو جیسے کہ بھائی بہن اور چھوٹی بہن یا وغیرہ ان کو حرم (محرمات) کہتے ہیں اور دوسرے وہ کہ اس طرح کہنے سے باہم ان میں نکاح جائز ہو جیسے بچہ زاد بہن بھائی اور ماں زاد بہن بھائی وغیرہ ان کو غیر محرم کہتے ہیں جس صلہ رکھی محرم کی واجب اور غیر محرم کی سنت ہے اور صلہ رکھی ہے کہ کہ عیس میں ملاقات و میل جری اور اسلام علیکم اور شادی جی کے وقت میں حاضر ہونا اور چہرہ پر حق کرنا نہ کرنا تکلیف دہندہ جی کے وقت میں فرض و بجا وغیرہ۔

۳۰۔ بدخونی سے بچے اور خوش فہمی کو دین بھیجے، ۳۱۔ بھائیوں اور بھینوں سے صلہ رکھے، ۳۲۔ اولاد کو انصاف کے ساتھ خرچ دے، ۳۳۔ ایک سے زیادہ بیویوں والا ان میں عدل و مساوات رکھے، ۳۴۔ چھوٹوں پر مہربانی کرے، ۳۵۔ بڑھوں اور بزرگوں کی عزت کرے، ۳۶۔ مومن کو قطع نہ بھیجے اور ان کی مخالفت نہ دینی کرے، ۳۷۔ تکبر ترک کرے، ۳۸۔ جو شخص اختیار کرے، ۳۹۔ اپنے نفس کو بدترین خلاقی قصور کرے، ۴۰۔ بیگانہ کی عزت کرے، ۴۱۔ قیموں پر شفقت کرے، ۴۲۔ دل کی نری کے ساتھ مر بستر کی عیادت کرے، ۴۳۔ مومنوں کے کاموں میں مدد کرے، ۴۴۔ کسی کے عیب ظاہر نہ کرے بلکہ اس کی پردہ پوشی کرے تاکہ اللہ تعالیٰ اس کا پردہ پوشی کرے، ۴۵۔ غصہ ترک کرے اور جب غصہ آئے اس کے دور کرنے میں ہاری کوشش کرے، ۴۶۔ چھوٹے بچوں کو سزا دے، ۴۷۔ زیارت فرار کے لئے جایا کرے، ۴۸۔ کسی کے غم پر خواہ مخواہ نہ کہیں نہ ہو مگر خوشی نہ کرے، ۴۹۔ ازواج کو خوش و عاشق رکھے، ۵۰۔ جو کہ کو پیٹ بھر کر کھاتا کھائے، ۵۱۔ غلام کے قصوروں پر آگاہ اس کو برکات دے، ۵۲۔ غلاموں کو رات کے وقت کا ہنہ دے اور ان کے ساتھ شفقت کا برتاؤ کرے، ۵۳۔ اور اسے بے قوتہ ہونے والی کو غالب نہ جانے دے، ۵۴۔ نکلے کو کھانا پہنائے، ۵۵۔ مخلوق کے ساتھ نیکی کرے یا نہ کرے، ۵۶۔ مومن کو بدام نہ کرے بلکہ اس کے ہر عیب کو چھپائے، ۵۷۔ کھانا اکیلا ہرگز نہ کھائے اور دین کو بھی کھائے، ۵۸۔ ابن اعمال صالح کو حاضریت سے غفلت رہنے والی کے لئے کرے، ۵۹۔ ان سب کاموں پر اللہ تعالیٰ سے مدد مانگے، ۶۰۔ تمام امور جی پر عمل کرنے میں اپنی تمام تر توجہ خرچ کرے۔ پس جو کوئی ان احکام جزویں پر عمل کرے گا اور اللہ و رسول کو مانے گا اس پر شیطان غالب نہیں ہوگا اور اسی کو راستے سے گمراہ نہیں کر سکے گا۔

احکام شریعت کا بیان

فرض : اسی عمل کو کہ جس سے انسان کو اپنے حق و واجب اور غرض و حاجت سمجھ میں آئے۔ یہ فرض ہے کہ جس سے انسان کو اپنے حق و واجب اور غرض و حاجت سمجھ میں آئے۔ یہ فرض ہے کہ جس سے انسان کو اپنے حق و واجب اور غرض و حاجت سمجھ میں آئے۔

واجب : دو قسم ہے جو بالکل علی سے ثابت ہو یعنی اس کو دلیل سے جس میں اور اعتدیل احتمال بھی ہو جیسے ذرا سختی بہت و حدیث احادیث و مجتہد کے تراس سے ثابت ہو۔ اس کا انکار کرنے والا کافر نہیں ہوتا بلکہ فاسق ہے اور اس کا بلا مذکر ترک کرنے والا بھی ناجائز اور سخت مذہب کا سختی ہے لیکن فرض سے کم۔ لیکن فرض اور واجب میں فرق فقہاء متفقہ کیا وہ اس سے ہے کہ فرض کا ممکن کافر ہے اور واجب کا ممکن کافر نہیں بلکہ فاسق ہے لیکن میں بھی صیاد و ضروری ہے۔ وہی ایسی بھی ضروری ہے اسی لئے ان کو فرض واجب اعتقاد کی بھی کہتے ہیں اور اس کی طاہرہ فرض واجب کی ایک قسم علی ہے جن میں جو بالکل قطعی ہو لیکن نہ ہو جس سے کفر لازم آئے مگر مجتہد کی تفسیر میں شرعی دلائل کی رو سے جہت یقین ہے کہ اس کے لئے بغیر آدمی بری الذمہ نہ ہو گا اس کا ہے جب کچھ فرض و تراعی ہے۔ ابھی دلائل میں نظر رکھئے والا اور مجتہد دلائل شریعت میں اس کا انکار کر سکتا ہے لیکن حقلہ کا بلا ضرورت شرعی اسے امام کے خلاف کرنا جائز نہیں جیسے عقیدے کے نزدیک چوقائی مرکاۃ فرض ہے اور ترقیہ کے نزدیک ایک ایک ہاں کا اور مالک کے نزدیک پورے مرکاۃ خیر و غرض میں ہم اٹھ اور جہت ضعیف کے نزدیک سخت ہے اور عقیدے و تامل کے نزدیک فرض ہے۔ ان کے علاوہ فرض علی کی بہت سی مثالیں ہیں اور اس میں طریقت واجب کی مثالیں بھی سب فقہ میں درج ہیں اور ملاحظہ کریں۔

سنت مؤکدہ: روایات سے جسے نبی ﷺ یا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عمل یا اسباب ظہور کیا ہو اور کسی بھی شخص کی ضرورت سے ترک بھی کیا ہو اسے قابل سے کہ بہت زیادہ واجب نہ ہو بلکہ ہرگز نہ ہو۔ ہر شخص کی قسم کی ضرورت نہ ہو اور جو اس کے کرنے کی تاکید فرمانی ہے وہ اگر ترک کر دے تو اس کا ترک نہ تھا اور نہ اس کی نمانت لکھ لاد موجب عقاب سے مگر اس پر کم عقاب ہوگا مثلاً اس شخصیت سے جو اطلاع صحیح کی وجہ سے حاصل ہوئی ہے مگر وہ اسے کھانا بھیج دیتا ہے تو مصلحتاً نہ نہیں ممکن سختی عقاب سے۔

[illegible]

مباح: وہ جسم یا چیز جس کے کرنے میں نواہ نہیں اور نہ کرنے میں عذاب نہ ہو۔

مکڑہ: وہ حکم ہے کہ جس میں ممانعت اور امداد ہے لیکن جو ازگی، ایسا بھی ہائی جاتی ہے۔ ان کی دو قسمیں ہیں

کو نماز کے اتمام پر فرض ہیں، چاروں سوئے ہیں، نہیں ختم ہیں، تمنا کمال میں ہیں، نماز جائز ہونے کی متعدد قرآن کا پاد کرنا۔ نص قرآن وحدیث وقیاس اور اجماع پر عمل کرنا۔

اگر جب قرآن مجید میرے پڑھتا ہو تو قرآن کا سنتا بعض کے نزدیک نماز کے علاوہ بھی قرآن شریف جب میرا (لہذا نماز) سے رہا جائے تو اس کا سنتا فرض ہے۔ فرض نمازوں، نماز جنازہ و عید، عبادت اور صلیں مصحف کے لئے وضو کرنا۔ اپنی سوانح پر عمل کرنا، یعنی عمارت، قراءہ، بلاغ، منزل اور انزال، جبکہ کسی شہادت سے پہلے خواب میں اسقام ہونا جبکہ کسی یا مذی ظاہر ہو۔ پاکی، جنس و طہاس جنسی ماضی کھانا یا جس کا مخرج نہاست (پیشاب، اچانک کا مخرج، کلام سے زیادہ طوطا ہو جائے اس کو استخار کرنا۔ جس کو نہ کا خوف ہو اس کو شادی کرنا، نکاح کے بعد ایک مرتبہ دلی اور محبت کو خاندان کا حکم ماننا، خاندان کے مال میں خیانت اور نقصان نہ کرنا، اگر کسی شخص کو شہر چھوڑ دیا تو وہ آگ میں جلتے والا ہو، یاد دہانے والا ہو یا کسی اور ایسی معصیت میں مبتلا ہو مثلاً دیوار کے نیچے خواب کر یا کوئی شخص میں مکر کر ملک اور یا ہوتو جو شخص اس کے چھڑانے اور چھانے پر قادر ہو یا دوسرے لوگوں کو خبر دینے پر قادر ہو تو اس پر پھانسی یا اطلاع دینا فرض ہے، اگر اس فرض کے لئے نماز تو نہ بھی جائز ہے چاہے اس نماز کا وقت بھی تھا کیوں نہ ہو جائے۔ خاندان کا اپنی بیوی کو حرام نہانے اور پہلے اور دیگر مواقع منوط ہو مثلاً دوسری کی شادی فی میں یا بیچانے پر رضوں کی عبادت کو یا غیر مردوں کی مجلس میں جانے سے روکنا اور محبت کے لئے ان مواقع میں نہ جانا۔ اگر محبت کے مال باپ یا بھائی یا انھیں اس کی خدمت کی ضرورت ہے تو محبت کو اس باپ کی محبت یا خدمت کے لئے جانا خود اس کا خاندان یا اہل عبادت نہ دے تب بھی جانے۔ محبت اس قسم کی نافرمانی سے کچھ نہ ہوگی۔ اگر گھر میں خاندان یا کوئی اور علم سکھانے والا نہ ہو تو محبت حاصل کرنے کے لئے جانے اور چرانے کپڑے پہن کر بوجھ محبت کی شکل بنا کر جائے۔ بادشاہوں کے لئے محل کرنا اور دغا اور عاجزوں، مسکینوں اور ناداروں کو خرچہ کو (غلق بھریا۔ جب اللہ تعالیٰ کا نام سے تو جیل جلالہ کہے، عرب میں ایک مرتبہ درویش شریف پڑھتا۔ اگر کوئی خدا اور رسول کی شان میں کسی قسم کی گستاخی کرے تو قدرت ہوتے ہوئے اس کو روکنا، اگر ہاتھ سے قدرت ہو تو ہاتھ سے روکے اور نہ ہاں سے روکے اگر اس کی بھی قدرت نہ ہو تو دل سے براہانے اور یہ ایمان کا دلی درود ہے۔ رنل و دہم و فہ و پرخون یا پچہ و غیرہ کی بندش کے لئے پنی یا نہ ہوتا۔ یا پیشاب کا (مشترک بعد) جس نظر سے ایسی دہمیرہ کے بندے کرنے کے لئے روٹی اور کھانا یا جس شیلے سے چاچا کی بدش ہو مثلاً اگر بیٹہ کر نماز پڑھنے سے خون دم، مذی و غیرہ جاری نہیں ہوتی اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے جاری ہو جاتی ہے تو نماز کا پچھلہ پڑھنا۔ بقدر ضرورت بلکہ کھانا پڑھنا وغیرہ۔

فرض نکاح یہ ہیں: اسلام کا جواب دینا (اگر کوئی کسی، کچھ آدمی کو اسلام کہے یا مجلس میں کسی کا نام لے کر اسلام کہے تو اسلام کا جواب دینا اس شخص پر فرض نکاح ہے، اسلام کا بچاؤ ہونے والے کو اسلام کا جواب دینا اور یوں کہتے غلبہ فہ غلبہ المسلمان اور (ا) چھینک والے کا (ب) خضہ اللہ سن کر جواب میں ہو صلوات اللہ علیہ عبادت (یا دوسری) جبکہ فرض شدہ ہو، نہ مستحب ہے۔ مسلمان کی میت کا غسل و دفن و نماز جنازہ و دفن وغیرہ۔ ہر ایک شہر میں ایام جمعہ، جمعہ میں ایک مجلس، ایک مفتی ایک اور امیر اور ایک خلیفہ کا موجود ہونا (ایمان کا کلمہ مقام ہو اور غیر مسلم حکومت میں مسلمانوں کی مصالحتی سے کسی کو کاغذ بنایا جائے۔ مؤلف، مہندہ ضرورت علم فقہ کا پڑھنا فرض میں ہے۔ اس نے زیادہ یعنی مکمل علوم فقہ کا پڑھنا اور علم اصول اور فقہ قرآن مجید فقہ کا فرض نکاح ہے۔ امر بالمعروف یعنی نماز، روزہ وغیرہ کی مجلس کا حکم کرنا اور نہی منکر یعنی شرک، بدعت، زنا اور شراب خوردگی وغیرہ بجانجس سے روکنا، ہادشہ کے لئے ہاتھ سے اور عالم کے لئے زبان سے روکنا اور جوام کے لئے جبکہ کسی فقہ کا ذریعہ نجات کو دل سے بوجھنا فرض نکاح ہے اور اگر کسی کو کوئی امید نہ ہو تو فرض نہیں ہے۔ اولاد کی تعلیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

کتاب الطب

طبابت کا بیان

تہذیب

جاننا چاہئے کہ تمام کتب قدیم میں عبادات کو عبادات و مناجات (دعاؤں اور تہجدات) وغیرہ پر مقدم لیا گیا ہے، تاکہ یہ دوسرے سارے شعبے پر اثر نہ کر دے۔ پھر ذکر ربانی و سروری عبادات پر مقدم کی گئی تاکہ ایمان کے بعد یہ سب سے اہم عبادت پر اور بھی توجہ دے دی جائے۔ طبابت کا بیان بھی عبادات پر مقدم کیا گیا ہے تاکہ یہ بتا دے کہ عبادات ہی سے ہی انسان کی طبیعت درست ہوتی ہے اور اگر طبیعت درست نہ ہو تو عبادات سے فائدہ نہیں ملتا۔ (۱) اور اگر عبادات کا بیان نہ کیا جاتا تو اس چیز پر مقدم ہوتی ہے۔ اس لیے اس کو بیان میں بھی مقدم مقام دیا ہے (۲) اور اگر عبادات کا بیان نہ کیا جاتا تو اس کے بعد ہی طبیعت کا بیان کیا جاتا ہے۔ (۳)

طبابت کے معنی: کائنات میں عبادات کے معنی مطلق طور پر مقالہ یا بحث کی گئی ہے جس اور طرف اس کے عمل و تدبیر سے طبابت کا تعلق ہے۔ (۴) اس میں عبادات سے مراد وہ عبادات ہیں جو انسان کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ (۵)

طبابت کا مقصد: طبابت کا مقصد یہ ہے کہ انسان کی طبیعت کو درست کر دے اور اس کے بعد ہی عبادات کا بیان کیا جائے۔ (۶) اور اگر عبادات کا بیان نہ کیا جاتا تو اس کے بعد ہی طبیعت کا بیان کیا جاتا ہے۔ (۷)

طبابت کا سبب: طبابت کا سبب وہ ہے جو انسان کی طبیعت کو درست کر دے اور اس کے بعد ہی عبادات کا بیان کیا جائے۔ (۸) اور اگر عبادات کا بیان نہ کیا جاتا تو اس کے بعد ہی طبیعت کا بیان کیا جاتا ہے۔ (۹) اور اگر عبادات کا بیان نہ کیا جاتا تو اس کے بعد ہی طبیعت کا بیان کیا جاتا ہے۔ (۱۰)

طہارت کا کرک: نجاست مٹی و نجاست قطعی کو دور کرنے والی چیز کا استعمال کرنا۔ (۱)

طہارت واجب ہونے کی شرطیں: طہارت واجب ہونے کی شرطیں نو ہیں: ۱۔ اسلام، ۲۔ عقل، ۳۔ بلوغ،

۴۔ حدت یا جامع قہودہ حدت امغرہ یا کبر، ۵۔ پاک کرنے والی چیز یعنی ضرورت کے مطابق پاک اور فاعل پانی دیا پاک مٹی کا ہونا،

۶۔ پانی پھٹی کے استعمال پر قدرت ہونا، ۷۔ عورت کا حیض کی حالت میں نہ ہونا، ۸۔ عورت کا نفاس کی حالت میں نہ ہونا، ۹۔ نماز کے

وقت کا کچھ ہونا۔ (۲)

طہارت کے صحیح ہونے کی شرطیں: نجاست کے صحیح ہونے کی شرطیں چار ہیں: ۱۔ پاک اور مائع پانی کا تمام اعضا پر پڑنا،

۲۔ عورت کا حیض کی حالت میں نہ ہونا، ۳۔ عورت کا نفاس کی حالت میں نہ ہونا، ۴۔ غیر معذور کو طہارت حاصل کرنے کی حالت میں

طہارت کرنے والی کسی چیز کا ذوق نہ ہونا اور اس چیز کا بدن سے دور ہونا جو طہارت کی مانع ہے مثلاً آنکھ کا کچھ (چچہ) یا سہم وغیرہ اور بدن

پر چپکا ہوا ہونا یا کا دور ہونا۔ (۳)

طہارت کی اقسام: نماز سے قطع رکھنے والی طہارت کی دو قسمیں ہیں ایک حدیث سے طہارت، ۲۔ اس کو طہارت مٹی بھی کہتے

ہیں اور دوسری حدت سے طہارت اس کو طہارت قطعی بھی کہتے ہیں حدت سے طہارت یعنی مٹی طہارت نہیں قسم کی برقی ہے یعنی وضو، غسل

اور تحم۔ اور حدت سے طہارت یعنی قطعی طہارت نجاست سے پاکیزگی حاصل کرنا ہے۔ (۴) (ان دونوں قسم کی طہارت کی تفصیل مع اقسام

مٹی اور نجاست بیان کی جاتی ہے) (مؤلف)

حدت سے طہارت حاصل کرنا

نماز کی شرطوں میں سے ایک شرط بدن کی طہارت یعنی اس کا پاک ہونا ہے اور اس کی دو قسمیں ہیں اول بدن کا حدت (نجاست

مٹی) سے پاک ہونا اور دوم نہایت (نجاست قطعی) سے پاک ہونا (۵) حدت ایک شرعی وصف ہے جو اعضائے جسم میں اثر کر رہا ہے اور

طہارت کو اڑا کر ہٹا ہے (۶) ایسی حدت بختم شرع ایک مانع ہے جو اعضائے جسم کے ساتھ اس وقت تک قائم رہتا ہے جب تک حدت کو دور

کرنے والا چیز استعمال نہ کی جائے اور وہ (حدت کو دور کرنے والی چیز) یا مٹی ہے یا پانی یا شرعی ہے یعنی مٹی (۷) (یعنی اگر پانی پر قابو نہ

ہو تو شرعاً پاک مٹی سے تحم کر کے حدت سے پاک ہو جاتا ہے۔ مؤلف) اور شرعاً حدت یعنی نجاست قطعی سے مٹا دینا نجاست ہے (۹)

میں حدت یعنی مٹی نجاست سے مراد یہ ہے کہ اگرچہ ظاہر میں جسم پر کوئی نجاست گل ہوئی نہ ہو لیکن بجز مٹی شرعی قسم کے مطابق جسم، پاک

ہو جائے مگر کوئی شخص جانتا ہے کہ اس کا پاک ہونا اس لئے اسے اپنے جسم کی ظاہری نجاست (حدت) کو دور کر دیا ہے جب تک باقاعدہ غسل نہ کرے اور

اس کا جسم مکمل پاک ہے اور اس شخص کے لئے نماز ادا کرنا اور سہمی، داخل ہونا وغیرہ جائز نہیں یا کوئی شخص جانتا ہے کہ اس کے جسم پر نجاست

اس نے پیشاب یا یا ناس کے بعد دستکاف کر لیا لیکن وضو نہیں کیا تو یہ شخص مکمل پاک ہے اور اسے نماز پڑھنا یا قرآن مجید پڑھنا وغیرہ جائز نہیں

ہے ایسی نجاست کو نجاست مٹی کہتے ہیں، یعنی دو نجاست جو یکے میں نہ آسکے بلکہ شریعت کے حکم سے ہٹ جاتی ہے۔ ایسی نجاست سے

بدن کا پاک ہونا طہارت حکم کہلاتا ہے اور ظاہری یعنی نظر آنے والی نجاست اور نجاست سے بدن کا پاک ہونا طہارت قطعی کہلاتا ہے طہارت مٹی

(۱) جامع ترمذی (۲) عجز و رش و نحوہ (۳) عجز و رش و نحوہ (۴) عجز و رش و نحوہ (۵) عجز و رش و نحوہ (۶) عجز و رش و نحوہ (۷) عجز و رش و نحوہ (۸) عجز و رش و نحوہ (۹) عجز و رش و نحوہ

(۱۰) عجز و رش و نحوہ (۱۱) عجز و رش و نحوہ (۱۲) عجز و رش و نحوہ (۱۳) عجز و رش و نحوہ (۱۴) عجز و رش و نحوہ (۱۵) عجز و رش و نحوہ

دھماکت طعنی سے بیان کا پاک ہوا نماز کے لئے شرع ہے اور کے بغیر غرض درست نہیں ہوتی (۱) طہارت صحیحہ یعنی حدت سے طہارت کے بیان کو طہارت طہیقہ یعنی حدت سے طہارت کے بیان پر مقدم کیا جاتا ہے نیز نکلان کا وقوع بکثرت ہے اور یہ سب سے ہم ارا سب سے زیادہ تاکید کی شرع ہے (۲) اور یہ عقد نجاست ہے نہ تکلیف اصل قبل بھی معذرت نہیں ہے بخلاف نجاست طہیقہ کے کہ اس کا تحصیل معاف ہے۔ (۳) حدت یعنی نجاست تکلیف اور جسم کی ہے اور فصل فرض ہوتا ہے اور کو حدت اکبر کہتے ہیں دوم حدت صغیر ہوتا ہے اور اس کو حدت اصغر کہتے ہیں، ان دونوں نجاستوں سے بدن کا پاک ہونا طہارت تکلیف کہلاتا ہے۔

فصل کو طہارت کہہ رکھی کہتے ہیں اس کے واجب ہونے کی شرط حدت اکبر ہے اور وضو و طہارت منہ کی کہتے ہیں اس کے واجب ہونا شرط حدت اصغر ہے۔ (۴) اور فصل کے بیان کو فصل کے بیان پر مقدم کیا جاتا ہے کیونکہ یہ فصل کا زیادہ بھی ہے اور اس کی کثرت ضرورت نہیں آتی ہے۔ (۵)

وضو کا بیان

اس زبان میں وضو سے تعادل نکلتی ہیں اور کلمہ طبعی اور اس کے ارکان (فرغ و تھن) کو اس میں وسعت و قیاس و اب تکروہات اور وضو کو قرآن نے الٰہی چوکر دیکھ کر وضو کے ساتھ تہذیب اور بیان کی چاہی ہیں۔ (مواہب)

نقد کل وضو

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز بتاؤں جس کے سبب اللہ تعالیٰ غصہ نہیں کرے اور جہنم کے دروازے بند نہ کرے اور اس نے عرض کیا ہاں رسول اللہ! آپ نے فرمایا وقت وضو کرنا تا جوار ہونے (مختلفا دی اسرائیل میں) اسی وقت کامل وضو کرنا اور مسجدوں کی طرف کی قوموں کی کثرت اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتقاد کرنا اور اس کا ثواب ایسا ہے جیسا کہ زمین کے خشوں سے جلاداسام کی سرحد کی گہرائی کے لئے زمین پر پھینچے ثواب ہے۔ (۱)

۲۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص وضو کرے اور اچھی طرح (یعنی سن و آداب کے ساتھ) وضو کرے تو اس کے پانچ (۳) صفحہ و تکرار ہو گئے جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے: خون جگر سے بھی نکل جاتے ہیں۔ (۲)

۳۔ حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کبھی تم کو سنو کہ وضو کرنا ہے اس اور کے لئے کھڑے ہو جاؤ تو اس کے اندر سے گناہ نکل جائے۔ قرآن اور حدیث پاک میں پالی دیکھ کر اس کو صاف کرتا ہے تو پانی کی آگ سے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے ہاتھوں کے انگلیوں سے بھی نکل جاتے ہیں اور جب اسے اپنے سر کا کرتا ہے تو اس کے سر سے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے دونوں کانوں سے بھی نکل جاتے ہیں اور جب اپنے دونوں پاؤں دھوئے ہے تو اس کے دونوں پاؤں سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے دونوں پاؤں کے انگوٹھوں سے بھی نکل جاتے ہیں۔ مگر اس کا سب سے بڑا گناہ وہ ہے جو اس کے ہاتھوں سے نکلے (۳)۔ (۳) اسی قصود کی ایک اور حدیث ابوہریرہ سے مسلم پر ثبت نہیں ہوئی ہے۔

۴۔ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "مرا وضو کی وجہ سے قیامت کے روز میری امت کو ملے گا" الصلحہ کلون۔" (۴) چنانچہ ان اور علیہ رضاعا لے کر کہا، اچانک کا پیرا تم میں سے جو شخص چاہے کہ کبھی بیٹھنے کی روشنی کو چھو کر اس کو چاہئے کرنا کرے۔ (۴) لیکن اس کے بعد قیامت کے روز اسی وضو کی وجہ سے وہ بھی ان لوگوں کی حد سے بچے گا کہ وہ کرنا کی روشنی کو چھو کرے۔

۵۔ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہاں تک ممکن ہے وضو کرنا چاہئے کہ وہ اس کی تکمیل کو چھو کرے۔ (۵)

ہیں اور جو کہ اندر کی صفائی ہو جاتی ہے اس کے بعد ناک کی آلودگی کو پاک کرنے کا حکم دیا گیا۔ ناک کی دھوئی کے دوا کر کے جو رنگ ہو کر ناک میں جم جاتے ہیں اور ناک صاف نہ کرنے کی وجہ سے ناک میں پیدا ہونے والے جراثیم جس سے ذرے دیکھنے والے ہچکچاہٹ پیدا کرتے ہیں اور مختلف بیماریوں کا سبب بنتے ہیں اس لئے ناک صاف کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور ناک کی صفائی پھر سے کی صفائی میں مٹائی ہے۔ پھر اس میں چھ دھوئے کا حکم ہے کیونکہ انسان کا چہرہ بیض نکلا ہوا ہے جس کی وجہ سے اسے اس پر گرد و غبار جم جاتا ہے چہرے سے ساتھ انھیں بھی دھل جاتی ہیں اور مکمل دھوئے کے باعث زہر جس سے تنوع رکھتی ہیں چہرہ دھونے کے دونوں ہاتھ انھیں سمیت دھونے کا حکم دیا گیا ہے کیونکہ کاردار کرتے وقت اکثر لوگ ہاتھ کپڑوں تک کھینچتے ہیں اور چونکہ کام کرنے والوں کا اکثر سر بھی نکلا ہوتا ہے جس پر بالعموم صرف غبار جاتا ہے اس لئے سر پر صرف سر کاٹنے کا حکم دیا گیا ہے تاکہ ہاتھ دھونے سے گرد و غبار دور ہو کر صاف ہو جائے اسی طرح کانوں اور گردن کے سر کاٹنے کا حکم ہے کیونکہ پاکی سے متعلق ہیں ان اعضا کے سر کاٹنے میں یہ بھی نکتہ ہے کہ دھونے میں حرق و شقیقت ہے اس لئے حرق کو دفع کر دیا گیا۔ بخور و دھواں پاؤں تلے سمیت دھونے کا حکم ہے کیونکہ چلنے پھرنے کی وجہ سے زمین سے قریب ہونے کے باعث پاؤں کا گرد و دھواں اور پسینہ آنے کی وجہ سے کھینچ دھونے کا زور دیا گیا تاکہ زہر سے اس لئے ان کو دھونے کا حکم دیا اور سب کے بعد میں دھونے کا حکم اس لئے دیا گیا کہ شرف اعضا کے بعد ان کو ہاتھ لگے۔ یہ دھو میں چند اعضا کو دھوئے اور ان کی ترتیب میں مصلحت کا بیان ہوا۔ (۱)

اظہار و شہو میں چند معمولی اعضا دھونے جاتے ہیں مگر درحقیقت اس سے انہی دھوئی اور نہ ہی اور ظاہری و باطنی پاک و صفائی حاصل ہوتی ہے کہ جس میں متعدد ذرات و خلائق میں نہیں آسکتی، اور باطنی پاک تو ہے کہ اس سے انسان کا سراسر پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ پہلے بیان ہوا اور دنیاوی و دنیوی صفائی تو ظاہری ہے اور اس ظاہری صفائی سے محنت و جدوجہد حاصل ہوتی ہے کیونکہ نماز کے پانچ اوقات ہیں ہر وقت کے دھو میں ہر عضو کو تھیں شہو ہوا دھونا چاہیے۔ اس لئے ہر عضو اور وقت میں چند مرتبہ دھونا چاہئے تاکہ اس سے اعضا پر مکمل دھوئی جائے۔ یہ ناک کو کئی اہمیت نہیں دے گا جس کا نتیجہ لازمی طور پر دھوئی کا حاصل ہونا ہے۔ (۲)

۱۲۔ وضو میں دھوئی ہاتھوں کو کھانی تک دھونے کی اور ناک میں پانی ڈالنے کو جبکہ یہ چیزیں فصل صاف ہیں وضو کے پہلے فرض یعنی نہ دھونے پر مقدم کرنے میں یہ نکتہ مفہوم ہوتی ہے کہ پانی کے اوصاف معلوم ہرچہ نہیں کیونکہ وضو کے لئے پاک پانی ہونا چاہئے ناپاک پانی سے وضو جائز نہیں ہے اور ناپاک پانی وہ ہے جس کے جنوں اوصاف یعنی رنگ و حودہ و بو میں سے کوئی واحد نہ ہو جس سے بدل جائے جس سے جب ہاتھ دھونے کے لئے چلو میں پانی لے گا تو آئندہ سے اپنی کار تک معلوم ہو جائے گا کہ بدلا ہے یا نہیں اور جب گھلے کے لئے نہ میں پانی ڈالے گا تو پانی کا حودہ معلوم ہو جائے گا کہ حلیز ہوا ہے یا نہیں اور جب ناک میں پانی ڈالے گا تو اس کی بو معلوم ہو جائے گی کہ خشک ہے یا بول گئی۔ کیونکہ ناک میں پانی ڈالنے پر اس کے شرف کی وجہ سے مقدم کیا گیا ہے۔ (۳)

وضو کے معنی: مٹا دینا (۱) یعنی (۲) اور (۳) کے معنی پاکیزگی حاصل کرنا ہے اور شرکاء اس کے معنی مخصوص اعضاء و اجزاء اور سر کاٹنا ہے۔ (۴) اس لئے دھونے اور سر کاٹنے کی تعریف ضروری ہے۔ (۵) میں دھونے کا مطلب وضو پانی کا پانی نہ ہونا (جہاں تا) ہے اس وضو کا مفہوم شہو نہیں ہے البتہ مذہب ہے۔ اور خدا میں لئے کوشت کہا ہے اور سر کی حد اعضاء کے فضل پر ہاتھ کا پھر (۶) امام جوینہ و امام محمد رحمہم اللہ کے نزدیک اعضاء کے فضل پر پانی بہانے کی حد اس کو توں کے مطابق یہ ہے کہ اس عضو سے کم از کم دو دفعہ سے اس وقت

(۱)۔ دیکھو اسلامی حل کی تحریر تھریفا (۲)۔ ایضاً (۳)۔ دیکھو تھریفا و تھریفا

(۴)۔ کیونکہ مذہب ہوا (۵)۔ بدائع (۶)۔ دیکھو

ہیچا نہ ملے جب میں فرض پڑا تو میں مستحب ہے جیسا کہ اپنے اپنے وقت پر مذکور ہے سوائے ان کھانوں (۱) اور ان کے اندر سے کھال
نکرتے آئے اور اگر کھال نظر آجائے تو وہ کھان نہیں ہے اور اگر کسی ڈالہ کی کے نیچے کی کھال تک پانی پہنچا تا فرض ہے (۱) یہ حکم ڈالہ کی کے ان
بالوں کا ہے جو غصویٰ کی جڑ سے اوپر ہوں کہ وہ میں ان کا دھوا فرض ہے اور جو بال تھوڑی سے نیچے لٹکے ہوئے ہوں ان کا دھوا پانی پر تک
نہ تا فرض نہیں ہے بلکہ سنت ہے (۲) پس اگر (۱) بھی ہے اس کھان ہونے کی طرف دیا نہ ہے جس قدر نیچے ہے۔ عہدہ طہارت کی سران
کا دھوا فرض ہے اور ان کی جڑوں کا دھوا فرض نہیں ہے اور ہوا اس وقت سے نیچے ہوں ان کا دھوا فرض نہیں ہے اور اگر کچھ میں سے لٹکے ہوں
اور کچھ میں جمود سے ہوں تو یہاں گھسے ہوں وہاں صرف بالوں کا کھار ہی ضرور دھوا اور جہاں جمود سے ہوں اور ان کے نیچے کی جلد کا دھوا
فرض ہے۔ (۳) اور وہاں (بھوؤں) موٹھوں اور پچر میں کا حکم بھی ڈالہ کی کی طرف سے کیا اگر کھان ہوں اور ان کے نیچے کی کھال نظر
نہ آتی ہو تو بالوں کا صرف کھار ہی ہے اور دھوا فرض ہے ان کو کہ باہر کے نیچے کی کھال تک پانی پہنچا تا فرض نہیں ہے اور اگر کھان نہیں جیسا
بلکہ بالوں کے نیچے کی کھال نظر آتی ہے تو اس کھال تک پانی پہنچا تا فرض ہے۔ (۴) اگر کسی کی سر میں پانی ہوں اور دھو کے وقت ان کے
بچے پانی نہ پہنچے تو دھو جائے اس پر ہوتی ہے، غسل کا حکم اس کے برخلاف ہے۔ (۵) لیکن اگر کسی کی سر میں پانی ہوں اور دھو کے وقت ان کے
سر کی کوڑا جانب لٹکی ہوں ان کا یہ حکم نہیں کیونکہ قادیانہ میں ہے کہ برہمنوں کی سر کی کوڑا جانب لٹکی ہوں ان کا غسل کرنا واجب
ہے کہ لٹکے کو دھو کر ہوتی ہے اور اس کے بعض میں پانی پہنچنے کی مانگ ہوتی ہے، خاص طور پر جبکہ وہ کھان ہوں اور ان میں غسل کرنا تمام
ہوتا تک پانی پہنچنے کی ضرورت ہے کہ لٹکے کو دھو کر ہوتا تک پانی پہنچنے کی مانگ ہوتی ہے۔ (۶) دھوا یعنی ڈالہ کی کے سرانی
(انہوں کی طرف) کے اطراف کی طرف سے چھوٹے ہیں جو کہ دونوں طرف ہوتی ہے جسے نکلتی کہتے ہیں اس کا دھوا فرض ہے خواہ وہ غصویٰ کی جڑ یا انگلی
ہو کیونکہ یہ بھی پیرے کی حد میں داخل ہے اور اسی پر ہوتی ہے اور یہی عام مذہب و مذہب ہے اور اسی پر اکثر مسائل ہیں۔ (۷) انہوں کے
اندروں میں سے تک پانی پہنچا تا فرض ہے نہ سنت کیونکہ اس میں شقت ہے اور یہ کھار ہی پیرے میں داخل نہیں ہے اور اس سے آگے کو ضرور دھوا
ہے۔ (۸) پیرے دھوئے وقت بالوں کی جڑوں اور انہوں کے کناروں میں پانی پہنچانے کے لئے آنکھوں کے کھارے اور بند کرنے میں تکلف
نہ کرے۔ (۹) یعنی جس سے کہ آگے (کے اندرونی حصے) کو پانی سے نہ دھوا جائے اور دونوں آنکھیں بند کر کے دھوئے میں کوئی مٹھا نہیں
ہے۔ (۱۰) اور فقیر محمد بن ابی ہریرہ سے مروی ہے کہ پیرے دھوئے وقت آنکھوں کو زور سے بند کرنا جائز نہیں ہے۔ (۱۱) یعنی ایسا کرنے سے اگر
آگے کا کچھ کھار ہی ضرور دھوئے نہ گیا تو اس کا وضو صحیح نہ ہوگا۔ (۱۲) کہہ کے کہ پیرے دھوئے میں کوئی مٹھا پیرے یا کچھ سے ملا دیا جائے پانی پہنچا
فرض ہے۔ (۱۳) اور اگر اس کی کچھ کھار ہو اور کچھ ظاہر ہوں تو آگے نہ کرنے میں اور چیز (آگے کا کچھ کھار یا کچھ پیرے) دھوا تو اس کے نیچے پانی
پہنچا تا واجب ہے ورنہ واجب نہیں۔ (۱۴) عام عادت کے طور پر ہوتی ہے کہ وقت میں اندر کھار ہے اور پیرے میں شال ہے (دھو
میں اس کا دھوا فرض ہے) اور جو چھپ جاتے (اندرونی حصے) کے ساتھ ہے (اس کا دھوا فرض نہیں ہے) یہی صحیح ہے۔ (۱۵) لیکن نہ
کو اس طرح سختی سے دھوئے کہ اس کے ہوتوں کی سرٹی (یعنی وہ حصہ جو عام طور سے ہوتی ہے) نہ کرنے پر کھار پاتا ہے (مہر چاہے)

(۱) کچھ کھار یا کچھ کھار (۲) کچھ کھار (۳) کچھ کھار (۴) کچھ کھار (۵) کچھ کھار (۶) کچھ کھار (۷) کچھ کھار (۸) کچھ کھار (۹) کچھ کھار (۱۰) کچھ کھار

(۱۱) کچھ کھار (۱۲) کچھ کھار (۱۳) کچھ کھار (۱۴) کچھ کھار (۱۵) کچھ کھار (۱۶) کچھ کھار

(۱۷) کچھ کھار (۱۸) کچھ کھار (۱۹) کچھ کھار (۲۰) کچھ کھار (۲۱) کچھ کھار (۲۲) کچھ کھار (۲۳) کچھ کھار

[illegible]

(ضحاك) دوسرا فرشتہ: اے افسوس! تمہاری کاہنہ، جو تمہارے بارہویں (۱۲) کعبہ دوم وغیرہ: انسان کی تفصیل یہ ہے

اور جو اے تھیں ان کے خدائیکہ کیاں بھیج دھوئے میں داخل ہیں (۱۰) یعنی کہیں میں سے (۱۱) اور اگر کسی کا ہاتھ کسی کے پاس سے گئے یا اور کبھی میں سے لکھو حصہ باقی نہیں رہا کبھی کا حصہ اس سے ملتا ہو یا اور اگر کبھی یا اس کا کچھ حصہ باقی رہا ہے تو اس کا حصہ نہیں ہے۔ (۱۱)

[illegible]

- | | | | | |
|-----------------------|---------------|------------|------------|----------------|
| (۱) - ذکر کرد استخوان | (۲) - شش | (۳) - جگر | (۴) - ل | (۵) - سدر |
| (۶) - ل | (۷) - حاشی شش | (۸) - شش | (۹) - جگر | (۱۰) - حاشی شش |
| (۱۱) - حاشی شش | (۱۲) - جگر | (۱۳) - جگر | (۱۴) - جگر | (۱۵) - جگر |
| (۱۶) - جگر | (۱۷) - جگر | (۱۸) - جگر | (۱۹) - جگر | (۲۰) - جگر |

۳۔ اس طرح قول کے بموجب مسح کرنے میں اٹھ کی شین انگلیوں کا: واجب ہے نہیں۔ اگر ایک انگلی دو انگلیوں سے مسح کر تو کھیر اور ایت کے بموجب ہر شینیں اور دو انگلیوں کے ساتھ اعتدیل بھی شامل ہو جائے تو غلط اور شرارت کی انگلیوں کو اس طرح مسح کر کے کہ اعتدیل کا ہر حصہ ان دونوں کے درمیان میں ہے وہ بھی سر کو ٹکب جائے مگر ان دونوں کو گھیسے اور پڑھائی سر تک پہنچ جائے تو جائز ہے کیونکہ اعتدیل کا وہ حصہ ان دونوں کے درمیان میں ہے اور حصہ اگر طے اور انگشت کے درمیان ہے وہ ایک انگلی کی مقدار ہو جائے گا اور یہ سب کی شین انگلیوں کی مقدار زیادہ ہو جائے گا۔ (۱)

۴۔ اگر ایک انگلی سے نہیں مرتبہ مسح کیا اور ہر حصہ اس کو پانی سے ترکیب تو نام نہم کے نزدیک جائز ہے اور شینوں کے نزدیک پڑھائی سر کی روایت کی بنا پر ناجائز ہے اور شین انگلیوں کی مقدار والی روایت کی بنا پر جائز ہے۔ (۲)

۵۔ اگر ایک انگلی سے اس طرح مسح کیا کہ ایک جب اس کے گرد دلی سے سے اور دوسری جب اس انگلی کی پشت والی جانب سے اور کہ جب اس کی دونوں برادوں سے مسح کیا تو پھر ہر دو حصے میں اس کے بارے میں کہہ ذکر نہیں کیا اور مشابہت کا اس میں اختلاف ہے بعض نے کہا کہ جو شخص اور بعض نے کہا جائز ہے اور صحیح یہ ہے کہ یہ شین انگلیوں کے مسح کے معنی میں ہے۔ (۳) شین اصل کی روایت کے مطابق جائز ہے کیونکہ اس کے مطابق شین انگلیوں کی مقدار مسح جائز ہے (سولف) اور صحیح مذہب یہ ہے کہ پڑھائی سر کا مسح فرض ہے اس لئے اس کے مطابق یہ جائز نہیں ہے۔ (۴)

۶۔ اگر شین انگلیوں پر ہر دھکی اور ان کو سمجھنا فقہاء شیعہ فریق انگلیوں کی مقدار والی روایت کی بنا پر جائز ہے اور جعفر چٹانی اور چٹانی سر والی روایت کی بنا پر جائز نہیں ہے۔ (۵)

۷۔ اور جب شین انگلیوں کو سر پر رکھ کر اور ان کو سمجھنا یہاں تک کہ مقدمہ فرض شیعہ پڑھائی سر تک پہنچ جائے تو جائز ہے۔ (۶)

۸۔ اگر شین کو شین انگلیوں سے ان کو سر پر رکھے اور سمجھنے بغیر سر کا مسح کیا تو باوجود اس کے کہ اس سے مقدار فرض سر کا مسح نہیں سمجھا جاتا شین انگلیوں کی مقدار کا ہونا قدر ویت کی کامور نہ پڑھائی سر کا ہونا اور سر پر انگلیوں کو رکھنے بغیر کو شین انگلیوں کو سر پر سمجھنے یعنی ان کے سروں سے مسح کیا اور شین انگلیوں کی پڑھائی سر کی مقدار سمجھنا تو جہ سے شینوں اور (امام ابو حنیفہ و امام ابو یوسف و امام احمد رحمہم) کے نزدیک جائز نہیں ہے۔ امام زفر و امام شافعی کے نزدیک جائز ہے۔ (۷)

۹۔ اگر انگلیوں کے سروں سے مسح کیا اور (پڑھائی سر تک پہنچ گیا سولف) تو اگر ان سے پانی نہ پڑھائی سر پر نہ ہو گا اور اگر پانی نہ ہو گا تو (پڑھائی سر تک نہ پہنچے سولف) تو مسح جائز نہ ہوگا (۸) اور غلام علی ذکر کیا ہے کہ اگر انگلیوں کے سروں سے مسح کیا تو جائز ہے خواہ پانی نہ ہو اور یا نہ ہو سمجھنا ہے (۹) شیعہ ائمہ نے کہا کہ روایات اور فقہ میں اس طرح ہے۔ (۱۰)

۱۰۔ مسح کی جگہ سر کے بال میں اور دونوں کانوں (کی سجدہ) اور پسروں دونوں کانوں (کی سجدہ) سے نیچے جو سر کے بال ہیں وہ مسح کی جگہ نہیں ہیں کیونکہ جو کھوٹوں سے نیچے ہے وہ گردن ہے اور گردن کانوں سے اوپر ہے اور سر کے پسروں اگر کسی نے سر پر نیچے ہاں ہوں اور شین انگلیوں سے ان بالوں پر مسح کیا تو ہر شخص کے لیے سر سے تو دو سر کا مسح جائز ہے اور اگر دو مسح ایسے بالوں پر ہو جن کے لیے چٹانی یا گردن

- | | | | |
|--------------------------|------------------------|-------------------------|-----------------|
| (۱)۔ سر اور شین کی مقدار | (۲)۔ جائز و فرض مشابہت | (۳)۔ جائز و فرض | (۴)۔ فرض |
| (۵)۔ پڑھائی سر کی مقدار | (۶)۔ پڑھائی | (۷)۔ چٹانی و جعفر چٹانی | (۸)۔ جعفر چٹانی |
| (۹)۔ فرض | (۱۰)۔ فرض | | |

تبعہ نہ ہوئے (اور نہ صبح نہ نہ ہوگا کیونکہ وہ عقیقہ والی نخل، یا مسننہ) اور اصل یہ ہے کہ حرث اور اڑھی کے بیجوں سے مینو کرے (۱) اور
 انہر حکومت کے سر پر منصب (یا میندی) کی لہجہ کی جلی ہو اور وہ اس منصب (یا میندی) پر مینو کرے اور اس کے ہاتھ کی حرثی منصب کے سر پر
 لڑا عقیقہ والی کے سر سے لٹکی ہوگی (۲) (۳)

۱۳۱۰ء کے قبل اس کے نزدیک وہاں کوئی جنگ نہیں ہوئی۔ اس میں شامل ہیں۔ ۱۳۱۱ء

۱۔ غنہ و اعتراف ہوئی ہے کہ ہمارے پاس ہے جو ہمارے پاس ہے۔ (۵)

۳۔ ٹرکس کا پانی کٹ جائے اور نلکے میں سے کچھ پانی نہ رہے تو اس کا جوہر ساقط ہو جائے گا اور اگر کچھ پانی رہے تو جو پانی باقی ہے اس کو جوہر افراس سے (۱۰) اور جس جگہ سے کٹے ہیں اس کے جوہر سے فاصلہ بھی کی قسم ہے۔ (۱۱)

۴۔ ٹرکس کا پانی زیادہ ہو گا تو پھر انکسب (پے جس) ہو جائے اور ایسا جوہر ہے کہ اس کو کافورہ اور فطس کو نیز کافورہ و فطس میں اس کا پس (یا دور سے) شکستہ اور وضو کا جوہر بھی فرق ہے۔ (۱۲)

۱۰۔ اگر کوئی شخص دوسروں سے دوسرا مسئلہ کو پیش کرے گا تو یہ دوسرا مسئلہ بھی دوسروں کو پیش کرنا چاہیے۔ (یہاں سے دوسرا مسئلہ بھی دوسروں کو پیش کرنا چاہیے۔)

[illegible]

۷۔ انہی کے (خیمہ دار) دوستوں کا چھٹا اور آٹھواں گھنٹہ پاس ہوا، اس غم کے سبب کہ ان چھٹے اور آٹھویں گھنٹہ

| | | | |
|----------------------|----------------------|----------------------|----------------------|
| (۱) د پلاستيکي سلفون | (۲) د پلاستيکي سلفون | (۳) د پلاستيکي سلفون | (۴) د پلاستيکي سلفون |
| (۱) د پلاستيکي سلفون | (۲) د پلاستيکي سلفون | (۳) د پلاستيکي سلفون | (۴) د پلاستيکي سلفون |

وَبِحَسْبِكَ الْغُضُّ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ مُنْجِرُكَ وَالْغُضُّ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَالْغُضُّ أَنْ تُحْصِدَ غَيْدًا (وَسُؤْلُهُ (۱)
(دعاؤں کا بیان انگور سے ہے)

۳۰۔ معائنہ غصہ اور مال (اور تڑپنے وغیرہ) سے پونچھ (۲) اس کے متعلق فقہاء میں اختلاف ہے اور بھیجے کہ اس میں کوئی
مضانہ نہیں ہے کیونکہ رسول ﷺ سے ایسا کرنا مردی ہے لیکن اس میں ممانعت نہ کرے بلکہ اپنے اعتقاد پر اس کا ذمہ لینی قدر سے تڑپائی
رہے (۳) اور پھر اس وقت ہے جبکہ معائنہ غصہ کو تنگ کرنے کی ضرورت نہ ہو اور اگر اس کی ضرورت ہو تو غصہ یہ ہے کہ اس کے بار
کراہت جائز نہ دے بلکہ اس کی اختلاف نہیں ہو کہ بلکہ اس کے مستحب یا حسب ضرورت واجب ہونے میں بھی کوئی اختلاف نہیں ہوگا اور یہ حکم
اندھ شخص کے بارے میں ہے جس صیغہ کے بارے میں حدیث سے کلام کا قطعاً یہ ہے کہ اس کو پکڑے سے پونچھ مستحب ہے تاکہ
اس کے کفن کے لیے سے تو ہو کہ صغیر نہ ہو (۴)۔ (۳)

۳۱۔ جس کپڑے سے نہ تھوہ و تنج کو پکڑے ہو اس کپڑے سے اعتدال و وضو نہ پڑھے (۵) کیونکہ یہ کپڑہ ہے جیسا کہ کرہ و نہت میں
ذکور ہے۔ (مؤلف)

۳۲۔ اپنے ہاتھوں کو نہ مٹھالے۔ (۶)

۳۳۔ وضو سے فارغ ہونے کے بعد سورۃ الفتحہ کو ایک یا دو تین بار پڑھا۔ (۷)

۳۴۔ اگر کوئی رکعت نہ ہو تو وضو کے بعد دو رکعت نفل تحسینہ وضو پڑھا۔ (۸)

۳۵۔ وضو کے لئے اپنے منہ کو پانی سے نہ دھو۔ (۹)

۳۶۔ جاپانی صوب میں گرم ہو گیا ہو اس سے وضو نہ کر: (۱۰) کیونکہ اس سے برقی کی بجائی ہو جاتی ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ

نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ارشاد فرمایا۔ (۱)

۳۷۔ مسجد میں اپنی وضو کے لئے کسی برتن کو وضو میں نہ کر لیا۔ (۱۲)

۳۸۔ وضو کرنے کے بعد ہاتھوں کو نہ دھو۔ (۱۳)

۳۹۔ اپنے گھر سے وضو سے فارغ ہونے کے بعد دوسری نماز کے وضو کے لئے اپنے برتن میں پانی بھر کر رکھ۔ (۱۴)

۴۰۔ نماز کے وقت سے پہلے وضو نہ کر۔ (۱۵)

۴۱۔ وضو میں جو فعل کرے جس کو ترک کر اس لئے کہ مستحب کا ترک کرنا حرام و منہجی ہے۔ (۱۶)

مکروہات وضو

تحریر: (۱) پند و (۲) محبوب (یعنی پسند و) (۳) غصہ (۴) غصہ (۵) غصہ (۶) غصہ (۷) غصہ (۸) غصہ (۹) غصہ (۱۰) غصہ (۱۱) غصہ (۱۲) غصہ (۱۳) غصہ (۱۴) غصہ (۱۵) غصہ (۱۶) غصہ

| | | | | | | | | | | | |
|---------|---------|---------|---------|---------|---------|---------|---------|---------|----------|----------|----------|
| (۱) غصہ | (۲) غصہ | (۳) غصہ | (۴) غصہ | (۵) غصہ | (۶) غصہ | (۷) غصہ | (۸) غصہ | (۹) غصہ | (۱۰) غصہ | (۱۱) غصہ | (۱۲) غصہ |
| (۱) غصہ | (۲) غصہ | (۳) غصہ | (۴) غصہ | (۵) غصہ | (۶) غصہ | (۷) غصہ | (۸) غصہ | (۹) غصہ | (۱۰) غصہ | (۱۱) غصہ | (۱۲) غصہ |

روایت کیا ہے (۱) اور یہ فضیلت ہر اس شخص کو حاصل ہو جائے گی جس نے ایسی دھوکے کا تھڑا زچہ بن کر جو کسی میں اس نے مسواک کی ہو اگرچہ اس نے نماز نہ پڑھی ہو مگر کہہ دے کہ میں نے مسواک نہ کی ہو کیونکہ کیا تم کو اس کی بنا پر مسواک سنیں؟ یہ جانتے ہوئے کہ نماز نہ پڑھی ہو۔
 نہیں ہے (۲) یعنی کتاب کا یہ مضمون نہ جھوٹی ہے نہ غلط بھی کہ مسواک کو عجم کی طرح اپنے کان پر رکھتے تھے۔ ترقی میں مغرب نے یہ سنا خالد سے روایت ہے کہ اصحاب کو ہم تمام نمازوں کے لئے مسجد میں حاضر ہو جاتے اور وہیں کی مسواک کا کاتب کھڑے ہو کر ہر شخص کی طرف سے اس کے کان پر رکھتی تھی۔ جب وہ نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو مسواک کو اپنے اور پھر مسواک اس کی جگہ پر (یعنی اپنے کان پر) والیں رکھ دیتے تھے (۳) اور بعض اہل مسواک کو اپنے منہ کے نیچے میں رکھ لیتے تھے (۴)

[illegible]

اس کی بھی حدیث میں نصیحت آئی ہے۔ یعنی نے طہری، ادا ہے نہ دینے کو نہ رات کی ہے کو اختیار میں نہ کہ نہ نوحان، نہ صبر نہ، نہ صحت
نی ہے نہ نہ خود بخود آتی اور نہ کسی کو دیکھ کر کرنی ہے۔ جو یہی اور بھی ہے۔ پہلے وہ ہمارے (علم السلام) کی سواک ہے (۱۱) اور وہ صحت
پاس اور مزاج دینے والے درخت یا پھل دار درخت یا خوشبو دار درخت کی خوشبو کی صفا کی کرتا ہے نہ ہوا، نہ برت درخت کی سواک
کہ تمام صفا ہو جاتا ہے ان کے علاوہ درخت ٹھانڈے، ٹھیکہ دار، چڑی وغیرہ کی خوشبو کی صفا کرتا ہے رات سے (۱۲) صبر سواک کا راز
نہ خود کو دیکھ کر نہیں سے اور حق کی صفائی نہ ہو سکے اور نہ درخت کو کہ نہ رات سے نہ نوحی و جانیں نہ صبر سواک ہے نہ خود بخود صحت
خود دار درخت یا پھل دار (۱۳) صبر سواک درخت کی ہوا صفت ہے نہ رات سے نہ نوحی و جانیں نہ صبر سواک ہے نہ خود بخود صحت
کے جدا کی ہو صبر سواک ہے (۱۴) صبر سواک، تھوڑی پھل کی اور رات کی ہے نہ خود کو دیکھ کر نہیں سے اور حق کی صفائی نہ ہو سکے اور نہ درخت کو کہ نہ رات سے نہ نوحی و جانیں نہ صبر سواک ہے نہ خود بخود صحت
رہا نہ رات کی صفت ہے نہ خود کو دیکھ کر نہیں سے اور حق کی صفائی نہ ہو سکے اور نہ درخت کو کہ نہ رات سے نہ نوحی و جانیں نہ صبر سواک ہے نہ خود بخود صحت
مطلق سمجھتے ہیں کہ مر دیا جاتا ہے (۱۵) صبر سواک، تھوڑی پھل کی اور رات کی ہے نہ خود کو دیکھ کر نہیں سے اور حق کی صفائی نہ ہو سکے اور نہ درخت کو کہ نہ رات سے نہ نوحی و جانیں نہ صبر سواک ہے نہ خود بخود صحت
صبر سواک پر شیطاں صبر سواک ہے (۱۶) صبر سواک کا تھوڑا سا درخت یا پھل دار صبر سواک ہے نہ خود کو دیکھ کر نہیں سے اور حق کی صفائی نہ ہو سکے اور نہ درخت کو کہ نہ رات سے نہ نوحی و جانیں نہ صبر سواک ہے نہ خود بخود صحت
پھوٹی ہو جانے کا صفا نہ نہیں ہے (۱۷) ابتدا میں آتی پھوٹی نہیں ہوتی پانی سے کہ جس کا استعمال کرے اور ہوا اور جب استعمال کرتے کرتے آتی
تھوڑی ہو جائے کہ ان کا استعمال کر دیا خود بخود سے حق نہ ہو جائے یا کسی جگہ احتیاط نہ رکھے یہ کسی ناپاک جگہ! ابھی کیوں کہ یہ دینے
صفت کی چیز ہے اس کے ان کی تعلیم آتی ہے نہ (۱۸) صبر سواک درخت یا پھل دار صبر سواک ہے نہ خود کو دیکھ کر نہیں سے اور حق کی صفائی نہ ہو سکے اور نہ درخت کو کہ نہ رات سے نہ نوحی و جانیں نہ صبر سواک ہے نہ خود بخود صحت
انوارت ہے اور اس کے پھل سے نہ خود کو دیکھ کر نہیں سے اور حق کی صفائی نہ ہو سکے اور نہ درخت کو کہ نہ رات سے نہ نوحی و جانیں نہ صبر سواک ہے نہ خود بخود صحت
درخت کی کے ساتھ پر دے پکے پکارے انوارت کی لمبائی کے ساتھ یعنی صبر سواک ہے نہ خود کو دیکھ کر نہیں سے اور حق کی صفائی نہ ہو سکے اور نہ درخت کو کہ نہ رات سے نہ نوحی و جانیں نہ صبر سواک ہے نہ خود بخود صحت
گوشت، کھڑا جہاز اور حق نہ نکلتا ہے۔ جو خود سے نہ نکلتا کہ انوارت کی لمبائی کے ساتھ یعنی صبر سواک ہے نہ خود کو دیکھ کر نہیں سے اور حق کی صفائی نہ ہو سکے اور نہ درخت کو کہ نہ رات سے نہ نوحی و جانیں نہ صبر سواک ہے نہ خود بخود صحت
حق کا صفا نہ کیا ہے (۱۹) نہیں ملے میں اس درخت کو توں میں اس طرف نکلتی آتی ہے اور انوارت کی لمبائی میں درخت کی لمبائی میں صبر سواک
نہ نہ کہ درخت کی لمبائی کی عادت پر جس سے جو جائے جس صفت پر ہے نہ خود کو دیکھ کر نہیں سے اور حق کی صفائی نہ ہو سکے اور نہ درخت کو کہ نہ رات سے نہ نوحی و جانیں نہ صبر سواک ہے نہ خود بخود صحت
حرفہ اور ان کے انوارت کے علاوہ پر اس کو نہ پھل دار صبر سواک ہے نہ خود کو دیکھ کر نہیں سے اور حق کی صفائی نہ ہو سکے اور نہ درخت کو کہ نہ رات سے نہ نوحی و جانیں نہ صبر سواک ہے نہ خود بخود صحت
انوارت پر پھل دار صبر سواک ہے نہ خود کو دیکھ کر نہیں سے اور حق کی صفائی نہ ہو سکے اور نہ درخت کو کہ نہ رات سے نہ نوحی و جانیں نہ صبر سواک ہے نہ خود بخود صحت
درخت ہانی سے نہ خود کو دیکھ کر نہیں سے اور حق کی صفائی نہ ہو سکے اور نہ درخت کو کہ نہ رات سے نہ نوحی و جانیں نہ صبر سواک ہے نہ خود بخود صحت
درخت کی درخت ہانی سے نہ خود کو دیکھ کر نہیں سے اور حق کی صفائی نہ ہو سکے اور نہ درخت کو کہ نہ رات سے نہ نوحی و جانیں نہ صبر سواک ہے نہ خود بخود صحت
صبر سواک نہ خود کو دیکھ کر نہیں سے اور حق کی صفائی نہ ہو سکے اور نہ درخت کو کہ نہ رات سے نہ نوحی و جانیں نہ صبر سواک ہے نہ خود بخود صحت
صبر سواک نے قائم نہ خود کو دیکھ کر نہیں سے اور حق کی صفائی نہ ہو سکے اور نہ درخت کو کہ نہ رات سے نہ نوحی و جانیں نہ صبر سواک ہے نہ خود بخود صحت
صبر سواک نہ خود کو دیکھ کر نہیں سے اور حق کی صفائی نہ ہو سکے اور نہ درخت کو کہ نہ رات سے نہ نوحی و جانیں نہ صبر سواک ہے نہ خود بخود صحت
صبر سواک نہ خود کو دیکھ کر نہیں سے اور حق کی صفائی نہ ہو سکے اور نہ درخت کو کہ نہ رات سے نہ نوحی و جانیں نہ صبر سواک ہے نہ خود بخود صحت
صبر سواک نہ خود کو دیکھ کر نہیں سے اور حق کی صفائی نہ ہو سکے اور نہ درخت کو کہ نہ رات سے نہ نوحی و جانیں نہ صبر سواک ہے نہ خود بخود صحت

(1) غايه الامر (2) در آيه اوليه بطريقه

(3) در آيه دومه بطريقه (4) در آيه سومه بطريقه (5) در آيه چهارمه بطريقه

[illegible]

(۳) منی، مطلقاً (۴) (۱۸) دیگر اور قبی، غیر (۱۵) شی ۱: ۱۰، ۱۱ اور ۱۲، وغیرہ۔

لے کر کسی مفاد کے لئے ہے لیکن فضائل یہ ہے کہ روضوں یا حقوں کی محنت شہادت سے بے محنت پہلے ہائیں۔ نحو کی محنت شہادت سے بے محنت ہائیں۔ باوجودیکہ محنت شہادت سے بے محنت جانب اور پر لپٹے اور اگر چاہے خود انہی محنتوں سے اور انہی محنت شہادت سے اس طرح لے کر پہلے انہی ہاتھ کے انگوٹھے سے دائیں جانب اور باوجودیکہ لے دائیں جانب کی محنت شہادت سے (۱) ۹۔ عورت سواک پر عورت کے ہاتھ (سواک کی جانے کے بعد اسے باور نہت منور یا علم کا گوند (مصلیٰ) چپا سکتی ہے کیونکہ عورتوں کی ظاہری طہ زہم و نہت ہوتی ہے اور سواک پر عورت کرنا ان کے لئے اس قدر اور رات سے نہیں ماس کے لئے مصلیٰ کا چپا سبب ہے اور ظاہر یہ ہے کہ عورتوں کے لئے مصلیٰ کو چپا دھو۔ کی شہادت میں عورتوں کی نہیں ہے۔ مثلاً جس طرح مردانہ کرتے دنت سواک کرتے ہیں عورت کو اس دانت مصلیٰ چپانے کا امر نہیں کیا جائے گا۔ ثواب میں سواک کا قائم مقام ہونے کے لئے عورت کو مصلیٰ سواک کی نیت۔ یہ چپائی چاہیے کیونکہ مستورات کو اس کا ثواب اس دانت سے ملے گا جبکہ سواک کی نیت سے چپا کرنا کی دین شہادت نہیں ملے گا (۲) ۱۰۔ جس شخص کو سواک کرنے سے بے لگے کا

نہت پر عورت اس کو ترک کر دے۔ (۳)

مقلد رقیق شام معلوم ہوتی ہیں (۱) ۶۔ ایداز نے والی نگری یا سمیرہ اور فرخ تہو دار دروخت کی شاعر مضافہ اور بھاسا یا انجیل یا انیس کی شاعر سے سواک کرنا (۲) ۷۔ راتوں کے طوفان میں۔ یعنی اوپر سے نیچے کو کرنا (۳) ۸۔ ایک بالشت سے زیادہ بلی سواک کرنا یا کیونکہ اس کے زائے سے پشطان سوار ہوتا ہے (۴) ۹۔ بیت اعلیٰ میں سواک کرنا ۱۰۔ سواک کو دوسروں کی طرف سے استعمال کرنا ۱۱۔ مسجد میں سواک کرنا ۱۲۔ چرچ جانے سے لیکن خلاف ادنیٰ ہے کیونکہ اس کے ذریعے گندگی دور کی جاتی ہے اور گندگی کے ازالے کی جگہ مسجد نہیں ہے ۱۳۔ اگر سواک میں بیس لکھ ہوں تو اس کو سوسو کے پانی میں داخل کرنا (۵)

اقسام و وضو

فرض: اگر نماز کے لئے وضو فرض ہے جبکہ پہلے سے وضو نہ ہو اور وہ نماز فرض ہو یا واجب یا سنت یا نفل ہو (۱) ۲ نماز جنازہ کے لئے، ۳ حج و عمرات کے لئے کیونکہ اس کے لئے بھی دو سب چیزیں شرط ہیں نماز کے لئے شرط ہیں ۴ قرآن مجید کو تلاوت (۵) جزدن) چھونے کے لئے، اگرچہ ایک ہی ہے۔ عی و اور غوا و آیت و رسم و دیوار پر لکھی ہوئی ہو قرآن مجید کو چھونے کے مسئلے میں یہ بات لکھی ہوئی جگہ اور خالی جگہ دونوں کو چھونے کا حکم یکساں ہے کہ بے وضو چھو جائز نہیں ہے، بعض مشائخ نے کہا کہ بے وضو آدمی کے لئے قرآن مجید میں آیات لکھی ہوئی جگہ کا چھونا مکروہ ہے عموماً کہا چھونا مکروہ نہیں ہے، درج ہے کہ ان کا پھر بھی آیات لکھی ہوئی جگہ کے چھونے کی ممانعت نہ ہو۔ نفی سے واضح ہے اگرچہ وضو حقیقی قاضی (و غیرہ) میں ہوگا۔ (۶)

واجب: غایت تک کا طواف کرنے کے لئے، وضو ہونا واجب ہے (۷) اگر بے وضو طواف کرے گا تو جائز ہوگا مگر واجب کا تارک ہوگا (۸) پس اگر کسی شخص نے فرض طواف یعنی طوافِ زیارت سے وضو کیا تو اس پر دم (۹) کرنی ذبح کرنا واجب ہوگا اور اگر چاہے (۱۰) غسل فرض ہوئے) کی ہر بات میں طواف کیا تو اس پر بدعت ملے گی ایک سالہ انت یا سالہ لکھنے کے ذبح کرنا واجب ہوگا اور اگر دو سب طواف طواف یا نفل طواف ہے وضو کیا تو اس پر صدقہ (روسیہ گندم) واجب ہو اور اگر زیارت کی حالت میں کیا تو دم (کرنی ذبح کرنا) واجب ہوگا (۱۱) اس کی تفصیل کتاب النفل میں ہے۔

سنت: اس سے کہنے کے لئے (۱۲) جیسا کہ متقی میں ہے لیکن شرط ۱۲ وغیرہ نے اس کو سنت میں شمار کیا ہے اور وضو کی بھی نہیں ضروری قرار دیا ہے بلکہ اگر کئے (۱۳) لیکن یہ جاننا ضروری ہے کہ وضو (۱۴) عصر کے لئے نہیں ہے اور اس بات کے سوائے نہیں ہے کہ وضو لکھی گئی ہو بھی ہو جائے اور بھی حرام بھی ہوتا ہے (۱۵) (جیسا کہ ان دونوں کا بیان آئے) ہے (سوائے) غواہی میں ہے کہ سونے کے لئے وضو نہ سنت ہوگا، ہے اور کہا گیا ہے کہ اگر سونے وقت وضو نہ کرے تو عزم کر کے سو جائے (۱۶) ۲ قبل نماز و جنب و جناس کے شروع میں (۱۷) بعض نے اس کو سنت میں شمار کیا ہے لیکن اکثر نے اس کو سنت نہ وضو میں شامل کیا ہے اس لئے ہم نے مستحب وضو میں بھی اس کو ذکر کیا ہے۔ (سوائے)

مستحب: مستحب وضو کے مواقع یہ کثرت میں (۱۸) ان میں سے مشہور یہ ہیں: اول وقت کی حالت میں سونے کے لئے (۱۹) بعض نے اس کو سنت کہا ہے یا کہ اگرچہ پانچوں دنوں کے لئے ایک یہ مستحب ہے، (سوائے) اور غواہی ہے کہ یہ مستحب اس وقت اور جگہ جبکہ پندرہ سے تک وضو مکروہ ہے، مگر کوئی شخص وضو کر کے اپنا گھر پھرنے سے پہلے اس وضو کو نہ کرے اس کے بعد سونا وغیرہ مستحب نہیں ہوگا (۲۰) ۳ مگر غصے کے بعد وضو کرنا کہ تو راجحہ و مستحب حاصل ہو جائے۔ (۲۱) ۳ وضو کی مخالفت کے لئے سختی ہر وقت وضو نہ ہے

- (۱) در تہذیب و تہذیب وغیرہ (۲) ۴ (۳) ۴ (۴) ۵ (۵) ۶ (۶) ۷ (۷) ۸ (۸) ۹ (۹) ۱۰ (۱۰) ۱۱ (۱۱) ۱۲ (۱۲) ۱۳ (۱۳) ۱۴ (۱۴) ۱۵ (۱۵) ۱۶ (۱۶) ۱۷ (۱۷) ۱۸ (۱۸) ۱۹ (۱۹) ۲۰ (۲۰) ۲۱ (۲۱)

پانچواں کتب (۱) ۳۲ - کتب شرح بیان فقہ و حدیث اور عقائد کی تعلیم کے لئے اس کو چھوٹے وقت وضو کرنا (۲) کتب تکفیر میں جس کے قرآن مجید لکھا ہوا ہے اس کو بے وضو پھر مانع و حرام ہے لیکن اس کے لئے وضو نہیں ہے اور جس جگہ قرآن مجید لکھا ہو انہیں بلکہ تبصر ہے اس کو چھوٹے کے لئے وضو کرنا مستحب ہے (۳) ۳۳ - عورت کے کمان پر نظر پڑنے کے بعد (۳) ۳۳ - مطلق طور پر اظہار غالی کا ذکر کرتے وقت (۵)

مکروہ وضو کرنے کے بعد دوبارہ وضو کرنا جبکہ پہلے وضو کے بعد کھنسی ہوئی نہ ہوئی یا اس سے کوئی ایسی بات نہ ہو کہ وضو دوبارہ نہ کی ہو جس کے لئے وضو کرنا مشروع ہے۔

حرام وقت اور سداوت کے پانی سے وضو کرنا۔

جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

وضو کو توڑنے والی چیز حدیث ہے اور حدیث کی دو قسمیں ہیں یعنی حدیث حقیقی اور حدیث منہی۔ حدیث حقیقی دو نجاست ہے عورت اور انسان کے جسم سے نکلے خواہ سہیلین یعنی مرد و عورت کے پیشاب و یا عانہ کے مقام سے نکلے یا ان دونوں مقامات کے علاوہ کسی اور جگہ مثلاً زخما یا چھلن یا تانک وغیرہ سے خون یا سیر یا تانک وغیرہ نکلے اور سہیلین سے نکلے والی چیز خواہ عادت کے مطابق ہو جیسے پیشاب یا عانہ، منی، زہی، دہی، دہی اور بعض دفعات کا خون، یا عادت کی خلاف ورزی مثلاً استنساخ کا خون، کیزا، انگری وغیرہ جب حدیث حقیقی کی دو قسمیں ہیں یعنی حدیث منہی کی بھی دو قسمیں ہیں ایک یہ کہ کوئی ایسا امر پایا جائے جو عاقل طور پر نجاست حقیقی کے نکلنے کا سبب ہوتا ہے اور اس لئے احتیاطاً سب کو سب کے قائم مقام میں تسلیم کیا جائے مثلاً مباشرت کا حدیث، جنون، آخری قسم سے منسلک جاتی ہے، اور لیٹ کر یا تھک کر سونا، اور دوسری قسم یہ ہے کہ اگرچہ ظاہر کوئی نجاست جسم پر معلوم نہ ہو لیکن شرٹے اس کا حدیث یعنی نجاست قرار دیا ہو مثلاً لانا زہر قہقہہ کے ساتھ ہنسنا (۲) جس وضو کو توڑنے والی چیزیں چارہ ہیں (نور) اور دو ہیں (۱) جو چیز سہیلین سے عادت کے طور پر نکلے (۲) جو چیز سہیلین سے عادت کے خلاف نکلے (۳) سہیلین کے علاوہ کسی اور جگہ سے خون کا نکلا (۴) پاپ یا کچلہ ہو کا نکلا (۵) زہر یا پادیاوی وغیرہ کی وجہ سے پانی کا نکلا (۶) تے، تے، غیہ، ۸۰، بے جوشی و مٹی، ۹۰، جنوں، ۱۰۰، نشہ، ۱۱۰، قہقہہ، ۱۲۰، مباشرت کا حدیث۔ ان سب کی تفصیل سند و حدیث میں ہے۔ (سوالف)

جو چیز سہیلین سے عادت کے طور پر نکلے

۱۔ جو چیز سہیلین یعنی مرد و عورت کے پانچوں کے مقام سے اور مرد کے ذکر اور عورت کی فرج سے نکلے، مطلق طور پر وضو کو توڑنے والی ہے۔ (ع) خواہ عادت کے طور پر نکلے والی ہو۔ (مثلاً پیشاب یا عانہ یا عادت کے طور پر نکلے والی زہر) (مثلاً خون اور ویب وغیرہ)۔ (۸)

۲۔ سہیلین سے عادت کے طور پر نکلے والی جو چیزیں وضو کو توڑتی ہیں یہ ہیں باعانہ، پیشاب، یا عانہ کے مقام سے نکلے والی مریخ (یاد) منی، دہی، زہی، بعض دفعات کا خون۔ (۹)

- | | | | | |
|-------------------|------------------------|------------------------|------------------------|-------------------------|
| (۱) منی، دہی، زہی | (۲) زہر، منی، دہی، زہی | (۳) عادت | (۴) عادت | (۵) منی، دہی، زہی، عادت |
| (۶) عادت | (۷) زہر، منی، دہی، زہی | (۸) زہر، منی، دہی، زہی | (۹) زہر، منی، دہی، زہی | (۱۰) زہر، منی، دہی، زہی |

۳۔ پاخانہ غریبہ تھوڑا نکلے یا بہت اس سے وضو نہ جاتا ہے بلکہ اگر چہ پاخانہ نکلے اور پانی کے تمام سے نکلے ہو تو بیچ کا بھی نہیں ختم ہے۔ (۱)

۴۔ جو رنج (برادر اور دار و عورت کے چہناب کے مقام سے نکلے کچھ نہ بہے کے معانی اس سے وضو نہیں توڑ (۲) اس لئے کہ یہ حقیقت میں رنج نہیں ہے بلکہ اس وضو کا انتخاب (پھر کتنا) ہے اور اگر اس کو رنج تسلیم کر لیا جائے تب بھی اس سے وضو نہیں توڑا اس لئے کہ وہ نجاست کے مقام سے نہیں نکلتا اور رنج بذات خود نجس اور وضو کو توڑنے والی نہیں ہے بلکہ نجس مقام سے گذرنے کی وجہ سے وضو توڑتی ہے۔ (۳)

۵۔ جو عورت منہ سے اوستھنی عورت کا چہناب پانچ نالے کے ساتھ مکارہ میں پانی پر وہ چھٹ کر دونوں راستے ایک ہو گئے ہوں اس کی فرج سے رنج نکلے سے بھی وضو نہیں توڑ لیکن اس کے لئے وضو نہ اسباب ہے (۴) تاہم اگر نہ لگے کے نزدیک احتیاطاً اس پر وضو کرنا واجب ہے امام ابوحنیفہ نے اسی کو اختیار کیا ہے اور حج اقدس میں اس کو ترجیح دی ہے کیونکہ غالب طور پر رنج پاخانے کے مقام ہی نکلتی ہے (۵) اور بعض نے کہا کہ اگر اس میں برہ ہے تو وضو واجب ہو گا ورنہ نہیں (۶) اس لئے کہ وہ برہ اس امر سے بات لی دیکھئے کہ وہ پاخانے کے مقام سے نکلتی ہے۔ شیخ الاسلام کی عورت اس طرح ہے اور بعض نے کہا کہ اگر اس کی آواز نہ جانی جائے یا وہ ظاہر ہو تو وہ عورت ہے ورنہ نہیں۔ (۷)

۶۔ اور جس عورت کا چہناب اور ولی کا تمام اس میں شامل کر لیا ہو مگر رنج کچھ تو لی گیا ہو اس کے تمام سے رنج خارج ہونے پر اس کا وضو نہیں توڑے گا۔ (۸)

۷۔ سہلیں سے نجاست نکلنے سے مراد انھیں اس کا ظاہر ہو جانا ہے (۹) لیکن سہلیں سے نجاست کا نکلنا اس وقت تک نہیں ہوتا جب تک اس کی تری نہ ہو۔ غریبہ کے سر پر ہو جائے مگر چھلکا اس کو مل میں آئے جس کی خفہ کرے جس کی بیچ (۱۰) اس کی اگر کسی مرد کا چہناب وضو کامل کی نفی میں آئے تو اس سے وضو نہیں توڑا اور اگر خفہ میں اس کو مل جائے جس کی خفہ نہ جاتی ہے تو اس میں اختلاف ہے اور صحیح ہے کہ اس کا وضو نہ جائے گا (۱۱) اس لئے کہ وہ جس کی بیچ اس وقت تک نہیں ہے کہ کچھ کے اندر نہ دھوا، اب نہیں اور یہ حکم دفعی خفہ کے لئے ہے اس لئے نہیں کہ یہ باطن کے حکم میں ہے (۱۲)

۸۔ اگر عورت کی فرج والی سے چہناب لگاؤ رنج خارج سے نہیں لگاؤ اس کا وضو نہ جائے گا۔ (۱۳)

۹۔ جس مرد کا وضو کامل کہہ دیا اور اگر اس کے چہناب کے مقام سے کوئی ایسی چیز نکلے جو چہناب کے مقابلہ میں ہر مرد اس کے روکنے پر اسی طرح ظاہر ہو کہ وہ چاہے تو روک لے اور چاہے تو خارج کرے تب تو وہ چہناب ہے اس سے وضو نہ جائے گا۔ (۱۴)

۱۰۔ غلبہ کے متعلق جب یہ ظاہر ہو جائے کہ وہ مردوں میں شامل ہے تو اس کی دوسری فرج نیز رنج کے ہے اس میں سے یہ

کہہ نکلے گا وہ جب تک نہ ہے اس سے وضو نہیں توڑے گا۔ دوسرا راجح الوداعی کا شی کا شی خاص اخیرہ و بیضا نہ تھی اور اگر مختصرات میں اسی

| | | | |
|----------|----------|----------|----------|
| (۱۴)۔ ع۔ | (۲)۔ ع۔ | (۳)۔ ع۔ | (۵)۔ ع۔ |
| (۶)۔ ع۔ | (۷)۔ ع۔ | (۸)۔ ع۔ | (۹)۔ ع۔ |
| (۱۰)۔ ع۔ | (۱۱)۔ ع۔ | (۱۲)۔ ع۔ | (۱۳)۔ ع۔ |

[illegible]

۱۵۔ ذی اور ذی نے تھکے تھے، خصوصاً ہاتھ اور جوئی شہرت کے لیے اٹھے اس سے بھی رشتوں کا تباہی مٹاؤ کی گئی تھی۔ کوئی جو بوجھ نہ رہا، وہی جلد بھر گئے۔ گرا اور ذی کی نگاہ آن توں کا رشتوں کا جانے کا (۲) یعنی اس صورت میں اس نے نہیں ہوگا صرف رشتوں میں ہوگا۔ ذی اور ذی کی بات سے مکمل تباہی میں درج سے رشتہ ۱

مسیحیت سے جو چیز خلاف عادت تھیں

اور مسلمانوں سے ہر طرح خلاف عادت نکلے اور کئی دھوکہ دہی کرنے والوں سے ہر کہانیاں جو چاہے اور تورات، عادت نکلے اور ان کا پیچھے چلے جائے۔

۱۔ کہیں تو جبری اگر باغیانے کے حکم سے لڑے تو اس سے وضو تو نہ جاتا ہے اور اگر کورت پاس کے چھوٹے تھے تو نہ نکلے
جب تک یہی ختم ہے (۴) پس اس پر اجماع ضرور فرض ہے کہ اس کے ساتھ جو رعیت مشرور یا غنائی اور سنی یا صلیبی سے لڑے عدوت
کا کرنا واجب ہے۔ (۵)

۳۔ اگر کوئی شخص اپنے دائرے کے سوا غرض میں غفلت پکارتے اور بھروسہ کرتا ہے تو وہ ہم پر غلط فہمی کے لڑاچکے سے ہر قسم کی غلط فہمی کو تقابیل ماکہ اپنے دائرے کے سوا غرض میں غفلت پکارتے سے مراد بھی نہیں ہوتا۔ (۴) کیونکہ اہل کی اس سے اس کے ماحول کو اس کا حسرت نہیں ملتی۔ اس پر جو سب کا اس میں اختلاف ہے اور اس کے کھانسی سندھ میں اس طرح ہے اس پر کرموت۔ اپنی فرج داخل میں نہیں پڑا تو وہ حق و باطل پر رزقوت مانے گا کہ وہ اس میں کمال پرکھ کر آئے ہے اس کا ماحول بھی بالمشافہ۔ (۵) مانے گا۔ (۶)

ہم کہ نیکل سے حق تعالیٰ مجھ کو اس کی نعمت سے بہرہ کیا ہے نیکل کی یاد دہانی ہے یا نہ یاد (۸) ہر دن کے آراء و مشاہد کے مقام اشیا
تیسرے و چہرے پر لکے اور نیکل سے حق تعالیٰ کی شہادت پر یہ ہے کہ حق تعالیٰ صمدیت میں نہیں بخاست کے و تحولات و تبدلات خلاف مفہور تھا کہ وہ ہم
الہیہ صمدیت سے گھٹے یا زیادہ کیا مانتی کی وجہ سے ہمیں نعمت سے محروم رہا۔ (۱۱)

۵۔ حج پڑھنے کی طرف سے اللہ تک پہنچنے کا بہتر طریقہ تو اس سے مشغول نہ جانا ہے کہ ایک اللہ سے توجہ نہ کچھ لو بہت اس کے ساتھ ضرورت کے مطابق کیا کرے تاہم اس کا قبول ہر ماہ ہر سال اس کا ایک سالہ احادیث میں ہے۔ (۴)

۱۔ مریضی خاص نے ٹنگی اور زچانے کے مقام پر جھکی اور اٹھ کر بائیں جانب نہیں بیٹھتی تو اسے سخت شامی قوی اور بول کا اعتبار

| | | | |
|--------------------------|-------------|-----------------|--------------------------|
| (۱) - بکروش و روش مانتفا | (۲) - بکروش | (۳) - جراحی قلب | (۴) - بکروش و روش مانتفا |
| (۵) - بکروش و روش مانتفا | (۶) - بکروش | (۷) - جراحی قلب | (۸) - بکروش و روش مانتفا |

کیونکہ وہ خود نہیں نکلا بلکہ لگا دیا ہے اور اس کو صاحبِ ہاں نے اختیار کیا ہے لیکن صحیح و متفق یہ قول ہے کہ اس کا وضو نہ جانے کا اثر اٹھدیر میں اس کو اصریح کہا ہے کہ اس لئے افرغ میں خروں بھی واجب ہے (۱) اور اگر خود نکلا نکلے اور بیٹے کی مدد کو پہنچ جائے تو بلا خلاف وضو نہ جانے کا صیغہ اور بیان ہو چکا ہے۔ (مولف)

۱۱۔ مگر کسی شخص نے ایک سنگی اور اسے تھوڑے فاصلے پر رکھ کر وضو کیا تو اس کا وضو نہیں ہوتا کیونکہ یہ بیک وقت خروں سے حرارت طبع سے مل کر ختم ہو گیا ہے اور وہ نہیں کے قسم میں نہیں ہوا ہے اور ہم نہیں وہ ہے جو یہ کہ نکلے پس اگر ناک نکلے سے بیٹے والے خروں کا قتلہ نکلا تو اس کا وضو نہ جانے گا۔ (۲)

۱۲۔ اگر مرد یا عورت سے قتلہ کے ساتھ خروں مل کر آئے تو اگر خروں غالب ہے یا برابر ہے تو وضو نہ جانے گا (۳) اور اگر خروں مطلوب لا وہ قتلہ غالب ہے تو اس کا وضو نہیں ہوتا (۴) اور خروں کے غالب ہونے کی علامت یہ ہے کہ قتلہ کا رنگ مگر اس رنگ ہوگا دور پر ہونے کی علامت یہ ہے کہ کھمبہ یا پانی رنگ کا ہوگا اور خروں کے مغرب ہونے کی علامت یہ ہے کہ قتلہ کا رنگ بیلا ہوگا (۵) خروں کا قتلہ ہونا اس کے بیٹے والا ہونے پر دلالت کرتا ہے اور اگر مرد یا عورت میں اس صورت میں احتیاط ضرور ہے کہ اگر قتلہ ملے تو بیٹے کے وہ خود بخود بیٹہ والا ہے۔ (۶)

۱۳۔ اگر کسی یا وضو نہیں نے (۷) اگر جو مٹی کو پانی وغیرہ کو کٹی چیز چٹائی یا کالی یا اس نے وضو میں خضاب کیا یا سواک کر اور اس چیز پر یا اس میں خروں کا اثر یا تو جب تک نہ ہو بلکہ اس کا وضو نہیں ہوتا (۸) اور اس کے بیٹے والا ہونے کی شناخت کا طریقہ یہ ہے کہ نہ اور خروں میں جس جگہ سے خروں نکلا ہو اس جگہ پر انگلی یا کپڑا رکھے اگر وہ پانی یا کپڑا سے پر خروں ظاہر ہو تو گمان غالب یہ ہوگا کہ وہ خروں بیٹہ والا ہے ورنہ نہیں۔

۱۴۔ تاکہ ایک رخت (رخت) میں خروں لا ہوا ہونے سے دوسرے کو نہ پائے تو اسے کاظم دے دیں جو قتلہ میں ملے ہوئے خروں کا اوپر پانی ہوا ہے۔ (۹)

۱۵۔ اگر کسی نے قتلہ کھول دیا اس سے بہت سا خروں نکلا اور اس طرح سے بہ گیا کہ قتلہ کے سرے پر نہیں رہا یعنی اس کے سرے پر نہیں رہا کہ جس کے پائے کرنے کا حکم ہے تو بھی اس کا وضو نہ جانے گا۔ (۱۰)

پہیپ اور کچھ لہو کا نکلتا۔ غیر سلیپ سے نکلنے والی جو چیزیں وضو کو ترقی ہیں ان میں سے پہیپ اور کچھ لہو بھی ہے (مولف) پہیپ بھی اس کو ترقی میں خروں کی مانند ہے (۱۱) پس اگر دھرم سے خروں یا پہیپ یا کچھ لہو نکل کر بہ گیا تو وضو نہ جانے گا (۱۲) اس کے بعض مسائل میں بیماری سے پانی نکلنے کے مات ساتھ ذکر ہیں (مولف)

کسی بیماری سے پانی نکلتا

۱۔ غیر سلیپ سے نکلنے والی جو چیزیں وضو کو ترقی ہیں ان میں سے ایک بھی بیماری سے پانی کا نکلتا ہے (مولف)

۲۔ خروں، پہیپ، کچھ لہو، دھرم، پانی، آبلہ، پانی، کسی بیماری کے باعث ناف، پستان، آنکھ اور کان سے نکلنے والا، پانی، اس طرح قتلہ کی جگہ پر وضو کے توڑنے میں ان سب کا حکم یہاں ہے کہ ان کے نکلنے سے وضو نہ جا چکا ہے (۱۳) اگر کسی یا وضو نہیں کے کان، آنکھ، پستان اور ناف

(۱)۔ عمرہ فقہ، غیر اسلمہ (۲)۔ کبیری دھرم (۳)۔ (۴)۔ کبیری دھرم (۵)۔ عمرہ فقہ (۶)۔ کبیری

(۷)۔ اسلمہ و ماہی کبیری حرم (۸)۔ (۹)۔ عمرہ فقہ (۱۰)۔ (۱۱)۔ دھرم (۱۲)۔ عمرہ فقہ و ماہی کبیری حرم

ن کر لیں اور چاہے وہ طرفین کے لئے ایک صحنہ کی طرح ہو یا نہ ہو اس میں نہیں اور ہونے کی وجہ سے سرائے میں لگائی اور جہاں کے اوپر لگی ہے قبول نہیں ہے اور منکوحہ کو نہ دینی بھی ہے (۱۰) اور غلام اس وقت ہے جبکہ جامعہ فہم کی ہے یہ یعنی اس میں کھانا وغیرہ آگاہ نہ ہو سکا ہو جس کا علم نہ ہو اور لکھی اور چھ سے غلط ہو گا تو نہ کھانا وغیرہ لاپ بکار اور کھانا وغیرہ وراثت اور ان میں بقدر ہر کے ہو گا تو اس کا وضو نہ چاہئے گا اور اگر نہ غلام ہو گا یا غلام حالت اور اس میں بقدر ہر کے ہو گا تو مستطاب میں ہی اختلاف ہے نہ چاہا جائے یا نہ چاہا جائے یہ بیان بعض مقلدین کے نزدیک اس کا وضو نہیں ہونے کا اور بعض کے نزدیک وضو نہ چاہئے گا (۲) اور اگر کھانا اور غلام دونوں نہ ہوں اور دونوں الگ الگ نہ ہو مگر مقدار کے ہوں تو کھانے کی وجہ سے بالاتفاق اس کا وضو نہ چاہئے گا اور اگر دونوں الگ الگ نہ ہو مگر مقدار کے نہ ہوں تو بالاتفاق وضو نہیں ہونے کا اور دونوں کو مل کر سے نہ ہو مگر اس کا اعتبار نہیں ہوتا۔ (۳)

۸ اگر سترے چند اور نہ ہوں اور نہ کسب مقصد ہے تو تمام کھانے کے نزدیک متفرق ہے تو اندازے سے منع کیا جائے گا اور یہی قول صحیح ہے مگر اگر چھ کرنے سے حد نہ ہونے کی مقدار ہو چکی جائے تو وضو نہ چاہئے گا اور تمام اس وقت کے نزدیک بھلی کے متحد ہونے کا اعتبار ہو گا (۳) مثلاً امام ابو یوسف کے نزدیک ایک مجلس میں شیشی دھنڈے کر کے گاس کا بیج کیا جائے گا اور حد نہ ہونے کی صورت میں وضو نہ چاہئے گا انہی اگر کوئی تھوڑی ہے تو اس طرف سے آئے اس اگر سب کو بیجا کیا جائے تو حد نہ ہو جائے تو تمام کھانہ قبول یہ ہے کہ اگر تمام سب کا سب ایک ہی ہو تو وضو نہ چاہئے گا اور نہ کھانے کو اس میں جمع ہے۔ (۵) اس لئے کہ ایک کام کا ان اسباب کی طرف نسبت کرنا میں چھٹائی کرنا سبب کی نسبت نہیں کی جائے گی اور نہ کسب مقصد ہے (۶) اور سب کے متحد ہونے کا بیان یہ ہے کہ اگر ایک مرتبہ چھ کر کے آئی اور دوسری ہوئی یکساں ہی کی حالت میں دہرائے آئی تو دہرائے مرتبہ کر کے کسب ایک ہی ہے اور اگر پہلی مرتبہ کر کے آئی اور دہرائے کے بعد دہرائے آئی تو سب مختلف ہے (۷) اور تمام کھانے کے نزدیک ہے۔ اور امام ابو یوسف کے نزدیک اگر ایک ہی مجلس میں چند بار لے آئی تو بیج کیا جائے گا نہ کھانے (۸) میں اگر ایک مجلس میں متعدد بار لے کر جمع کرنے سے عام زمانہ ہر کے ہندو ہو جائے تو وضو نہ چاہئے گا اگر پہلے بڑھتے سے سترے سے چلی ہوئی ہو (۹) مجلس میں کسی کی حاد صورت نہ ہو بلکہ سب مجلسیوں کی حد ہو تمام اس صورت میں بیجا اتفاق میں نہیں چاہا جائے گا اور سب کھانے کا سبب مقصد ہو اور دوسری صورت میں اس صورت میں امام محمد کے نزدیک بیجا کیا جائے گا اور امام ابو یوسف کے نزدیک بیجا نہیں کیا جائے گا چھارہ سبب مختلف ہو اور مجلس متحد ہو اس صورت میں امام ابو یوسف کے نزدیک بیجا نہیں کیا جائے گا اور امام محمد کے نزدیک بیجا نہیں کیا جائے گا۔ (۱۰)

۹ سترے ہونے سے پہلے وہاں وال اگر ستر کی طرف سے تھے تو بالاتفاق پاک ہے۔ (۱۱) اور اگر ستر کی طرف سے چلے سب بھی یعنی بقول کے مطابق پاک ہے (۱۲) اور ظاہر یہ ہے کہ اگر اس کو بیج کیا جائے اور وہ ستر ہو جائے سب بھی پاک ہے (۱۳) پس اس مطلق ظاہر یہ پاک ہے خواہ ستر سے اتنے سے یا قیامت سے نہ چھے خواہ دروازوں کی اور نہ دروازوں سے نہ چھے اور اس مطلق بقا کے بالاتفاق دلیل ہے اس کو اصرار کرنے اور نہ سبب کے کہ حوالہ دینے سے چھے اور دروازوں کی جگہ یا دروازوں کے اندر سے کی ابتدا ہے اور

(۱) تیسری شکل (۲) صحیح مسلم و ترمذی و ابن ماجہ (۳) مسلم (۴) صحیح مسلم و ترمذی و ابن ماجہ (۵) صحیح مسلم و ترمذی و ابن ماجہ (۶) صحیح مسلم و ترمذی و ابن ماجہ (۷) صحیح مسلم و ترمذی و ابن ماجہ (۸) صحیح مسلم و ترمذی و ابن ماجہ (۹) صحیح مسلم و ترمذی و ابن ماجہ (۱۰) صحیح مسلم و ترمذی و ابن ماجہ

(۱۱) صحیح مسلم و ترمذی و ابن ماجہ (۱۲) صحیح مسلم و ترمذی و ابن ماجہ (۱۳) صحیح مسلم و ترمذی و ابن ماجہ

(۱۴) صحیح مسلم و ترمذی و ابن ماجہ

کی سنوٹوں کی حالت یہ ہے کہ دینے والوں سے اور بڑا دینا دلچسپی سے ملے رہیں اور میں پر چھپے ہوئے ہوں (مصلحت) کہیں اگر کہہ دے گی سن نہایت میں سرپا کران کے روز میں پر چھپے ہوئے (اور بچہ بچوں سے ملے ہوئے) ہوں اور اس کا بیٹہ سن کی رائیوں سے بڑا ہو اور عوام زہر و عورت اس کا وضو نہ جانتے گا (۱) اور اس مسئلے میں کہ وہ عبادت کا فخر نماز کے بعد ہے کی۔ غرض ہے اور بعد و فخر کا فخر بھی امام میں کے نزدیک اسی طرح ہے، انام ابو سید کا اس میں اختلاف ہے اور کہو کہ میں سوئے سے وضو نہ لے کے بارے میں متنازعہ کا اختلاف موقوف ہے (۲) اور اختلاف کا موقوفہ ۱۵۰ ظہور نام ہے اس لئے کہ اگر کہو نماز میں واقع ہوتے ہیں کہ اس میں سو جانے سے وضو نہیں لیتا (۳) یا اگر کوئی شخص بعد ۱۵۰ وقت میں سو گیا تو نماز کے ان تین احوال کے نزدیک حد تک نہیں ہے اور وضو نہیں لے گا یہاں نماز کے بعد، میں سوئے سے وضو نہیں لیتا اور بعد ۱۵۰ شکر میں بھی امام کہہ کہ نماز ایک ہی حکم ہے اور اس میں سوئے سے بھی اسی طرح روایت کیا گیا ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک حد تک ہوگا اور کہو کہ میں حد تک نہیں ہوگا (۴) لہذا کہیں وہی جان بوجہ ہے کہ مسئلہ کیا اور موقوف کی رو سے بعد کی سنوٹوں کی حالت پر سو جانے سے مطلق طور پر وضو نہیں لیتا اور نماز میں سو جانے کا نماز سے باہر سوئے صلیف (۵)

۵۔ اگر کوئی شخص چار دنوں (چھ روز) یا دو (چھ روز) میں اس کا سر میں کی رائیوں پر ہے تو اس کا وضو نہ جانتے گا۔ (۵)

۶۔ اگر کوئی شخص اپنے دونوں سر میں اپنی دونوں ابروؤں پر رکھ کر بیٹھے کی حالت میں سو گیا اور اس کا بیٹہ اس کی رائیوں سے جاؤ اور وہ اسے حواس نے کی مانند ہو گیا تو اس کا وضو نہ لے کے بارے میں اختلاف موقوف ہے۔ اگر اراق و کبریٰ اور شہی میں اس سے پرکائی گوارہ کہ ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ امام ابو حنیفہ کے قول پر جو کہ وضو نہیں لے کہ یہ میں موقوف ہے اس کا وضو نہ جانتے گا اور یہی آیت ہے۔ (۱) ۷۔ اگر کوئی شخص چار دنوں یا بیٹھے کی کسی اور بیٹہ پر سو گیا اپنے دونوں سر میں اپنی دونوں ابروؤں پر رکھ کر سو رہا اور نہ سب حالتوں میں اس کا بدن سیدھا رہا تو اس کا وضو نہیں لے گا کہ جو کہ ان صورتوں میں اس کا بیٹہ اس کی رائیوں پر رکھا ہو انہیں ہے (بہنوں کی حالت و دونوں ابروؤں پر رکھ کر ہے) اس لئے ان صورتوں میں اس کے وضو کا نہ لے کر ہے۔ (۲)

۸۔ اگر کوئی شخص اس طرح بیٹھ کر سو جائے کہ اس کے دونوں پاؤں ایک طرف پھیلے ہوئے ہوں اور دونوں سر میں رائیوں سے لگے ہوئے ہو یا نہ اس کا وضو نہیں لیتا اور اگر ایک سر میں پر بیٹھ کر سو گیا تو اس کا وضو نہ جانتے گا۔ (۳)

۹۔ جس صورت میں سوئے سے وضو نہیں لیتا وہ اس میں بھی حکایہ اور روایت کے مطابق نیز کے غلبے سے سو جانے اور نہ سو جانے میں کچھ فرق نہیں ہے اور خواہ نماز کے اندر سو جائے یا نماز کے باہر سوئے اور خواہ اس نماز میں سو یا ہو یہ بعد سے میں سب صورتوں کا حکم یکساں ہے اور امام ابو حنیفہ سے موقوف ہے کہ نماز کے اندر نماز سو جانے سے وضو نہ جانتے گا اور پہلا تو یہی ہے کہ اگر اراق و کبریٰ ہے۔ (۴) ۱۰۔ اگر کوئی اسی طرح سے اگر وضو نہ لے کر دوں سر میں نہ میں سے لگے ہوئے ہوں اور دونوں کھینچنے کھینچے ہوئے ہوں اور دونوں پہلیوں تو دونوں ہاتھوں سے امام کر لے یا کپڑے وغیرہ کی چیز سے اپنی پیٹھ اور دونوں پیٹھوں کا احاطہ کرے اور اسی طرح اگر اسی حالت میں پانچا پر رکھ لے (جیسا کہ کٹر مکرر کر کے لے کر ہے) میں یا تو اس حالت میں سو جانے سے وضو نہیں لیتا۔ (۵)

۱۱۔ اگر کوئی شخص بیٹھا ہو اس کا سر یا کپڑے یا پہلو کے بل زمین پر گر جائے اگر وہ گرنے سے پہلے نہ گرنے کی حالت میں نہ میں پر اس کا پہلو کھینچے سے پہلے بیٹھا ہو یا تو نہ میں نے اس کا وضو نہیں لے گا اور اگر گرنے کے بعد میں پر پہلو کھینچے یا تو نہ میں نے اس کا وضو نہیں لیتا اور

(۱)۔ ترمذی ص ۱۵۰ (۲)۔ شیخ رحمہ (۳)۔ ترمذی ص ۱۵۰ (۴)۔ شیخ رحمہ (۵)۔ ترمذی ص ۱۵۰ (۶)۔ ترمذی ص ۱۵۰ (۷)۔ ترمذی ص ۱۵۰ (۸)۔ ترمذی ص ۱۵۰ (۹)۔ ترمذی ص ۱۵۰ (۱۰)۔ ترمذی ص ۱۵۰ (۱۱)۔ ترمذی ص ۱۵۰

[illegible]

پایا جاتا ہے اور غالب وجہ اس میں متحقق کی۔ تہ ۵۶ ہے امام غزالی کے نزدیک جب تک نہی (وحرمت) نہ نکلے مباشرت فاحشہ نہ تھیں۔ اور اس سے وضو نہیں فوت ہوتا۔ یہ قیاس ہے اس لئے کہ حرمت کے نکلنے کا یقین حاصل ہے کیونکہ بیوہاری میں حقیقت حال سے واقف ہونا ممکن ہے اور شیخین کے نزدیک وجوہت کے عدم فروغ کا یقین ہونا ناقابل تسلیم ہے کیونکہ چلا پرواہی اور بے نیالی کی حالت ہوتی ہے اور باوجود قعودی ریاضت بھی ہے اس لئے وضو کے وجوب کا محمودین میں اعتقاد ہے (۱) تمام ای کامیابی میں باقی کے جوڑنے سے امام غزالی کے قول پر لٹوئی اور نصاب سے اس کی تصحیح نقل کی ہے اور صاحب تحقیق و خبر نے بھی اس کی تصحیح و معنی یہ کیا ہے لیکن یہ قول اعتقاد کے لائق نہیں بلکہ شیخین کا قول مستند ہے۔ حید میں غفر سے منقول ہے کہ شیخین کا قول صحیح ہے مگر اسی کو صحیح و معتد و متفق یہ کہ ہے اور حوالہ میں یہی قول مذکور ہے۔ (۲)

۴۔ مباشرت فاحشہ سے مراد ہے کہ مرد و عورت دونوں نکلے جو کہ وضو کے ساتھ اعتقاد کی حالت میں ایک دوسرے سے نہیں اور ان کی شرم گاہیں آپس میں مل جائیں (۳) یعنی مرد کا شہت سے ذکر کی استقامت کے ساتھ عورت کی فرج یا پانچانے کے مقام کو کسی مائل کے بغیر پایا جائے۔ ایک مائل کے ساتھ جو حرمت کا پائل نہ ہو کسی کرنا ۱۸ میں سے مرد و عورت دونوں کا وضو نہ جاتا ہے۔ (۴)

۵۔ لیکن جب مرد و عورت کے ساتھ مباشرت فاحشہ کرے اس طرح ہر کہ دونوں نکلے ہوں اور مرد کا وضو سے استقامت ہو اور دونوں کی شرم گاہیں مل جائیں تو امام ابو حنیفہ و امام ابو یوسف و جماعہ ائمہ کے نزدیک اعتقاد دونوں کا وضو نہ جانے گا اور امام محمد کے نزدیک جب تک حرمت نہ نکلے ان کا وضو نہیں فوتے گا یہ قیاس ہے (۵) لیکن امام محمد کا قول قیاس کے زیادہ نزدیک ہے اور شیخین کے قول میں زیادہ احتیاط ہے۔ (۶)

۶۔ اگر نکلے اور عورت کی شرم گاہیں مل جائیں تو عورت کا وضو نہ جانے سے مرد کے ذکر کا اعتقاد شرط نہیں ہے البتہ یہ رکاوٹ ہو گئے کے لئے اعتقاد ذکر شرط ہے (۷) لیکن اگر مرد سے اپنے ذکر سے عورت کی شرم گاہ کا اعتقاد کے بغیر کسی یا نہ عورت کا وضو نہ جانے گا نہیں مرد کا وضو نہیں فوتے گا۔ (۸)

۷۔ اگر مرد و عورت باہر عورت یا مرد باہر عورت کا مباشرت فاحشہ نہ ہو لیکن عورت کے ساتھ ایلی شرم گاہوں اور ایک جب بھی شخصین کے نزدیک ان کا وضو نہ جانے کا (۹) اور یہ نکل نہ رہتے اور بوجہ دیکھا ہے۔ (۱۰)

۸۔ مباشرت فاحشہ سے بغیر مرد و عورت کے ایک دوسرے کو چومنے سے یا کسی بے ریش کو کے کو چومنے سے احواف کے نزدیک مطلق طور پر وضو نہیں فوتا خواہ عورت کے ساتھ چومنے یا شہوت کے بغیر چومنے لیکن اختلاف فقہاء نے چومنے کے لئے اس کو وضو کر لیا خاص طور پر جبکہ امام باقر مستحب ہے کیونکہ امام شافعی و رحمہ اللہ نے نزدیک ان کا وضو نہ جانے سے عورت کے ساتھ مس کیا یا باہر شہوت کے مس کیا ہو اور امام مالک امام احمد رحمہما اللہ کے نزدیک اگر شہوت کے ساتھ مس کیا تو وضو نہ جانے سے نہیں (۱۱) اور اس طرح اپنے یا کسی دوسرے کے چہ چلا یا پانچانے کے مقام کو چومنے سے یا ذکر یا کسی بولی چیز کے کھانے سے احواف کے نزدیک وضو نہیں فوتا بخلاف امام شافعی رحمہ اللہ کے (۱۲) لیکن اس کو باہر وضو مستحب ہے۔ (۱۳)

(۱) بحیرہ روایت، جامعہ صغیر، ج ۲ (۲) سنن ابی داؤد، ج ۲ (۳) سنن ابی داؤد، ج ۲ (۴) سنن ابی داؤد، ج ۲ (۵) سنن ابی داؤد، ج ۲

(۶) مجمع، (۷) سنن ابی داؤد، (۸) سنن ابی داؤد، (۹) سنن ابی داؤد، (۱۰) سنن ابی داؤد، (۱۱) سنن ابی داؤد، (۱۲) سنن ابی داؤد، (۱۳) سنن ابی داؤد

(۱۴) بحیرہ روایت، جامعہ صغیر، ج ۲

۹۔ اگر پانی یا کبوتر کے نچس ہونے میں شک ہو، یا چھٹی کو خلاقی رہنے میں شک ہو کہ وہی ہے یا نہیں وہی، یا لوطی اور غلام کے آزاد کرنے میں شک ہو تو اس شک کا کوئی اعتبار نہیں، اس کبوتر کو پاک جانے اور پانی کو حسب سابق چوٹی اور لوطی اور غلام کو محسوک سمجھے، مساکین شک کا چھوڑنا جو کتاب و شہادہ و حفظہ میں اطمینان بخود دل بالمشک کے کاندھے میں ہے (۱) تیار خانہ میں ہے کہ اگر کسی شخص کو اپنے بدن یا کپڑے یا بدن میں شک ہو کہ نجاست گئی ہے یا نہیں تو حسب یک نجاست کھٹے کا یقین نہ ہو جائے و پاک ہے در اسی طرح کنوئیں اور حوض اور راستوں پر رکھے ہوئے مشکے جن میں شہادے بچے و درجے سے مسلمان اور کافر سب ہی پانی پیتے ہیں اور اسی طرح اہل شرک اور مسلمان جالی لوٹ آتی، دواں اور کھنٹے کی اور سری جی میں اور کپڑے تیار ترے جو ہیں حسب یک دن میں نجاست کا ہوا یقین طور پر معلوم نہ و پاک ہیں مگر شک کی وجہ سے ان کو پاک نہیں کہنا جائے گا۔ (۲)

غسل کا بیان

تفسیر فصل: فصل اٹھ کے اعتبار سے غیب کی شے کے ساتھ اتصال کا اسم ہے اور وہ تمام جسم کا دھوتا ہے اور یہ لفظ غیب میں اس پانی کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے جس سے فصل پیدا ہوتی ہے لیکن امام نووی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ فصل اٹھ میں غیب کی شے اور غیبوں کے ساتھ صحیح ہے اور غیب کی شے (زیر) سے ساتھ زبور صحیح و مقرر ہے اور غیب کے ساتھ فقہاء ان کی اکثریت میں مستقل ہے اور اصطلاح میں پہلے لغوی معنی یعنی تمام بدن کا دھوا عام ہے۔ (۱)

عقل و علم کا کتبہ ہے۔ جہر عقل ادا کرنے کی حالت میں جاننا درست نہیں، عقل کرنے بعد جو نور درست ہو جاتی ہے۔

(۲) یوحنا انصاری حکیم نے تفسیر اربعۃ اشیاء کی نیت سے عقل کرنے پر اس کو کتابہ عقل ہوگا۔ (۳)

شرائطِ فصل: فصل کے درجہ و صفت کی شرائط ان میں دو سو کی ضرورت ہے اور فصل کے پان میں ذکر ہے۔ (۴)
 زمین فصل موسم کے ہر حصے پر ایک مرتبہ پانی پڑنا فصل کا زمین جس پر مشقت کے بغیر پانی پہنچا نا ممکن ہوتی ہے کہ ہر حصے پر
 سے حصے پر پانی نہ پڑنا فصل جائز و صحیح نہیں ہوگا۔ (۵)

فراغت نفس

۱۔ فصل میں جس فرض میں ۱۰ دروہ ہیں اس کی کرۃ ۳۰ تاک میں پانی ڈالنا ۳۰ سارے بدن کو ایک بار دھونا (۶) یعنی کئی تاک میں پانی ڈالنے کے علاوہ باقی تمام بدن کو ایک بار دھونا (۷) اور فصل سے مراد فصل کرش میں جتنا ہی بعض دھواں کا فصل ہے جیسا کہ سراج مودودج میں مذکور ہے اور سراج الوہان کا ظاہر یہ کام اس پر دلالت کرتا ہے کہ کئی کرۃ اور تاک میں پانی ڈالنا فصل مستون میں شرط یعنی فرض نہیں ہے کیونکہ فصل مستون ان دنوں کے پھر بھی ادا ہو جاتا ہے (۸) اور ان دنوں فصل مستون میں فرض نہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ ان دنوں کے ترک کرنے سے وہ فصل ختم ہو جس کا گوارہ یہ روایتیں کہ فصل مستون کا کھنک ادا ہو ان دنوں پر موقوف نہیں ہے۔ (۹)

۴۔ کلی کرے اور تاک میں اپنی ڈالے گی ہر دھوکے باپ اس بیان ہو چکی ہے۔ (۱۰)

محرمی نے گربانی پیا اور سارے باہر نکلا تو وہ بھی کی جوتے کافی ہے چیک دو سارے وہ میں پہنچ جائے (۱۱) حمل فرض ہے اور ہرے میں ہر کو پانی پیا کافی ہے اس لئے کہ اس کا قول کے مطابق کل کی فرضیت اور ہرے کے لئے علی کے پانی کا باہر پہنچنا شرط نہیں ہے (۱۲) کہیں اُسود بھرے پانی پیا کہ جس سے سدا سدا اے سے حمل تحریر نہ تعلق کا فرض اور اہم کیا اور اگر چوں کہ گربانی پیا تو فرض اور ایس ہوا (اس لئے کہ جو پئے سے سارے وہ کے ہندو پانی نہیں پہنچا (۱۳) اور کام اور جو پئے کے نزدیک جب تک کہ گربانی سے سے باہر نہ لے آئے کا فرض

(۱) قریش (۲) یهود (۳) نصاری (۴) مجوس (۵) بدائع الخ (۶) عرش (۷) چمن و سمن و دی و غیره

(۷) ۱۰۰ (۸) ۱۰۰ (۹) ۱۰۰ (۱۰) ۱۰۰ (۱۱) ۱۰۰ (۱۲) ۱۰۰ (۱۳) ۱۰۰

۱۔ اگر کوئی عورت کچھ ترے بغیر ملے ہوئے ہو تو اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔ اس کے ساتھ ایسی کیفیت پائی ہوگی جو عورت کے لئے حرام ہے۔
 ۲۔ اگر کوئی عورت کو دیکھ کر اس سے میل جول کرے تو اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔ اس کے ساتھ ایسی کیفیت پائی ہوگی جو عورت کے لئے حرام ہے۔
 ۳۔ اگر کوئی عورت کو دیکھ کر اس سے میل جول کرے تو اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔ اس کے ساتھ ایسی کیفیت پائی ہوگی جو عورت کے لئے حرام ہے۔
 ۴۔ اگر کوئی عورت کو دیکھ کر اس سے میل جول کرے تو اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔ اس کے ساتھ ایسی کیفیت پائی ہوگی جو عورت کے لئے حرام ہے۔
 ۵۔ اگر کوئی عورت کو دیکھ کر اس سے میل جول کرے تو اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔ اس کے ساتھ ایسی کیفیت پائی ہوگی جو عورت کے لئے حرام ہے۔
 ۶۔ اگر کوئی عورت کو دیکھ کر اس سے میل جول کرے تو اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔ اس کے ساتھ ایسی کیفیت پائی ہوگی جو عورت کے لئے حرام ہے۔
 ۷۔ اگر کوئی عورت کو دیکھ کر اس سے میل جول کرے تو اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔ اس کے ساتھ ایسی کیفیت پائی ہوگی جو عورت کے لئے حرام ہے۔
 ۸۔ اگر کوئی عورت کو دیکھ کر اس سے میل جول کرے تو اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔ اس کے ساتھ ایسی کیفیت پائی ہوگی جو عورت کے لئے حرام ہے۔
 ۹۔ اگر کوئی عورت کو دیکھ کر اس سے میل جول کرے تو اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔ اس کے ساتھ ایسی کیفیت پائی ہوگی جو عورت کے لئے حرام ہے۔
 ۱۰۔ اگر کوئی عورت کو دیکھ کر اس سے میل جول کرے تو اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔ اس کے ساتھ ایسی کیفیت پائی ہوگی جو عورت کے لئے حرام ہے۔

میں فقہ کا اختلاف ہے بعض نے کہا کہ اس کو حتم کر لیا جائے اور بعض نے نہ کر کے کہے کہ اس میں قس دیا جائے۔ یہ قول اولیٰ ہے لیکن کافر مرد کا اگر کوئی مسلمان دینی نے تو قس پکڑے کی طرح اس کے اوپر سے پائی بھاؤا جائے اس وقت منوں فرماتے ہے قس نہ دیا جائے۔ (۱)
(فصل بیعت کی تکمیل کتاب النکاح میں ہے۔ مولف)

۲۔ کافر جنسی (خود مرد و عورت) جو کہ وہ لہذا نہ ہو یا نہ ہو مگر شرعاً وہ قس ملے جو کہ اس پر واجب اسلام کے قس پر قس واجب ہونے میں مصلحت کا اختلاف ہے بعض نے کہا کہ اس پر قس واجب نہیں ہے اور بعض نے کہا کہ اس پر قس واجب ہے اور ظاہر روایت ہے اور بھی آج ہے۔ (۲)

۳۔ کافر عورت اگر بعض یا نہ اس کا قس مختص ہونے کے بعد مسلمان ہوئی تو بعض کے نزدیک اس پر قس فرض نہیں ہے جبکہ مستحب ہے لیکن اس قول کی ماہر اس پر قس واجب نہ ہو اور یہی احوط ہے اور اگر اس نے قس یا نہ کی حالت میں اسلام قبول کیا ہو اس کے بعد پاک ہوئی تو اس پر قس واجب ہے۔ (۳)

۴۔ بٹالے ترک کی جب قس کے ساتھ بیعت ہوئی تو قس سے پاک ہونے کے بعد اس پر قس واجب ہو گا اور اگر بالغ لڑکا و عورت کے ساتھ بانی ہو (تاکہ عمر کے لحاظ سے بھی چند سال سے پہلے اسے پہنا اسلام ہو) تو بعض نے کہا کہ اس پر قس واجب نہیں ہے بلکہ مستحب ہے اور آج ہے کہ اس پر قس واجب ہے اور یہی احوط ہے (۴) اور چند سال سے پہلے قس اس کے ساتھ بالغ ہونے والے تا باقی کو پہلے اسلام کے بعد جب اسلام ہو یا پندرہ برس کی عمر کے بعد جب پیدا اسلام ہو اور اس کے بعد جب بھی اسلام آئی اس پر قس فرض ہے (۵) قاضی خانی نے کہا ہے کہ کفر و جوار و صورتوں میں اعتبار قس واجب ہے۔ (۶)

فائدہ: قس واجب ہے مرد و عورتی اصطلاحی واجب نہیں ہے کہ فرض ملے ہے جو کہ فرض اعتقاد کی تہذیب میں ہے کہ یہ اصل تعلیمی سے ثابت نہیں ہے اور تحقیق علیہ گل نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ بعض مصلحت نے قس کی قس ہی نہیں مگر فرض و مستحب بیان کی ہیں اور بعض نے فرض ملے کی فرض اعتقاد کی ہے کہ وجہ کو نہ کی قس کے لئے واجب ہے تعمیر کہو ہے۔ لیکن وہ تہذیب سے مستثنیٰ ہے قس کی یہ قس یعنی فرضی واجب و مستحب بیان کی ہیں لیکن یہ بات قس بیعت کے علاوہ باقی میں ظاہر ہے (۷) اس لئے کہ باب النکاح میں متقول ہے کہ قس بیعت فرض ہے اس لئے اس پر واجب کا اطلاق نہ کرنا ملے ہے کیونکہ اس سے اداری مفسر اصطلاح کی بنا پر بات بات یہ حرم ہو گا کہ یہ فرض نہیں ہے۔ (۸)

تیسری قسم قس ملے

۱۔ یہ بھی چار طرح کا ہے اور یہ جو وہ لہذا عرف کے دن اور احرام پانہ ہونے کے وقت کا ہے (۹) بعض مصلحت کے نزدیک ہے چاروں قس مستحب ہیں شرعاً وہ لہذا یعنی اس کو اس کا ہے اور اگر آئندہ میں اس کی تہذیب کی ہے لیکن صاحب فتح اللہ کے شاگرد اہل امیر مائت نے ملے میں جس کے قس کو سنت قرار دیا ہے کیونکہ اس پر بھی متقول ہے۔ (۱۰)

۲۔ جو کہ ان کا قس امام ابو حنیفہ کے نزدیک جس کی نماز کے لئے ہے۔ لیکن یہ ہے اور یہی ظاہر روایت ہے اور اگر یہی ملے ہے کہ یہی آج ہے اور امام حسن علی نہاد کے نزدیک یہ قس جو کہ دن کے لئے ہے (۱۱) اور اس اختلاف کا نتیجہ ان صورتوں میں ظاہر ہوتا

(۱) شی (۲) حج اعراج انگریزی و عربی مصلحا (۳) حج اعراج مصلحا (۴) بیضا (۵) دیلمہ (۶) حج اعراج (۷) حج اعراج

(۸) شی (۹) حج اعراج انگریزی و عربی مصلحا (۱۰) شی (۱۱) حج اعراج انگریزی و عربی مصلحا

بھی کرنے یا مٹی سے پاک ہونے تک موخر ہے۔ (۱)

۱۔ نہ ہر دلوامت کے مطابق غسل کے لئے آسم سے کم فیتہ صاب (تقریباً چار ہیر) پانی اور وضو کے لئے ایک فیتہ (تقریباً ایک ہیر) پانی کافی ہوتا ہے۔ بعض مطاع کا قول ہے کہ غسل کے لئے ایک صاب پانی اس وقت کافی ہوگا جب غسل میں وضو تک کر دے اور اگر غسل کے بعد وضو بھی کرے تو فیکہ دے وضو ایک صاب سے غسل کرے اور اگر مطاع کا مذہب ہے کہ ایک صاب پانی غسل اور وضو دونوں کے لئے کافی ہے اور یہی مانع ہے۔ بعض مطاع نے یہ کہا ہے کہ یہ پانی کے کٹنے کی کم سے کم مقدار جو ان میں مٹی ہے اور یہ مقدار لازمی ہے نہ کہ اگر کسی کو کسی سے بھی کم کٹنی ہو جائے تو کم کر لے اور اگر کٹنی نہ ہو تو اس پر اور زیادہ کرے کہوں کہ تو مٹی کی فیتہ اور صاب تک ہوتے ہیں لیکن اسراف نہ ہو اور حد سے کمی نہ ہو یہی امر مذہب میں اچھی طرح وضو کر لے تو ہمارے وضو کے لئے ایک ہڈی مقدار اس وقت ہے جبکہ استنجاء کرنا ہو اور اگر استنجاء بھی کرنا ہو تو ایک غسل (تقریباً نصف ہیر) پانی سے استنجاء کرے اور ایک دست وضو کرے اور اگر سوزے (ظہن) پہنے ہوئے ہو اور استنجاء بھی نہیں کرے ہاتھ وضو کے لئے ایک غسل پانی کافی ہے اگر سوزے پہنے ہوئے ہو اور استنجاء کرنا ہو تو ایک غسل پانی سے استنجاء کرے اور ایک غسل پانی سے ہاتھ وضو کرے اور یہ کافی صاب ہے جو کہ چار دہا ہیں اس لئے کہ انسانوں کے جسم کا طبع مختلف ہوتا ہے میں (۲) شری صاب آٹھ غسل ہڈی کا ہوتا ہے اور یہ کافی صاب ہے جو کہ چار دہا ہوتا ہے اور ایک ہڈی کا ہوتا ہے اور ام ابو حنیفہ نے بھی کرنا اختیار کیا ہے۔ (۳) غسل میں مثقال یعنی ۳۰ اور ہم کا در مثقال مائے چار ہڈی کا اور ماشرہ ٹوٹی کا ۱۵ ہے اور ہڈی مقدار ۲۰ درہم یعنی ۶۸ تا ۷۲ ماشرہ ہے کن کا بھی یہی وزن ہے (۴) ہم جنم حساب سے غسل کے لئے تقریباً چار ہیر وضو کے لئے تقریباً ایک ہیر پانی کافی ہو جاتا ہے۔ (۵)

غسل کا مسنون و مستحب طریقہ یہ ہے کہ جس شخص غسل کرنا چاہے اس کو چاہے کہ پیرا تہجد، غیر یا تہجد نہ کرنا ہے اور اگر کھانا ہو کر نہ جائے تو کسی ایسی جگہ نہ جائے جہاں کوئی نہ دیکھے، اگر ایسی جگہ نہ ملے تو زمین پر انگلی سے ایک دائرہ کھینچ کر اس کے اندر کھمبہ قائم کرنا ہے اور اس کو اور چار کھمبے نہ جانے والے کھینچ کر بنا کر یا غسل سے نہ بیکار میں اس پر ادا زیادہ ہے اور کھانا نہ دار قبیلے کی طرف نہ کرے نہ جائے۔ سب سے پہلے اپنے دونوں ہاتھ کھائے (یا نیچے) ایک دوسرے پھر استنجاء کرے اور غواہ استنجاء کی جگہ پر نجاست بول جائے اور بدن پر جہاں کہیں نجاست چھوئی ہو اس کو بھی دھو ڈالنے اور پھر پورا وضو کرے مٹی پہلے دھو کر دیکھ کر پھر استنجاء کرے اور غواہ استنجاء کی جگہ پر نجاست بول جائے اور شین پارہ پاک میں پانی ڈالے اگر روزہ دہان ہو تو غرارہ کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے میں ہلا کرے اور اگر روزہ دار اور قوال دونوں میں میحذ نہ کرے اور سر کا کپڑا بھی کرے اگر چونکی یا پتھر وغیرہ پر غسل کرنا ہو وضو کرتے وقت پاؤں بھی دھو لے پھر بعد میں دھونے کی ضرورت نہیں اور اگر ایسی جگہ کھڑا ہو کر نہ جائے جہاں نہ کھانا نہ کھانی میں رہا ہو تو وضو کرنے میں پاؤں نہ دھوے بلکہ غسل سے فراغت کے بعد دوسری جگہ بیٹ کر پاؤں دھوئے، وضو کرنے کے بعد تمام بدن پر غرارہ پانی ڈال کر ہاتھ سے بدن پر مسح کرے اور پہلی دفعہ پانی اٹل کر بدن کو سے یعنی سادھ بدن پر ہاتھ چھیرے بدن پر پانی اس ترتیب سے ڈالے کہ پہلے اپنے سر پر پھر ہاتھ کدھے پر پھر بائیں کندھ پر پانی ڈالے اور اسی طرح دیکھ کر بدن کے ہاتھ اور سر اور اڑھی کے بالوں کا غزال کرے۔ اگر غسل فرض ہو تو قسم اللہ کے علاوہ کوئی اور عذر نہ دے اور قسم نہ لے کسی چیز سے نہ لے سے پہلے چہرہ سے غسل کرے بعد ازاں چہرہ کو چھوئے کہ وہ دھوئے کہ پڑے سے چھو ڈالے اور اپنے پاؤں دھونے سے پہلے کپڑے پہن کر اور غسل سے غرارہ ہو کر دو رکعت نماز پڑھے جب تک کہ وضو کے بعد چار یا مستحب ہے نہ جائے وقت شدہ پر

خاکہ

مظنی پانی، قسم اولیٰ طاهر و مطہر غیر کرہ و جہری پانی، ۲۔ نہا (ضمہ) پانی، ۳۔ کنہیں کا پانی
۱۔ جاری پانی، جاری پانی وہ ہے جو نکلے گا، نہ جائے گا، نہ ہی ہے جس سے جاری پانی کے پھانسنے میں کوئی وقت نہیں
ہوتا، بعض کا قول یہ ہے کہ جاری پانی وہ ہے جس کو گرجا جاتی تھکتے ہوں اور وہ مہرور برنج اور وہ جس جو رہی پانی تھکتے ہوں اور یہی حق ہے
(۵) بہ قول مشہور ہے کہ گرجا میں حتیٰ کہ تھکتے ہوں نہ کہ سے اور دوسرا قولی طاهر ہے۔ (۶)

۲۔ خیر کار پر مالی وغیرہ کے جاری پالی کا تنظیم یہ ہے کہ اگر کسی میں نبیامت واقع ہو جائے تو سب تک اس نبیامت کا اثر اس پالی میں ظاہر نہ ہو سکتی اس کا وہ ایک جگہ در نہ ہلے اس وقت تک وہ پالی جس میں نبی ہوتا ہی نہ ہوتی ہے پس اگر وہ پالی میں کوئی خاص چیز مثلاً مرد اور یا خرمہ ذالہ ہی تو سب تک اس کا رنگ و حورہ باؤ نہیں ملے گا اس وقت تک وہ کوئی خیر نہیں سونگا رہے اور اگر اس میں سے ایک صفت بھی بدل گئی تو فی نفس ہو گیا۔ (۶)

۳۔ اگر مرد اور کبھی چھوٹی سیر کی جائے والی لڑکیک دے اور اس سے ۱۰ روپے پائی گزرتے ہوئے حسب تکالیف کا ایک چارہ اور چار روپے ان مرد کے اقامت سے پہلے کی طرف دوسو روپے جائز ہے یہ حکم امام ابووسف سے مروی ہے (۹) اور نہ یہ ہے کہ یہ حکم ۳۰ روپے مرد اور ہر شخص کے لئے یکساں ہے خواہ وہ شخص چھوٹا نظر آئے یا نہ ہو یا نظریہ اسے دانی ہو یا فقیر کمال ہو اور ان کے شمار و حکم سے کہ کسی کو مال مختار ہے اور ضرورتاً فقیر میں ای کوئی کہا ہے صاحب روفا نے اپنی شرح فقیر الفقار میں بھی کیا ہے (۱۰) اور فقیرانہ میں ضرورت سے اور میں لکھا ہے سے فقیر ہے کہ ای قول پر فتویٰ ہے (۱۱) لیکن کوئی خاص خاص خان و تجنیس و دو داغی و خاصہ و دیگر و غیرہ بہت سی کتب فقہ میں مذکور ہے کہ یہ حکم مرد و (انفرد) و دانی نجاست کے علاوہ ہے یعنی نفرد آئے انہی نجاست سے لے لے لیکن مرد و (انفرد) نہ و نجاست میں دیکھا ہے کہ ان کو اگر کسی بالغ سے لے لے دانی اس نجاست کے اوپر سے گزرتا ہے تو اس سے وضو جائز نہیں ہے اور اگر نصف سے کم پائی اس کے جسم سے گزرتا ہو خواہ جائز ہے اور اگر نصف پائی نجاست سے قلنہ و ترقیوس سے پہنچے اس سے وضو جائز ہے اور احتیاط یہ ہے کہ جائز نہیں ہے اور میں اسو طے (۱۲) لیکن اگر وہ پائی جو مرد و (انفرد) سے گزرتا ہو اس سے کم ہے جو اس مرد و (انفرد) سے نہیں گزرتا اس نجاست کے اقامت سے پہلے کی طرف سے دوسو روپے جائز ہو گا ورنہ جائز نہیں اور مرد و (انفرد) سے لے لے دانی (۱۳) اور لکھا ہے کہ

| (1) طرقت | (2) طرقت | (3) طرقت | (4) طرقت | (5) طرقت |
|----------|----------|----------|----------|----------|
| طرق | طرق | طرق | طرق | طرق |

(۶) درونی و بیرونی تصورات (۷) - ع و دیگر تصورات (۸) - مصحف و موقوفات غیر مرصوف (۹) - مجلدات و موقوفات دیگر (۱۰) - موقوفات

(۱) u_1 و u_2 : (۱۳) u_1 و u_2 : (۱۳) u_1 و u_2 :

میں نے اپنے مثلاً کو ہی قول پہ پایا ہے اور تینوں میں اس کو بھیج کر کہا ہے (۱) اور جیسا کہ ابھی بتا دیا ہے کہ اس میں جو کچھ لکھا ہے اس سے یہ ہے کہ
 لفظوں سے انوال کی بھیج کر گئی ہے اور یہ دوسرا قول اس واسطے ہے (۲) اور غایب میں حملہ سے حصول ہے کہ اگر جاری پالی میں نسبت گرجا ہے اور وہ
 نیاست مقرر نہ ہو تو وہی مثلاً پیشاب ہو تو جب تک اس کا رنگ یا حیرت یا نہ ہو دہی نہیں جیسا ہوتا اور اگر وہ غایت نظر آئے تو پالی جو مثلاً
 مردور یا پالا خانہ اور گور درجہ ہو اگر وہ نہیں ہوئی تو جس طرف وہ مردار وغیرہ نیاست چڑی ہو اس سے نیچے کی طرف وضو نہ کرے اور اس
 نیاست سے پالی جانب کے علاوہ کسی دوسرے جانب سے وضو نہ کرے اور اگر وہ نہیں چھوئی ہو اور اس کا کھانا پانی اس نیاست سے لگ کر بیٹا ہو تو وہ پالی
 نہیں ہے اور اگر نقل یعنی نصف سے کم پانی نیاست لگ کر بیٹا ہے تو پالی پاک ہے اور اگر نصف پانی نیاست سے لگ کر بیٹا ہے تو اس سے
 وضو جائز ہے لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اس سے وضو نہ کرنا ہے (۳) اور اگر پانی کے صحاف ہونے کی وجہ سے لگ پالی کے کم ہونے کی
 وجہ سے مردار پانی کے نیچے سے نظر آتا ہو اور اس مردار سے چھوئی نہ ہو کا عرض ہو کہ لیاؤ وہ کسی چیز کا اکثر پانی اس کی لگ کر جاتا ہے (اور اس
 پانی سے وضو جائز نہیں ہے اصل میں) اور اگر اتنا پانی ہے کہ وہ مردار پانی میں نظر نہیں آتا تو اس نہر کے نصف سے کم عرض میں ہے تو اس نہر کا
 اکثر پانی مردار سے لگ کر نہیں جاتا (۴) اور اس سے وضو نہ کرنا ہے (۵) اس مسئلے سے کیا ہو گیا ہے کہ (نیاست سے) اکثر پانی کا مٹنا
 اصل میں کیونکر ہوتا ہے۔ (۵)

ہے کہ کبھی عمار ہے (۱) فرسنگ اگر گناہت مانع ہے تو غسل نہ کرے گا۔ یہ اور نہیں ہونے کے بارے میں احتیاطاً نصف یا سب انکار کے قلم میں ہے، جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔ (۲)

۶۔ جاری پانی کے لئے یہ شرط نہیں ہے اس کو اوپر سے مدد دینی رہے یعنی یہ ضروری نہیں ہے کہ اوپر سے پانی آئے رہے نہ کا سنبلا جاری ہے کبھی گچ ہے (۳) پانی، اگر غیر و غیرہ کو اوپر سے بند کر دیا جائے اور اس کا پانی اوپر سے آتا نہ ہو جائے اور پانی کا پھانسی رہے تو اس کے جاری ہونے کا قلم نہیں بدلتا اور جب تک وہ پانی اوپر سے پانی کی مدد کے بغیر نہیں بہ رہا ہے اس سے وضو کرنا جائز ہے۔ (۴)

۷۔ اگر مسافر کے رہے تو ایک جاہر یا جاری پانی کا رقبہ جو اور اس کو پانی کی ضرورت میں بھی ہو اور پانی ہونے کی وجہ سے بھی ہو کہ بعض رقبہ اس کو چاہئے کہ اپنے کسی حاجی کو کہے کہ وہ پانی لے لی ایک طرف میں پانی ڈالے اور خود اس پر پانی سے وضو کر لے اور پانی لے لی دوسری طرف ایک پاک رقبہ رکھ دے کہ وہ پانی اس میں جمع ہو جائے تو جو پانی اس رقبہ میں جمع ہوا ہے وہ پاک ہے اور پاک کرنے والا ہے اور کبھی گچ کیونکہ پانی کا یہ استعمال جاری ہونے کی حالت میں ہوا ہے اور جاری پانی مستعمل نہیں ہوگا (۵) اور اس پانی سے وضو کرنا آویں کا وضو کرنا جائز ہے اور دوسری دفعہ بھی اسی طرح ہر دے کے زویر جاری کرنے سے وضو کرے اور ہر پاک رقبہ میں اس کو جمع کر لے سے تیسری دفعہ اور اسی طرح چوتھی اور پانچویں دفعہ اور چھٹی دفعہ چاہیں وضو کرنا جائز ہے۔ (۱)

۸۔ کسی شخص نے ایک چھوٹے حوض (یا چھوٹی نہر یا چھوٹے تالاب) میں سے تیر کھوڑا اس میں اس حوض سے پانی جاری کیا اور اس نہر میں بہتے ہوئے پانی سے اس شخص نے یا کبھی اور نے وضو کیا یا مردود پانی کسی بندہ میں جمع ہو گیا یا مردود پانی سے ایک اور شخص نے وضو کر دیا یا جاری کیا اور نہر جاری پانی سے وضو کیا اور وہ پانی دوسری جگہ جمع ہو گیا اور تیسرے آدمی نے اس میں سے ایک اور وضو کر دیا اور اس میں پانی جاری کیا اور اس جاری پانی سے وضو کیا تو ان سب کا وضو جائز اور سب سے بیکہ دونوں جگہوں میں کچھ وضو کرنا مردود وضو کا وضو ایسا ہی ہونا ہے کہ اگر ایک نے جاری پانی ہونے کی حالت میں وضو کیا ہے اور جاری پانی نہیں نہیں ہوا جب تک کہ اس کی کوئی وقت نہ تھی دھک یا ہر دھک نہ بدل جائے (۲) اور یہ نظم اس وقت ہے جبکہ مضائقے وضو سے مستعمل پانی صرف جاری پانی میں ہی کرے کہ نہ کسی صورت میں وہ جاری پانی سے خارج ہوگا اور مستعمل کے قلم میں نہیں ہوگا۔ (۳)

۹۔ اگر وہ تڑپوں (چھوٹے حوضوں) میں سے کچھ آدمی سے پانی نکالے اور دوسرے آدمی سے پانی نکالے اور ان دونوں تڑپوں کے پانی میں سے کبھی کبھی وضو کرے تو جائز ہے (جبکہ دونوں تڑپوں میں کچھ تالابوں) اس لئے کہ وہ پانی بہتی ہے۔ (۴)

۱۰۔ اگر حوض چھوٹا ہو اس میں ایک طرف سے پانی آتا ہو اور دوسری طرف سے پانی نکلتا ہو خواہ وقتاً فوقتاً ہو کسی دوسرے زریعہ سے نکلتا ہو مثلاً کوئی شخص اس میں غسل کرے اور اس کے غسل کرنے کے بعد دوسرے جانب نکالے پانی نکلتا ہو تو پانی جاری ہے اس لئے اس حوض کا پانی غیر چھوٹا ہو گا اور اس میں ہر طرف سے وضو کرنا جائز ہے خواہ وہ حوض چاروں طرف سے آتا ہو اور اس سے کیا جائے وہ ہر طرف سے نکلتا ہو بعض کے نزدیک چاروں طرف سے نکلتا ہو یا اس سے کم ہونے کی صورت میں ہر طرف سے وضو کرنا جائز ہے اور اسے نہ نکلتے کی صورت میں اس سے صرف پانی داخل ہوتے یا پانی نکلتے کی جگہ سے وضو کرنا جائز ہے ہر طرف سے جائز نہیں۔ لہذا کے اس کام سے یہ بات خارج ہے کہ اس پانی سے حوض میں ایک طرف سے پانی آتا ہو اور دوسری طرف سے پانی نکلتے ہو جب وہ جاری پانی کی قسم میں ہو لکن اگر حوض کے نیچے

(۱) کیونکہ روایت (۲) تیسری روایت (۳) خود عائشہ (۴) تیسری روایت (۵) تیسری روایت (۶) تیسری روایت (۷) تیسری روایت

(۸) تیسری روایت (۹) تیسری روایت (۱۰) تیسری روایت

[illegible]

کر لئے اس کا مطلب یہ ہے کہ چھوٹے حوض کی مقدار ایسی نجاست کے ہر طرف سے چار چار گز شرقی (کوئٹہ) تک چھوڑ کر دوسرے طرف سے چار چار گز جنوبی (کوئٹہ) تک چھوڑ کر پانی کے حجم میں سے اگر نجاست خوشی کے درمیان میں واقع ہو تو ظاہر ادا ہے یہ قیاس کرتے ہوئے دوسرا چھوڑ کر اس میں وضو کرنا جائز ہے اور نہ نہیں اور نجاست نظر نہ آنے والی ہو مثلاً بیسٹاب یا شراب وغیرہ ہو تو اس میں مشابغہ کا اختلاف ہے، مشابغہ حرقی کے نزدیک اس کا حکم نظر نہ آنے والی نجاست کی مانند ہے پس نجاست واقع ہونے کی جگہ سے چھوٹے حوض یعنی چار چار گز چھوڑ کر وضو کرنا جائز ہے اور مشابغہ عام طور پر چھوڑ کر پانی کے حوض میں درجہ حرارت میں فرق نہ کیا ہے اور عام طور پر قیاس کے تحت اس میں وضو کرنا جائز ہے (یعنی نجاست کرنے کے مقام سے بھی وضو کرنا جائز ہے جب تک اس کے کسی وصف میں تغیر نہ ہو جائے) جیسا کہ جاری پانی کے لئے حکم ہے جو کہ اس میں ہے (۱) جس کا خلاصہ یہ ہے کہ نظر نہ آنے والی نجاست کے حوض کبیر میں واقع ہونے کی صورت میں نجاست کے چاروں طرف چار چار گز چھوڑ کر وضو کرنا جائز ہے اور نظر نہ آنے والی نجاست کی صورت میں دو قیل نقل کئے ہیں ایک قول کے مطابق یہی حکم ہے جو نظر آنے والی نجاست کا ذکر ہوا ہے مصلیٰ نے اس کو صحیح کہا ہے اور دوسرے قول کے مطابق اس حوض سے ہر طرف سے وضو کرنا جائز ہے حتیٰ کہ جو موضع نجاست پر بھی وضو کرنا جائز ہے اور مصلیٰ نے اس کو صحیح کہا ہے اور فرمودہ میں ہے کہ اگر کسی حوض کے وصف میں تغیر نہ آئے تو عموم لائق کی وجہ سے مطلق طور پر پانی نہیں نہ ہونے پر غرضی ہے خواہ وہ نجاست نظر نہ آنے والی ہو یا نظر نہ آنے والی ہو اور اگر مشابغہ ہو تو اس سے کہیں قیل نقل صحیح قرار دیا جائے اور نظر نہ آنے والی نجاست کے حکم میں کوئی فرق نہیں ہوتا چاہے جگہ میں ہی کوئی شخص قرار دیا ہے۔ (۲) لیکن اختلاف سے بچنے کے لئے احتیاط پر عمل کرنا مستحب ہے۔ (۳)

۹۔ اگر لوگ مصلیٰ جا کر بڑے حوض سے وضو کریں تو مشابغہ عام کے قیل کے مطابق جائز ہے اور اگر کسی مصلیٰ ہے اور احساس الطافی میں کیا ہے کہ اگر کسی شخص نے بڑے حوض میں غسل کیا تو دوسرے شخص کو اس جگہ سے وضو کرنا جائز ہے کیونکہ بڑا حوض مستقل پانی کو نسبت دینا کرنے میں جاری پانی کے حکم میں ہے۔ (۴)

۱۰۔ اگر بائیں کے، درختوں کے، چھان چھان میں یا ایسے نیت میں جس کی زراعت یا گھاس چھان اور آئینہ میں ملی ہوئی ہو یا پانی میں ہو اور وہ درود نہ کرے اگر اس کے درخت اور گھاس وغیرہ اس قدر گھٹا ہوں کہ اس کا پانی پلانے سے حرکت نہ کرے تو اس سے وضو جائز نہیں ہے کیونکہ مستقل پانی پھر استعمال میں آتا رہے گا اور اگر اس کا پانی پلانے سے حرکت کرے تو اس سے وضو جائز ہے کیونکہ مستقل پانی کی طرح پاک پانی میں مل کر نسبت دینا ہو جائے گا اور بائیں (۱) اور گھاس اور لعل وغیرہ) کا باہم ملنا ہوا ہو یا پانی کے باہم ملنا ہوا ہونے کا نشانہ نہیں ہے اور اس سے اس کتاب کے باب ۱۰ میں کوئی قص نہیں آتا۔ (۲)

۱۱۔ اگر پانی میں وضو کیا جس میں پانی کی تمام سطح پر کافی نمی آتی ہے اگر وہ والی پلانے سے مل جائے (یعنی پانی نظر آ جائے) تو اس میں وضو جائز ہے اور نہ اس سے وضو کرنا نہیں ہے۔ (۳)

۱۲۔ اگر پانی میں وضو کیا جس کے پانی کے اوپر کا حصہ برف ہو گیا ہے اگر وہ برف ایسی پتل ہے کہ پانی کے حرکت کرنے سے ٹوٹ جاتی ہے تو اس میں وضو کرنا جائز ہے اور اگر حوض کے پانی پر برف چھوڑ کر سے ٹوٹے ہو اور انہی نہ ہو تو پانی پلانے سے نہ ملے

- | | | |
|--------------------------|--------------------------|--------------------------|
| (۱)۔ برف نہ ہونے کی حالت | (۲)۔ برف نہ ہونے کی حالت | (۳)۔ برف نہ ہونے کی حالت |
| (۴)۔ برف نہ ہونے کی حالت | (۵)۔ برف نہ ہونے کی حالت | (۶)۔ برف نہ ہونے کی حالت |

تو اس میں وضو جائز نہیں ہے اور اگر برف ٹھوڑی ہو اور پانی کے ٹپے سے مل جائے تو اس میں وضو جائز ہے۔ (۱)

۱۔ اگر کسی برف خوش کی تلخ پانی چمکھا اور کسی نے اس میں سوراخ کر لیا اور اس سوراخ کے اندر کی طرف ہی برف پانی سے ملی ہوئی ہے تو اس میں وضو جائز نہیں ہے اور نہ جائز ہے (۲) اور اگر پانی میں سوراخ میں سے نکل کر اس برف کے اوپر اس قدر چل کر گیا کہ اس میں چھوئے اور پانی مایا جائے تو اس کے نیچے کی برف نکل نہیں جاتی اور پانی دور رہتا ہے تو اس میں وضو جائز ہے اور اگر چل کر گرنے سے اس کے نیچے کی برف نکل جاتی ہے یا وہ پھیلا ہو پانی دور رہتا ہے تو اس میں وضو جائز نہیں ہے۔ اور اگر وہ پانی (اور پڑھ لکھی آپ لکھ) اس سوراخ میں اس طرح ہے جیسے مشق میں پانی ہوتا ہے تب بھی اس میں وضو جائز نہیں بلکہ اگر سوراخ دور دور ہو گا تو اس میں وضو جائز ہوگا۔ (۳)

۱۔ اگر شخص کا پانی کچھ کم ہو اور اس میں کسی جگہ سوراخ کر لیا گیا ہو اور پانی برف کے نیچے اس کے ساتھ ملا ہو اور وہ سوراخ اس کی طرف سے نکلتا ہو تو اس میں وضو جائز نہیں ہے۔ اگرچہ وہ سوراخ میں نجاست واقع ہو جائے یا اس میں کوئی مٹا پانی پیٹا یا اس پانی میں جو سوراخ کی طرف سے نکلتا ہو، وضو کر کے وضو نہیں کرنا چاہیے۔ اور اگر اس کا پانی برف سے نکل کر اس برف سے متصل ہوئے کے باعث آس میں منظر نہیں آتا یا نجاست مستعمل پانی کا ہو یا کسی پانی میں ہوگا اور وہ اس کو نہ کرے گا اور بعد از نجاست والا حصہ کب جو رہے گا تب اس برف کے نیچے کا پانی دور دور ہو گا اور پانی پاک نہیں ہوگا اور اگر پانی وضو کر دیا کر دیا اور کھول دیا ہے اور برف کے نیچے کا پانی برف کے ساتھ ملا ہو اور اس سے الگ ہو تو اس سے وضو کرنا چاہیے۔ اور اگر پانی کا نہ نہیں ہوگا اور کھولنے والی اور کھولنے والی نجاست کے گم کرنے میں جو اختلاف ہے انہیں بیان ہوئے ہیں کہ اس کی کوئی وضو نہیں ہے۔ اور یہی تفصیل اس وقت بھی جاری ہوئی جبکہ جس چمکا ہوا ہو اور اس میں پھرتے میں سوراخ نہ ہو کر پانی اس پھرتے کے ساتھ ملا ہو اور وہ دور دور سے نہ ہوگا تو اس سوراخ کا پانی نجاست کے گم کرنے سے نجاست ہو جائے گا اور اگر پھرتے سے جدا ہو گا تو نجاست نہیں ہوگا۔ اسی لئے کہ وہ بھی مسطح خوش کی مانند ہے اور کھد خوش کی برف میں سوراخ نہ کیا ہو جو دور دور سے نہ ہو اور پانی اس سوراخ کے اوپر آ کر برف کی تلخ پھیل گیا ہو یا اس میں سوراخ میں پانی کے پانی کی اندر ہو یا اس میں کسی گتے سے پانی پیلا ہو اس میں اس کوئی نجاست واقع ہوئی تو وہ پانی مجزئہ کے نزدیک نجاست ہو جائے گا اور برف کے نیچے کے پانی کا اعتبار نہیں ہوگا اور جب وہ سب پانی نجاست ہو گیا تو جب تک وہ تمام پانی نجاست کے نزدیک نجاست تھا اس وقت تک وہ پانی پاک نہیں ہوگا اور اگر کسی نے خوش کی تلخ پر کسی کوئی برف میں سوراخ کر لیا اور کسی شخص نے اس سوراخ میں اس طرف سے وضو کیا یا مستعمل پانی (معدن) اس سوراخ کے پانی میں نہیں کرتے اور تو اس کا وضو بحال میں نہ ہو گا اور سوراخ بڑا یعنی دور دور ہو یا اس سے مجزئہ ہو اور اگر مستعمل پانی اس سوراخ میں داخل ہو گیا اور وہ دور دور سے مجزئہ ہے تو اس میں وضو جائز نہیں ہے اور اگر اس سوراخ میں کوئی کھری وغیرہ کر کے رکھی ہو تو برف کے نیچے کا پانی دور دور رہے تو اس میں وضو کرنا جائز ہے۔ اور اگر اس کوئی مٹا صف نہ مل جائے گا اور سوراخ کے اندر ہو پانی تھا اور اب نیچے اتر گیا ہے وہ بھی نجاست نہیں ہوگا اس لئے کہ اس کی سمت غالب طور پر اس پانی کے نیچے اتر جائے گا۔ بعد از نجاست بھی نجاست اگر اس کی سمت اس پانی کے نیچے اترنے سے پہلے واقع ہوئی ہو یا وہ جسے اس میں گرا نہ پاک ہو تو اس سوراخ کے اندر کا پانی نجاست ہو جائے اور اس طرح اگر برف کے نیچے کا پانی دور دور ہو گا تو وضو جائز نہیں ہوگا۔ (۴)

۱۔ پھرتے والے خوش کی مچھت میں پانی لینے کے طاق کا صومعہ کی مانند ہے جبکہ اس طاق (سوراخ) کا پانی جہت ہے اگر پانی کھات کے ٹکڑوں سے جدا ہے اگرچہ نہ ہو تو اس میں وضو کرنا جائز ہے اور اگر پانی طاق کے ٹکڑوں سے ملا ہو تو اس میں وضو جائز نہیں ہے۔

کا واقع ہونا معصوم نہ ہو تو اس سے وضو جائز ہے (۱) لیکن اگر اس میں نجاست کا واقع ہو اور اس کی وجہ سے اس کا ضمیر ہو معصوم ہو جائے تو اس سے وضو جائز نہیں ہے اور اگر نجاست واقع ہونے میں شک ہو اور اس کو اس کا یقین نہ ہو تو اس سے وضو جائز ہے اور اس کے بارے میں اس کو کسی سے پوچھنا واجب نہیں ہے۔ (۲)

۳۱۔ اگر پانی میں کوئی پاک چیز مل جاتے اور اس میں نیکو اوصاف میں سے یعنی طہرہ، رجبہ، اور جو میں سے کوئی وصف بدل جائے اور وہ لی ہوئی چیز مطلب ہو پانی غالب ہو تو ہمارے فقہاء کے نزدیک اس سے وضو جائز ہے کیونکہ مغلوب پاک چیز کے ملنے سے پانی مطلق ہونے کے حکم میں ہی رہتا ہے۔ (۳) اس مسئلے کی تفصیل متقیہ پانی کے بیان میں درج ہے مؤلفہ

۳۲۔ لکھت و کثرت کے بارے میں تمام ماہرین کا حکم پانی کی مانند ہے یعنی پانی کی جو مقدار نجاست ملنے سے نجس ہو جاتی ہے ہر نوع چیز کی اتنی مقدار نجاست ملنے سے نجس ہو جاتی ہے۔ (۴)

۳۳۔ حوض سے وضو کرنا عرفاً مستزاد نہ ہے وضو کرنے سے افضل ہے کیونکہ مستزاد حوض سے وضو کرنے کو جائز نہیں سمجھتے (کیونکہ ان کے نزدیک حوض کبیر نجاست واقع ہونے سے نجس ہو جاتا ہے اگرچہ نجاست قلیل ہو (۵) ان کی یہ حکمت اس وقت ہے جبکہ مستزاد سوچا ہوا اور جہاں وہ لوگ ٹھک جیں اور اسی حوض کی یہ نسبت خبر سے وضو کرنا افضل ہے۔ (۶)

کنوئیں کا پانی: کنوئیں سے مراد یہاں وہ کنواں ہے جو ۱۰۰ ذرہ (۱۰۰۰) سے کم ہو اور جو نہ اس ۱۰۰ ذرہ ہو نجاست کے واقع ہونے سے ناپاک نہیں ہوتا جب تک کہ اس کے پانی کی کوئی منت یعنی رجبہ یا رجبہ نہ بدل جائے۔ چھوڑا اور ذرہ سے کم کنواں ہمارے اکثر کے نزدیک چھوٹے حوض کے حکم میں ہے جس میں چھوٹے حوض کے کرنے سے چھوٹے حوض کا پانی ناپاک ہو جاتا ہے لہذا چھوٹے حوض میں گر جائے تو کنوئیں کا پانی بھی ناپاک ہو جاتا ہے۔ (۷) اور ذرہ یا اس سے بڑا کنواں جس میں رجبہ یا رجبہ نہ بدل جائے تو حوض کے حکم میں ہے مگر ایسے کنوئیں مثلاً دھاری کا ہے جن میں عام کنوئیں چھوٹے حوض کے حکم والے ہی ہیں لیکن ان کو اس کے حکم میں چھوٹے حوض کے برخلاف یہ خصوصیت ہے کہ ان چھوٹے کنوئیں کا ناپاک پانی بھی شرعی مقدار کے مطابق نکال دینے کے بعد پاک ہو جاتا ہے بخلاف دوسرے قلیل پانی کے کہ وہ جب تک جاری نہ ہو جائے پاک نہیں ہوتا۔ مگر ناپاک کنوئیں کے مسائل قیاس پر نہیں چلتے ہیں بلکہ اصرار پرانی ہیں قیاس کا تقاضی تو یہ ہے کہ یا تو کنوئیں کا پاک ہو یا کسی طرح بھی جس میں نہ ہو کیونکہ اس کی کھجور اور چاروںوں سے بھی نجاست مل گئی ہوئی ہوتی ہے اس میں ضرر و ضرر پانی آتا ہے اور یا کنوئر کچی یا پاک ہی نہ ہو کیونکہ اس میں پانی پیچے سے سوت (چشہ) کے ذریعہ آتا ہی رہتا ہے اور اگر سے نکلا جاتا ہے اس لئے وہ عام کے حوض کی مانند جاری پانی کی مانند ہو گیا (۸) ہمارے فقہ کی کتابوں میں صراحت کے ساتھ ذکر ہے کہ کنوئیں کے مسائل میں رائے کوئی اصل نہیں ہے بلکہ کنوئیں کا پانی لائے سے کنوئیں کا پاک ہونا اصل ضرورت کے تحت قیاس علیٰ مینا اختلاف سے خارج ہے اور آج صحابہ سے اخذ ہے (۹) جن چیزوں کے کرنے سے کنوئیں کا پانی نکالا جاتا ہے وہ وہ جس میں ہیں۔ اول وہ کہ جس کے کرنے سے پانی نکالنا واجب ہوتا ہے دوسری وہ جس کے کرنے سے پانی نکالنا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے (۱۰) اور وہ پاک چیز جس کے کرنے سے کنوئیں کا پانی نکالنا واجب ہوتا ہے اس کی چھ تیس ہیں ایک وہ چیزیں ہیں جن کے واقع ہونے سے تیسرے ذریعہ نکالنا واجب ہیں اور دوسری وہ ہیں جن کے واقع ہونے سے چالیس اول نکالنا واجب ہیں۔ تیسری وہ ہیں جن کے واقع ہونے سے تمام پانی نکالنا واجب

(۱) مکرور علیہ (۲) مکرور علیہ (۳) مکرور علیہ (۴) مکرور علیہ (۵) مکرور علیہ (۶) مکرور علیہ

(۷) مکرور علیہ (۸) مکرور علیہ (۹) مکرور علیہ (۱۰) مکرور علیہ

[illegible]

۱۰۔ اور کوئی کہ پاک کرنے کے لئے چالیس یا بیس ذول کثات کو حکم پیش دار اور غیر پیش داروں کو قسم کے کوٹیں، سٹے لئے جو خلاف بیعت اور جو سٹے (مقصود) کے کہ اس کا قمار کیا جائے، یا جو سٹے کا جیکو اس میں جی پو کے، یا جو خور کر کر جائے اس لئے کہ کوٹوں کا پانچ سو اور غیر پیش داروں کے لئے سٹے کا پاک ہو جاوے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارہ سنی ذول الفطن سے بالخصوص ثابت ہے (۳) سنی کوٹوں سے کچھ عقربہ سے بعد ذول پانی کا کھانا خلاف قیاس و جرح و حد ثابت ہے بیس جو سٹے، درجہ سٹے (مقصود) اور غیرہ کو کوٹیں کے ساتھ سنی نہیں کہا جاسکتا (۱۰)

۱۔ درود چہ وغیرہ کے تو نہیں سے کالے کے بعد کنوئیں کے پانی کی نیاست نکال دینی ہے اس میں سے جس قدر نکال دیا جائے وہی قدر پانی نہیں بن سکتا میں مخلف ہو جاتا ہے پس جس کنوئیں سے کسی ذول نفاق صاحب تھے اگر اس میں سے پہلا ذول نفاق گر نکلیں وہ کنوئیں میں ذوال ابوالقاس سے کنوئیں سے بھی نہیں ذوال پانی کا نکلتا وہ جب ہوگا دروازہ پاک کنوئیں میں دوسرا ذوال اللہ انہیں ذوال پانی کا نکلتا وہ جب ہوگا اور اگر تیسرا ذول نکالے گا تو پھر ذوال نکالے گا نہیں اور ہی طرح آخری یعنی سوائے ذوال پاک کنوئیں میں اور ہے تو اس کنوئیں سے صرف آٹھ ذول نکال جائے گا کیونکہ اس وقت پہلے کنوئیں کا پاک ہوا بھی اس وقت ذول ہی صرف نکلتا ہے اور اس میں سے اس کے بعد دوسرا ذول نکالے گا تو اس میں بھی اسی قدر ذول ہے۔ ہاتھ ہوتا ہے اس قدر تو اس میں پہلا کنوئیں ہی وقت پاک ہوگا جس وقت اس میں سے دو ذول نکالے گا پھر تیسرا ذول نکالے گا اور دوسرا ذول نکالے گا تو اس میں بھی اسی قدر ذول ہے کہ اس میں سے دو ذول نکالے جائیں گے اور بھی وقت ہے دروازہ ایک کنوئیں سے نہ باکال تر دوسرے ذول پاک کنوئیں میں ذوال دیا گیا اور پھر کنوئیں سے میں ذول بھی نکال کر دوسرے کنوئیں میں ذول دینے کے جواب دوسرے کنوئیں میں سے ذول نہ چو کہ نہ نہیں ذول نکالے وہ جب اس سے جیسا کہ جیسے کنوئیں کا علم تھا (۵)۔ مگر ذول پاک کنوئیں کا پانی کسی دوسرے کنوئیں میں ڈالو اور دوسرا نکالو پینے میں کا پاک تھا تو یہ نکالنا ہے مگر کہ دوسرے کنوئیں کے میں قدر ذوال نکالے گا وہ جب سے پہلے کنوئیں سے نکالے گا پانی اس میں ڈال دیا جائے گا تو ذول نکالے

(۱) - معادله درجه دوم مستطلا (۲) - محور مختصات نام مستطلا (۳) - دورانی (۴) - مرکز اوج و سطح مقطع

واجب تھے ان دونوں میں سے جو قصد اور نیت ہوگی وہی نکل جائے گی اور اگر اقل سے مستثنیٰ کر کے ظاہر کر دوں تو سے نکالے جانے والے
 ذروں کی تعداد یکساں ہے تو دونوں میں سے کسی ایک کی تعداد کا نکالنا کافی ہے (۱) یعنی بڑا بر تعداد ہونے کی صورت میں ایک کی تعداد
 دوسرے کی تعداد میں داخل ہو جائے گی اور اگر ان میں سے ایک کی تعداد دوسرے کی تعداد سے زیادہ ہے تو قلیل کثیر میں داخل ہو جائے گی
 (۲) مثلاً اگر بر تعداد ہو تو کسی صورت میں کسی ایک کو نہیں لئے انہوں کی تعداد کا اقلیٰ واجب ہوگی اور کثیر یا بڑے کے لئے اس سے بھی جو تعداد
 زیادہ ہے وہ کافی واجب ہوگی (مؤلف) اس کی مثال یہ ہے کہ دو تنوں میں سے ہر ایک میں ایک ایک قبچہ بڑا کرنا جس کی وجہ سے ہر ایک
 تک سے جس ذول نکالنے واجب ہوئے پھر ان میں سے ایک کو نہیں لئے وہی ذول کر دوسرے کو نہیں میں ذال دینے سے تو دوسرے کو نہیں
 سے میں ذول نکالنا واجب ہے اور اگر اس ایک کو نہیں لئے ایک ذول نکال کر دوسرے کو نہیں میں ذال دینے سے تو دوسرے کو نہیں
 کو نہیں سے میں ذول نکالنا واجب ہوگا۔ (۳) اگر ذول کو اس میں سے ہر ایک سے میں ذول نکالنا واجب ہو پھر ان میں سے ایک کو نہیں لئے
 میں ذول نکال کر دوسرے کو نہیں میں ذال دینے سے تو دوسرے کو نہیں سے میں ذول نکالنا واجب ہے اور اگر ایک کو نہیں لئے میں ذول
 نکالنا واجب ہو کر دوسرے کو نہیں سے چالیس ذول کا نکالنا واجب ہو پھر ان میں سے ایک کو نہیں لئے میں ذول نکال کر دوسرے کو نہیں
 میں ذال دینے سے میں ذال دینے سے نکالنے واجب تھے تو اس دوسرے کو نہیں سے چالیس ذول نکالے جائیں (۴) اور یہی طریقہ ان کو اس
 میں سے ہر ایک میں ایک ایک پر ہر گز جس کے وجہ سے ہر ایک کو نہیں سے میں ذول نکالنا واجب ہے ہی ان میں سے دو کو اس سے قصد
 واجب تھی میں میں ذال پانی نکال کر تیسرے کو نہیں میں ان کو تیسرے کو نہیں سے چالیس ذول نکالے جائیں۔ (۵) یہ بڑا کو یا کہ
 تیسرے کو نہیں میں میں جو ہے مرے تو اس میں جو ہے ایک مرنے والی کو نہیں سے ہم میں میں اس لئے تیسرے کو نہیں سے چالیس نکالے واجب
 ہوں گے بخلاف پہلی صورت کے جس میں ہے کہ دو کو اس سے میں ذول نکالنا واجب ہو ان میں سے ایک کو نہیں سے میں ذول نکالنا
 کر دوسرے کو نہیں میں ذال دینے تو دوسرے سے بھی میں ذول نکالنا واجب ہو گا اس لئے کہ یہاں ہر کو دوسرے کو نہیں میں (۶) جو ہے
 مرے میں اور جو ہے ایک جو ہے کہ تھوڑی ہیں دو ظلم و مصاب و نوحہ اور اگر ان دونوں کو اس میں سے کسی ایک کو نہیں سے میں
 ذول کر دوسرے کو نہیں سے میں ذول نکال کر تیسرے کو نہیں لئے گئے تو میں اس لئے جائے جائیں اور ان میں ہر شخص کی روایت کے مطابق
 مناسب ہے کہ پہلے سے ذول نکالے جائیں جو پہلے کو نہیں سے اس میں ذال کے تین پھر اسے ذول نکالے جائیں نہ اس میں سے
 نکالنے واجب تھے اور اگر دو کو اس میں سے ایک سے میں ذول نکالنا واجب ہو کر دوسرے سے چالیس ذول نکالنا واجب ہو اور ان دونوں کو اس سے
 قدر واجب پانی نکال کر تیسرے کو نہیں سے پاک کو نہیں میں ذال یا تو اس تیسرے کو نہیں سے نہ کو دہا بار اصل کے مطابق چالیس ذول نکالنا واجب
 ہو گا اور اگر ایک کو نہیں سے چالیس ذول نکالنا واجب تھے اس میں سے ایک ذول نکال کر میں کو نہیں میں ذال دینے میں میں سے ذول ذال
 نکالنا واجب تھے اب اس سے بھی چالیس ذول نکالے جائیں گے اس لئے کہ اگر وہ ذول کسی پاک کو نہیں میں ذال دیا یا تو اس سے بھی
 چالیس ہی ذول نکالنا واجب ہو جائیں اس میں یہاں بھی ہے۔ اور جو سب امام محمد کے قول کے مطابق ہے اور امام ابو حنیفہ سے سب بارے
 میں اور ان میں ایک روایت کے مطابق اس کا قیام پانی نکالنے کا اور ایک روایت کے مطابق چند واجب اور میں ذال اس میں
 دوسرے کو نہیں سے پانی نکالنا ہے دونوں کا مجموعہ نکالنا جب کہ (۵) اگر جو کسی کے میں کر کر گیا تو اس کے قیام پانی کرنا ہو جائے اور
 اگر اس کے پانی کسی ایک کو نہیں میں ذال دیا گیا تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک جس قدر پاک پانی اس میں نکالنا گیا ہے وہ ان میں ذول

قول یہ ہے کہ کسی نماز کو کثیر بار پڑھیں گے جب تک یہ معلوم نہ ہو کہ وہ کب گرا تھا (یعنی جس وقت معلوم ہو اس وقت سے ہی اس کی نجاست کا حکم ہوگا) یہ کیا ہے (۱) اور اگر اس کے گرنے کا وقت معلوم ہو جائے تو اس پر اجماع ہے کہ اس وقت سے وہ وضو اور نہ زمین لوتا نہیں گئے کیونکہ اب معلوم ہو گیا کہ پاک پانی سے وضو کیا گیا تھا اور اس پانی سے آلودہ نہ ہو گیا تھا تو متسلل ہے یہ کہ اگر ۱۰۰ بار وضو کر کوئی سے مراد وضو کرنا یا پھلنا تھا تو جس دن سے جراثیم کوئی نہیں کے پانی سے گوندھا گیا ہے وہ نہ کوئی نہیں کے اور اگر وہ پھلنا پھلنا نہیں تھا تو ایک دن سے جراثیم کوئی نہیں کے پانی سے گوندھا گیا ہے وہ نہ کوئی نہیں کے (۲) اور وضو کرنے سے ایسی قول کا اختیار کیا ہے۔ (۲)

کنواں پاک کرنے کا طریقہ

۱۔ جس شخص چیز کے گرنے سے کنواں پاک ہو نہ پے پہلے اس چیز کو نکالنا چاہئے نہیں چیز کے نکالنے سے پہلے جو پانی نکالا جائے وہ بے فائدہ ہے کیونکہ کوئی نہیں کی پانی کا سبب وہ شخص چیز سے کوئی نہیں میں اس کے موجود ہونے سے کوئی نہیں کی پانی کا حکم نکالنا نہیں مگر اس صورت میں جسکی اس شخص چیز کا نکالنا دشوار ہو جائے۔ (۳) (جب کچھ آئے ذکر ہے ملاحظہ)۔

۲۔ اگر کوئی نہیں میں مٹی ہوئی جس چیز کا نکالنا دشوار ہو تو اس کی دوسری قسمیں ہیں ایک یہ کہ اس چیز کی پانی کی نداری نجاست کی وجہ سے نہیں اور چیز خود تو پاک نہ ہو چکے نجاست نکلتے سے پاک ہو جاتی ہو ملاحظہ پاک گھڑی یا پاک کپڑا (اور جوئی وغیرہ) اگر کوئی نہیں میں گرنے کا سبب ہو گیا ہو اس کا نکالنا دشوار ہو گیا ہو تو اس صورت میں اسی حالت میں پھر راجب پانی نکال دینے سے کنواں پاک ہو جائے گا کوئی نہیں تو کچھ عرصے کو بھی چھوڑ دینے کی ضرورت نہیں ہے اور کوئی نہیں کے پاک ہوتے ہی وہ پاک چیز کو بھی پاکیزہ (یا جوئی وغیرہ) بھی پاک ہو جائے گی (۴) اور دوسری صورت یہ ہے کہ وہ پاک چیز بذات خود پاک ہو ملاحظہ مردہ ہو لڑکا گوشت اور خنزیر (خورد) یا دام جانور جو کوئی نہیں میں گرنے کا سبب ہو گیا ہو اس کا نکالنا دشوار ہو جائے تو اس کے بارے میں جس قدر احتیاط نہیں ہو اور سے مفضل ہے کہ اس کو کوئی نہیں میں گرنے کا سبب ہو گیا ہو اس کے نکالنے سے عذر ہو جائے تو جب تک وہ نجاست کوئی نہیں میں ہے اس وقت تک کنواں پاک ہے اس صورت میں کوئی نہیں کوئی مدت تک جو بھی چھوڑ دیا جائے نہیں میں یہ نہیں ہو جائے کہ وہ پاک چیز کو بھی گرنے ہو گئی ہے جس کی مقدار بعض اقسام کے پھیلے ہوئے ہے پھر اس مدت کے بعد پھر راجب پانی نکال دیا جائے تو کنواں پاک ہو جائے گا۔ (۵)

۳۔ جب کوئی نہیں میں جو پانی اس کی مانند کوئی چیز گرنے کا سبب ہو جائے (جو ہے وہ طہرہ کوئی چیز کے نکالنے کے بعد) جس سے نہیں تک (اصل نکال دینے تو کنواں پاک ہو جائے گا اور اس کے ساتھ ہی ذیل وی چھٹی کوئی نہیں کے اندر کے ٹکڑے اور وغیرہ پانی کھینچنے والوں کے ہاتھ سے بھی پاک ہو جائیں گے اور اس طریق پر صورت میں مقدار واجب پانی نکال دینے سے کوئی نہیں کے ساتھ ساتھ مذکور تمام چیزیں پاک ہو جائیں گی۔ یہ امام احمد رحمہ اللہ سے مروی ہے (۶) اور کوئی نہیں کو پاک کرنے کے لئے چالیس یا بیس ذل نکالنے کا حکم عام ہے خواہ وہ کنواں چشمہ ہو یا غیرہ چشمہ دار ہو۔ (۷)

۴۔ جس صورت میں کوئی نہیں کا حکم پانی پاک ہو جاتا ہے ان میں کوئی نہیں کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ دنیا کا تمام پانی نکال دیا جائے لیکن اگر وہ کنواں چشمہ دار نہیں ہے یعنی اس کا پانی ٹوٹ نکلا ہے تو اس قدر پانی نکال دیا جائے کہ اس کا پانی ٹوٹ جائے اور اس قدر روئے کہ اب نہ دھواؤں بھی نہ بھر سکے تو وہ کنواں پاک ہو جائے گا اور اس کے ساتھ ہی ذیل وی چھٹی کوئی نہیں کے اندر کی دوا اور

(۱) ابویہ و یحییٰ بن یحییٰ (۲) ابویہ و یحییٰ بن یحییٰ (۳) ابویہ و یحییٰ بن یحییٰ (۴) ابویہ و یحییٰ بن یحییٰ (۵) ابویہ و یحییٰ بن یحییٰ (۶) ابویہ و یحییٰ بن یحییٰ (۷) ابویہ و یحییٰ بن یحییٰ

(۵) ابویہ و یحییٰ بن یحییٰ (۶) ابویہ و یحییٰ بن یحییٰ (۷) ابویہ و یحییٰ بن یحییٰ

اور فقہائے اہل سنت اصول کے علاوہ ایک روایت میں ہے کہ نہ صرف دارالخروج سے جو کوئی نہ ہو، بلکہ اس کا جاننا ہونا چاہیے کہ کون سے
کنہوں میں پانی کی مقدار کم تھی، یعنی اس مقدار سے زیادہ نکلیں تھی جیسا کہ کتاب میں مذکور ہے (۱) اس امام جو طہارت اور صحت اور کمال اللہ سے
مستوفی پر دونوں توفیق بھی اس طرف راجع ہیں کہ ایسے آدمی سے اس کو نہیں کے پانی کا اندازہ کر لیا جائے جس کو اس مقدار سے کم نہیں کے پانی
کا تجربہ نہ ہو کہ ہر جگہ کے کنوؤں کے لئے یہ قول لازماً ضروری ہے جائز (۲) اس پر درود سوال کرنے کے لئے یہ مستحق توفیق نہیں رہا ہے
بلکہ اس شخص کے کھڑکوں کے پانی کی مقدار کو مد نظر رکھنا ہے اور جب لوگوں کے لئے دعا مانگے اور ان کو نہیں کے لئے پانی کی مقدار
طہارہ و متہارہ کا احاطہ ہے۔ (۳)

۱۔ اگر کوئی کو اس میں ہے کہ اس پانی کو نہ تر جائے مگر ایسا کرکے اس کو بھی نہیں دیا جائے کہ چھوٹے سے بڑے ہاتھوں میں
غالب ہے تو اس صورت میں اس کا پانی ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ پانی اس وقت میں میں نہ دے نہ صرف بلکہ نہ دینا اور نہ دینا
کی پانی ایک سالمہ و معتبر پر نکال دینا ہے تو اگر کوئی اس کا جواب دے گا (۴)

۲۔ ایک کہ کو نہیں سے جتنے اس پانی کا مقدار ایک دو گنا ہے کہ اس کو اگر ایک دو گنا مانگے اور اگر ایک
دو گنا تو اس کا پانی پھر تھوڑا کر کے کسی شخص سے دیا جائے کہ اس پر ایک سو گنا کا مقدار اس وقت میں اس پانی کو نہیں دینا چاہیے
تو اس کا مقدار کم نہیں ہے (۵) اگر کسی نے روز ایک اول بکھرتا بھی جائے (۶) اور مقررہ مقدار پانی نکل جائے تو اس پر ایک
دو گنا مانگے کہ اس میں ایک روز میں کو نہیں کا پانی نکلا گیا اور اس سے روز اس میں اور پانی دیا گیا تو اس میں شہد کا اتفاق ہے کہ اس سے کیا
کرنا ہے (۷) (۸) جب اس پانی کا پانی نکلا جائے تو بعض نے کہا کہ نہ اتنا زیادہ پانی دینا ہے صرف اس قدر کہ اس کے پانی نکلا جائے۔ (۹)

فائدہ: مذکورہ بالا روایت سے معلوم ہوا کہ جس صورت میں پانی کا ڈنڈا مقرر ہے اس صورت میں کو نہیں کا پانی کا مقدار
بہت نکلا جائے اس لئے خبر پانی کا ڈنڈا تسلسل نہیں ہوتا اور اس کے علاوہ پانی یہ صورتوں میں بھی صورتوں میں ڈنڈوں کی مقدار اکثر ہے
یہ تو اس پر مشورہ ہے کہ پانی کا ڈنڈا ایک سو گنا ہے اور کسی نے ایک سو گنا سے زیادہ پانی میں دیا ہے کہ اس سے زیادہ ہے اور

۱۔ کہ کو نہیں کا پانی اس قدر ہے کہ اس کے اصل سے نکالا جائے کہ اس سے مراد اول سے جو اس کو نہیں پر صحت استعمال ہوتا ہے اور یہ
طہارہ و روایت ہے اور یہ حکم اس وقت سے جبکہ وہ ڈنڈا بہت بڑا نہ ہو کہ بہت بڑا نہ ہو کہ اس کو نہیں پر کوئی خاص ڈنڈا نہ ہو یا کو نہیں کا ڈنڈا
بہت بڑا نہ ہو کہ بہت بڑا نہ ہو کہ اس کو نہیں میں درمیانی ڈنڈا کا اعتبار ہے یعنی جس سے ایک صحت پانی ۲۱ ہوا اور صحت خود میں کا ہوتا ہے اور
صحت (۱) اگر چہ کسی ایسی روایت کے حساب سے فقہاء یا صاحبائے فہم سے یہ کہ اس کے لئے اگر ڈنڈا اس طاعت بہت بڑا نہ ہو کہ بہت بڑا نہ ہو کہ اس کے
ڈنڈا کے ساتھ اس کو حساب کر کے پانی نکلا جائے نہ بہت بڑا نہ ہو کہ اس کے ساتھ ایک ہی ڈنڈا ہے اور واجب کے برابر ہو کہ ایک ہی ڈنڈا کا کافی ہے اور
وگناں ایک سو گنا کے لئے کہ ایک سو گنا ہے یعنی قدر واجب پانی کا ڈنڈا مقرر ہوتا ہے (۸) جس سے اس کے حساب سے فقہاء و صاحبائے فہم
بہت بڑے نہ ہو کہ اس کے لئے ڈنڈا جس قدر نہیں اسے محال ہے چہ نہیں مشائخ زوال میں مقررہ ڈنڈا کی پانی کا ہوتا ہے تو اس ایک ڈنڈا
کو اگر دوسرے شخص اور جس نے زوال لائے کی صورت میں اس اول اور پانی کے لئے کی ضرورت میں جس ڈنڈا کو دینا اور نہ دینا
مستطاب نہ ہو کہ اس ایک ڈنڈا کو یا زوال نہیں تختہ نہ ایک ڈنڈا میں یا نہیں اول سے اور کوئی نہ کسی شخص ایسی طرف

(۱) اہل دارالخروج و غیرہ (۲) اگر کوئی (۳) اگر کوئی (۴) اگر کوئی (۵) اگر کوئی (۶) اگر کوئی (۷) اگر کوئی (۸) اگر کوئی (۹) اگر کوئی

(۱۰) اگر کوئی (۱۱) اگر کوئی (۱۲) اگر کوئی (۱۳) اگر کوئی (۱۴) اگر کوئی (۱۵) اگر کوئی (۱۶) اگر کوئی (۱۷) اگر کوئی (۱۸) اگر کوئی (۱۹) اگر کوئی (۲۰) اگر کوئی

اگر وہ ذول بہت مجموعہ ہو مثلاً ایک ذول متوسط نصف ذول کی برابر ہو تو اس کے دو ذول ایک ہند کر رہیں مٹی ہذا مؤلف

۹۔ ذول کا ہر اقل ضروری نہیں بلکہ نصف سے زیادہ ہونا کافی ہے مٹی اگر ذول چھو ہوا تھا (اور اس سے تھو پنی ٹھک کر نکل گیا) چھک کر گر گیا مگر بقیہ ہمارا آٹے ذول سے زیادہ ہے تو ہمارا ذول ہی شمار کیا جائے گا اور اگر نصف ذول یا اس سے بھی کم رہ گیا تو وہ ذول شمار نہیں کیا جائے گا۔ (۱)

۱۰۔ اگر کوئی مٹی قدر واجب سے کم پانی ہے تو جس قدر موجود ہو ایسا کاٹنا کافی ہے (مثلاً چالیس ذول کا ٹکانا واجب ہو اور کوئی مٹی غلطیوں ذول پانی ہے تو ہی جس ذول پانی کا لے سے کوئی پاک ہو جائے گا اس کے بعد اگر وہ پانی آج سے تو مرہ ہو گا ٹکانا واجب نہیں ہے۔ (۲)

۱۱۔ پاک کو اس اگر بالکل خشک ہو جائے اور اس کی ذہبی تر کی نہ رہے جب بھی کوئی خود بخود پاک ہو جائے گا اس کے بعد اگر کوئی مٹی وہ زیادہ پانی نکل آجائے تو کسی مٹی پاک ہو نہیں کرے گی یعنی اب وہ ٹکانا پاک کی نہ ہو جائے۔ پاک نہیں ہو گا اور اگر کوئی مٹی نہ چرہ کی طرح خشک نہیں ہوئی بلکہ مٹی میں تر پانی ہے تو صحیح ہے کہ دوبارہ پانی آنے سے اس کو اس پاک ہو جائے گا۔ (۳)

۱۲۔ اگر کوئی پاک ہو جائے تو اس کو کبھی پاک کرنے کے لئے مٹی کے پانی کا جاری ہو پاک کا کافی ہے مثلاً اگر اس کوئی مٹی سرنگ کی طرح سوراخ نمود جائے اور اس سرنگ سے کچھ پانی جاری ہو کر نکل جائے اگرچہ خود وہ مٹی جو وہ اس کو اس پاک ہو جائے گا اس کے سرنگ میں صحت کا سبب نہیں پانی کا جاری ہونا یا مٹی ہمارا وہ اس کو اس میں حوصی کی تھو پنی جو پاک ہو گیا ہو کہ اگر اس کا پانی جاری ہو کر اس کو خشک کر دے تو پانی نکل گیا ہو تو وہ حوصی پاک ہو جاتا ہے (۳) کوئی مٹی پانی جاری ہونے کی دوسری صورت یہ ہے کہ اس کو کسی مٹی سے پیچے ہوں ایک سے پانی کوئی مٹی سے اور دوسرے سے لکڑی کے کوئی مٹی ہر ٹکانا صرف مٹی وہ اس کو اس پاک ہو جائے۔ (۵)

۱۳۔ اس کو اس پاک کرنے کی مذکورہ تمام صورتیں ہیں اس کی صورت میں بھی کوئی مٹی کا ٹکانا واجب نہیں ہے اس لئے کہ اگر وہ صحیحہ صرف پانی کے لگانے کے بارے میں۔ (۶) اور اسے ہیں۔ (۷)

۱۴۔ جس کوئی مٹی پانی نکال کر اس کو پاک کیا گیا ہے قیام اس کے کار سے سمجھ کر نہ لیا جائے۔ (۸)

۱۵۔ امام ابو حنیفہ و امام ابو یوسف رحمہما اللہ کے نزدیک اس وقت تک کوئی مٹی پاک ہوئے گا کہ نہیں لیا جائے گا تب تک اگر مٹی ذول کوئی مٹی سے (دہانہ) سے باہر نہ آجائے تو یہ ذول نکالنے کو ختم پانی اور کوئی روئی کے ساتھ متصل ہے اور امام احمد کے نزدیک جب آخری ذول پانی کی سطح سے جدا ہوئے ہو جائے اس وقت تک اس کو اس پاک ہو جائے گا اگرچہ اس ذول سے کوئی مٹی پانی لپک جائے اس لئے ضرورت کی وجہ سے اس پانی کے چلنے کا کوئی اعتبار نہیں ہے جس اگر آخری ذول کے کوئی مٹی سے جدا ہوئے سے پہلے مٹی نے اس کوئی مٹی سے پانی نکال کر پڑا ہو یا تو پیشین کے نزدیک وہ پڑا پاک ہو جائے گا اور امام احمد کے نزدیک وہ پڑا پاک نہیں ہوگا۔ (۸)

جن صورتوں میں کوئی مٹی بالکل پاک ہو جائے نہیں ہوتا اور جن میں پانی کا ٹکانا مستحب ہے ۱۱۔ پاک پچ کے کوئی مٹی کرنے سے کوئی پاک نہیں ہوتا (۹) جس سلطان میت کی کشتا کر متصل رہنے سے بعد کوئی مٹی میں گر جائے تو کوئی مٹی پانی پاک نہ ہو گا یہی قاعدہ ہے (۱۰) مٹی کے جسم پر نہایت نہ ذرا لاش پھولی ہو (۱۱) اس کی تفصیل تمام پاک ہوئے کے بیان میں کر رہی ہے،

(۱)۔ درائش (۲)۔ فتح مخرج (۳)۔ فتح مخرج (۴)۔ فتح مخرج (۵)۔ فتح مخرج (۶)۔ فتح مخرج (۷)۔ فتح مخرج (۸)۔ فتح مخرج (۹)۔ فتح مخرج (۱۰)۔ فتح مخرج (۱۱)۔ فتح مخرج

(۱)۔ فتح مخرج (۲)۔ فتح مخرج (۳)۔ فتح مخرج (۴)۔ فتح مخرج (۵)۔ فتح مخرج (۶)۔ فتح مخرج (۷)۔ فتح مخرج (۸)۔ فتح مخرج (۹)۔ فتح مخرج (۱۰)۔ فتح مخرج (۱۱)۔ فتح مخرج

کے بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے، بعضی خان نے جامع صغیر کی شرح میں کہا ہے کہ اس کے مرنے سے پانی ڈپاکے ہو جاتا ہے اور کبھی اوجھ ہے (۱) یعنی پھل کے علاوہ ہر وہ جانور جو پانی میں ڈنگھی اور پانی رانوں جگہ میں زندگی گزارتا ہے اس کے پانی میں مرنے سے بھی اوجھ رہا ہے۔ کے مطابق ڈپاک نہیں ہوتا اس لئے کہ جانور میں جینے والا خون نہیں ہوتا کیونکہ پہلے خون والا جانور پانی میں ٹنک رہتا اور ان جانوروں میں جو خون کا گلبن ہوتا ہے وہ حقیقت میں خون نہیں ہوتا یعنی وہ غیر حقیقی خون ہے (۲) فنگھی کے سینڈک میں اگر ہینے والا خون ہو تو اس کے پانی میں مرنے سے پانی ٹپاک ہو جاتا ہے اور اس میں ہینے والا خون نہ ہوتا اس کا اور پانی کے سینڈک کا ٹنکر جیسا ہے کہ پانی میں اس کے مرنے سے پانی ڈپاک نہیں ہوتا۔ فنگھی کے سینڈک کی اگلیوں کے درمیان مٹی نہیں ہوتی اور پانی کے سینڈک کی اگلیوں کے درمیان مٹی ہوتی ہے۔ (۳) جس جانور کی پیدائش فنگھی کی ہو مگر پانی میں رہے ہو جیسے بچہ اور مرغالی اور اس کے ٹنک پانی میں مرنے سے اوجھ رہا ہے۔ کے مطابق پانی ڈپاک ہو جائے گا (۴) اسی طرح اگر ایک سر کر پانی میں گرے تب بھی پانی نہیں ہو جاتا ہے۔ (۵)

۱۔ مرقی مسیح اور خانگی مرغابی وغیرہ جو پالے جانور ہو میں نہیں آتے۔ ان کی بیٹ نہیں ہوتی ہے اور ان کی بیٹ سے بچا ممکن ہے، اگر ان کی بیٹ نکلیں میں گر جائے تو کتوں ڈپاک ہو جاتا ہے ان کے مرنے سے کسی پر مرنے کا بیٹاب یا بیٹ نکلیں میں مرنے سے کتوں ڈپاک نہیں ہوتا جس ان کے مرنے کو تھوڑے اور چار وغیرہ جن پرندوں کا گوشت کھانا حلال ہے ان کی بیٹ کوئی نہیں مرنے سے کتوں ڈپاک نہیں ہوتا اور اس کا بچہ بھی پانی کا لاد واجب نہیں ہوتا اس لئے ہمارے فقہاء کے نزدیک ان کی بیٹ نہیں ہیں۔ اور احتساب اس کی طہارت کا حکم ہے۔ (۶) کیونکہ نہ کہ وہ جانوروں کی بیٹ سے بچا مشکل ہے اور اس تحلیل کا سنا دوجہ ہے کہ جس سے جین ضرورت کی وجہ سے حلال ہے پس اس بارے میں مشائخ کا اختلاف ہے اور ہر ایک اور بہت سی کتب فقہ میں اسی کو اختیار کیا ہے کہ ان کی بیٹ ہمارے فقہاء کے نزدیک نجس نہیں ہے کیونکہ بھی طور سے اس پر اجازت ہے کہ سحر حرام میں کھانا حرام ہے اور اس میں طہارت کی وجہ سے کتوں ڈپاک نہیں ہوگا۔ (۷) اور فقہانی پرندے سے یعنی جی پرندوں کا گوشت کھانا حرام ہے (مشکوٰۃ، شکر، جلی وغیرہ) اس کی بیٹ کا بھی اوجھ رہا ہے۔ کے مطابق کبھی ہے کہ اگر چہ ان کی بیٹ نہایت خفیف کے ساتھ تا ڈپاک ہے لیکن عزم بلوئی کی وجہ سے کتوں ڈپاک نہیں ہوگا۔ جنگلی مرغالی جو ہوا میں اڑنے والی ہے اس کی بیٹ سے بھی ضرورت کی وجہ سے پانی ڈپاک نہیں ہوتا کیونکہ وہ ہوا میں اڑتی ہوئی بیٹ کر جاتی ہے اسی طرح چکا دار کی بیٹ اور اس کے بیٹاب سے بھی ضرورت کی وجہ سے کتوں ڈپاک نہیں ہوتا اور اسی طرح جس پرندے کا گوشت حلال نہیں ہے اس کی بیٹ بھی پاک ہے (۸)

۱۰۔ اگر تکر کی ڈپاکے وغیرہ حلال جانور نے کوئی میں چوٹ کر دیا تو کتوں ڈپاک ہو جائے گا کیونکہ ان جانوروں کے بیٹاب سے کوئی کو بچا نہیں ہے مختلف پرندوں کے کہ وہ ہوائ میں اڑتے ہوئے چوٹ کرتے ہیں ان سے کوئی کو بچا نہیں ہوتا۔ اس لئے ان کے بیٹاب سے کتوں ڈپاک نہیں ہوگا۔ (۹)

۱۱۔ اوجھ رہا ہے کے مطابق جو ہے کے چوٹاب کر دینے سے کتوں ڈپاک پانی نہ لگا لاجائے (۱۰) (یعنی اس سے کتوں ڈپاک نہیں ہوتا) اور جو ہے کی بیٹ سے کبھی جب تک اس کا اثر ظاہر نہ ہو کتوں ڈپاک نہیں ہوگا اور لی کا بیٹاب پانی کے مرنے میں حلال ہے اور اسی پر فحشی ہے اور تو فی جانب میں ہے کہ لی اور جو ہے کا بیٹاب اور ان دونوں کا پاخانہ اور ادریات بھی نہیں ہیں ان سے

(۱)۔ موطا صغیر، تھری (۲)۔ کبیری، ص ۴۰ (۳)۔ موطا صغیر، تھری (۴)۔ موطا صغیر، تھری (۵)۔ موطا صغیر، تھری (۶)۔ کبیری، ص ۴۰ (۷)۔ کبیری، ص ۴۰ (۸)۔ کبیری، ص ۴۰ (۹)۔ کبیری، ص ۴۰ (۱۰)۔ کبیری، ص ۴۰

پانی اور پتھر و پاک ہو جاتا ہے شاید فقہانے صاف ہونے کے قول کو ضرورت کی وجہ سے ترجیح دی ہے (۱) (یعنی ضرورت کی وجہ سے بعض چیزوں میں صاف کیا گیا ہے اس کی حرید تفصیل ہماتوں کے بیان میں ملاحظہ فرمائیں، مولف)

۱۰۔ اونٹ یا بکری کی ہڈیاں یا گائے وغیرہ کا گوشت یا گھوڑے، گدے وغیرہ کی لید اگر کوئی نہیں میں گر جائے تو جب تک وہ کھڑ نہ ہوں کنواں نہیں نکس ہو اور اگر کھڑ وہی جن کو کھینچنے والا شیر کھجے اور کھیل وہ جس میں کو کھینچنے والا کھجے (یہ امام ابوحنیفہ کا قول ہے) اور اسی پر (۲) اس مسئلے کی تفصیل کل پانی کا لے کی صورتوں میں بیان ہو چکی ہے مؤلف

۱۱۔ آدمی کی کھال، گوشت، گدے، خون کی برابر یا زیادہ پانی شرا کر کے تو کنواں یا حوض وغیرہ پاک ہو جائے گا اگر کھال جس سے تم کرے تو کنواں وغیرہ پاک نہ ہو گا اور اگر کھال جو اس وقت خود پانی شرا کر کے تو کنویں وغیرہ کا پانی پاک نہیں ہوگا۔ (۳)

۱۲۔ پیو شاپ کے ہر پھینچنے والی کو تک کے برابر چھوئے ہوں، ان کے کنویں وغیرہ میں چھلکے سے اس کا پانی پاک نہیں ہو گا اسی طرح ناپاک گھار پانے سے بھی ناپاک نہیں ہوتا کیونکہ یہ دونوں صاف ہیں (۴) اور جن میں اس قول کے ضمیمہ ہونے کی طرف اشارہ ہے لہذا نے ان باتوں کے بیان میں ذکر کیا ہے کہ اگر یہ پانی میں واقع ہو جائے تو صحت قول کے مطابق وہ پانی بے نفس ہو جائے گا اور اسی طرح صحتی سے کہ جسے ذکر کیا ہے کہ پانی کی طہارت زیادہ ہو گا وہ ہے اور پانی کے مٹانے میں یہ حرم میں داخل نہیں بخلاف بدن اور کپڑوں کے (۵) (اس مسئلے کی حرید تفصیل ہماتوں کے بیان میں مذکور ہے مؤلف)

۱۳۔ جس چیز کے ناپاک ہونے کا یقین ان میں غالب نہ ہو تو کوئی نہیں کرے یا ذائل دی جائے تو کنواں ناپاک نہ ہوگا، مثلاً اگر بڑی دوا پر بیگھٹ آئے پڑوس (لالی، دوا) کی نسبت خیال کیا جائے کہ شاید اس میں شراب ہو تو کھلے سے خیال سے کو ناپاک نہ ہوگا تاہنچکہ اس میں شراب ہونے کا یقین نہیں غالب نہ ہو۔ (۶)

۱۴۔ اگر (مذہب) وغیرہ) کوئی نہیں سے نکلے تو میں زور کا مٹا مٹب ہے اور اگر ملی مار ملی جتا زور پھرتی ہو (وغیرہ) کوئی نہیں میں سے زور نکلے تو چالیس دن تک ناپاک مٹب ہے اس لئے کہ ان جانوروں کا مجوس کر دے اور اگر کھڑا ہونے سے پانی کرنے والے جانور کے نزدیک پہنچ جائے جہاں تک کہ اگر یہ نہیں ہو جائے کہ پانی ان کے نزدیک نہیں پہنچے تو پھر پانی نہیں نکلا جائے گا اور اگر مرنے یا زور نہ پھرتی ہو جب بھی کچھ پانی نہیں نکلا جائے گا یہ سب کچھ نہیں کہ ذکر ہو تاہم امر وایت ہے۔ (۷)

۱۵۔ اور بدائع میں فتاویٰ سے متحول ہے کہ اگر بکری (وغیرہ) کوئی نہیں میں گر جائے اور زور و پھر نکلے تو میں ذوال کمال دے دے جائیں، یہ اہل حرمین قب کے سے ہے پاک کرنے (یعنی وجب) کے لئے نہیں ہے جن تک کہ اگر کچھ نہ نکالے اور وضو کر لے تو جائز ہے کہ ان کی تازی قاضی خاص (۸) اور اسی طرح کہ حلال اگر کوئی نہیں سے زور و نکلے آئے اور اس کا منہ پانی تک نہ پہنچے تب بھی سبب عجم ہے اور اسی طرح جن جانوروں کا گوشت کھانا حلال ہے یعنی اونٹ و گائے بکری اور پرندے اور بھینک ہوئی مرلی اس سب کا بھی سبب عجم ہے (۹) (اس سبب کا بیان پہلے شروع کیا ہے۔ مؤلف)

۱۶۔ جن صورتوں میں پانی کا مٹب ہے ان میں مٹب یہ ہے کہ کسی دوا سے تم نہ نکالے جائیں ورنہ وہ پانی میں سے ہے دس دن تک مٹب ہے (۱۰) اور مٹب نے کہا کہ مٹب مٹب دس دن تک مٹب ہے۔ (۱۱)

(۱) شیخ (۲) وغیرہ (۳) دوا و مٹب فی البحر (۴) دوا (۵) شیخ (۶) مٹب (۷) دوا (۸) دوا (۹) دوا (۱۰) دوا (۱۱) دوا

(۱۲) دوا (۱۳) دوا (۱۴) دوا (۱۵) دوا (۱۶) دوا (۱۷) دوا (۱۸) دوا (۱۹) دوا (۲۰) دوا

دور سے دے دھرنے پانی کے پانی میں واقع ہونے سے پانی مستعمل نہیں ہوتا جب کہ ان کا نہ پانی نکلے نہ پہنچے ہوا (۱) اور گرمان کو نہ پانی نکلے پہنچے ہونے کا جب بھی پانی مستعمل نہیں ہوا بلکہ ان کے چھوٹے کا اعتبار ہوگا (سوف)

دوم اس کے ثبوت کے بارے میں ہمیشہ میں کہا ہے کہ جب پانی عضو سے جدا ہو جاتا ہے تو مستعمل ہو جاتا ہے اس لئے عضو سے جدا ہونے سے ضرورت کے ساتھ سے مستعمل ہونے کا حکم نہیں لگایا جائے گا اور عضو سے جدا ہونے کے بعد ضرورت پائی نہ رہنے کی وجہ سے اس پر مستعمل ہونے کا حکم لگ جائے گا (۲) اور اسی لئے عیسیٰ میں ہے کہ مستعمل پانی کے لئے کسی جگہ میں جمع ہونا شرط نہیں ہے اور یہ ہمارے اصحاب کا مذہب ہے (کبیری) مگر کبھی نہ وہ کسی باہر کے عضو سے پانی جدا ہو گیا تو مستعمل ہو گیا۔ اگرچہ وہ کسی چیز میں قرار نہ لگے (۳) بلکہ قول شریف کے مطابق شرط یہ ہے کہ جب پانی عضو سے جدا ہو کر کسی جگہ یا زمین یا پھیل کر گرنے سے علیحدہ ہو کر حرکت کرنے سے روک جائے جب مستعمل ہوگا۔ یہ قول شیخ ثورنی دہراجم بخفی اور بعض مشائخ کا ہے اور علامہ ابو الفوارہ اسلام برودی وغیرہ نے اس کو اختیار کیا ہے علیہما الدین صرف پانی کا ہی ہونی دسپے سے اور غصہ میں ایسا دیکھا کہ ہے (۴) لیکن عام مشائخ پہلے پانی ہی ہیں اور وہی مانگے ہے۔ ان میں اختلاف کا نتیجہ اس صورت میں ظاہر ہوتا ہے کہ جبکہ پانی عضو سے جدا ہو کر اسی جگہ میں نہ پھیلے اور وہاں سے کسی آدمی کے عضو پر گر جائے اور پھر اس کے کان سے اس کے کان میں یا پھیلتی ہو یا اس عضو سے تو پہلے قول کی ہے اس کا وضوح نہیں ہو اور دوسرے قول کی بنا پر کبھی ہے (۵) اور کتاب اعلیٰ میں مذکور ہے کہ اگر کسی شخص نے اپنی یا کسی سے تری لے کر اپنے سر کو مس کیا تو جائز نہیں ہے اگرچہ وہ پانی کسی جگہ میں ٹھہرا ہو اور اسی طرح اگر مردوں کا مس کرنے کے بعد پانی تری سے اپنے سر کو مس کیا تو جائز نہیں ہے (۶) اور پہلے بیان ہو چکا ہے کہ اعتدال سے غسل ایک عضو میں دھو دینا میں اگر غسل کرتے وقت کسی عضو سے پانی جدا ہو کر دوسرے عضو سے غسل کرے تو اس شخص نے اس عضو پر اس کو پہنا تو مردوں تو نہیں کیا باہر اس کا حشر درست ہے (۷) مگر کبھی ہے کہ جب غسل کرتے ہوئے بدن سے پانی جدا ہوا یا عضو سے دھوئے اس عضو سے جس پر وہ پانی استعمال ہوا ہے جدا ہوا تو مستعمل ہو گیا اور جدا ہونے کے بعد اس کا کسی جگہ میں پھیلنا شرط نہیں ہے۔ (۸) سر: مستعمل پانی کی صفحہ کے بارے میں اور وہ یہ ہے کہ وہ پانی پاک ہے اور ہر جام مستعمل پانی کے بارے میں اور وہ یہ ہے کہ وہ پانی غیر مستعمل ہے یعنی پاک کرنے والا نہیں ہے (۹) (مستعمل پانی کے کھانا وغیرہ اس اور اس کے متعلق اس آیت سے آتے ہیں سوف)

۲۔ ہمارے اندر اس بات پر اکتفا ہے کہ مستعمل پانی پاک کرنے والا نہیں ہے اور اس سے وضو جائز نہیں ہے اس کے پاک ہونے میں اختلاف ہے امام محمد رحمہ اللہ کا قول یہ ہے کہ وہ پاک ہے اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے بھی ایک روایت میں ہے اور ی پر فتویٰ ہے (۱۰) مشائخ کا یہ تحقیق ہے کہ امام ابو حنیفہ و امام ابو یوسف کے نزدیک مستعمل پانی نجس ہے اور امام محمد کے نزدیک پاک ہے لیکن پاک کرنے والا نہیں ہے اور مشائخ عراق کی تحقیق یہ ہے کہ ان تینوں اماموں میں کوئی اختلاف نہیں ہے لیکن ان تینوں اماموں کے نزدیک پاک ہے اور پاک کرنے والا نہیں ہے اور ہمارے مشائخ دارالشمس سے تحقیق کرنے والی کو اختیار کیا ہے۔ (۱۱)

۳۔ جس پانی سے چھڑے یا حادثہ دور کیا جائے (یعنی اس سے وضو یا غسل کیا جائے) یا بارگاہ تربت مجتبیٰ ثواب کی نیت سے استعمال کیا جائے تو صحیح ہے کہ جس وقت وہ پانی عضو سے جدا ہو گیا مستعمل ہو جائے گا حتیٰ کہ اگر کسی کے عضو سے لے لے اپنے دولوں باز دھوئے اور کسی دوسرے آدمی نے اس کے بازوؤں کے نیچے یا ہاتھ پیرا کر اس کے مستعمل پانی سے ہاتھ دھوئے یا وضو کیا تو یہ جائز نہیں ہے۔ (۲)

(۱) دوسری دیکھو مکتبہ (۲) دیکھو کبیری (۳) دیکھو (۴) دیکھو کبیری (۵) دیکھو کبیری (۶) دیکھو کبیری (۷) دیکھو کبیری (۸) دیکھو کبیری (۹) دیکھو کبیری (۱۰) دیکھو کبیری (۱۱) دیکھو کبیری

(۱) دیکھو کبیری (۲) دیکھو کبیری (۳) دیکھو کبیری (۴) دیکھو کبیری (۵) دیکھو کبیری (۶) دیکھو کبیری (۷) دیکھو کبیری (۸) دیکھو کبیری (۹) دیکھو کبیری (۱۰) دیکھو کبیری (۱۱) دیکھو کبیری

- ۴۔ اگر بے وضو شخص نے وضو تک حاصل کرنے کے لئے یا کسی کو نہ کرنے کے لئے وضو کیا تو یحییٰ بن زکریاؒ، پانی مستعمل ہو جائے گا اور امام غزالیؒ کے نزدیک مستعمل نہیں ہوگا۔ (۱) کیونکہ پانی کا استعمال قربت (قرب) کے لئے نہیں کیا گیا۔ (۲)
- ۵۔ اگر بے وضو شخص نے قربت (قرب) کی نیت سے وضو کیا تو بار بار جاری رہا پانی مستعمل ہوجاے گا۔ (۳)
- ۶۔ اگر با وضو آدمی نے وضو تک حاصل کرنے کے لئے وضو کیا تو بار بار جاری پانی مستعمل نہیں ہوگا اور اگر با وضو آدمی نے قربت کی نیت سے وضو کیا تو بار بار جاری رہا پانی مستعمل ہو جائے گا۔ (۴)

۷۔ اگر بے وضو یا نجس یا بغاس والی عورت نے جو کہ حیض یا نفاس سے پاک ہو چکی ہے پانی لینے کے لئے اپنا ہاتھ پانی میں داخل کیا یعنی چلو چکر کر پانی کا تواتر ضرورت کی وجہ سے وہ پانی مستعمل نہیں ہوگا (۵) اور اگر عورت نے حیض یا نفاس سے پاک ہونے سے پہلے چلو چکر کرنے کے لئے پانی میں اپنا ہاتھ داخل کیا اور اس پر کوئی ندامت بھی نہیں ہے تو ایسا بے حیضہ کہ پاک آدمی نے وضو کیا ہو پس وہ پانی مستعمل نہیں ہوگا (۶) اور یہی طرح اگر منگے میں کوڑے کر گیا اور اس کو زکوة نکالنے کے لئے کبھی تک ہاتھ اس کے منہ میں ڈالا تب بھی پانی مستعمل نہیں ہوگا لیکن اگر وضو تک حاصل کرنے کے لئے ہاتھ یا پاؤں پانی کے بہن میں ڈالا تو ضرورت نہ ہونے کی وجہ سے وہ پانی مستعمل ہو جائے گا (۷) لیکن اگر وضو تک حاصل کرنے کے لئے پانی میں ہاتھ یا پاؤں داخل کرنے سے پانی اس وقت مستعمل ہوتا ہے جبکہ وہ شخص بے وضو ہو لیکن اگر با وضو ہو تو پانی مستعمل نہیں ہوگا۔ (۸)

۸۔ نام اجماع سے منظر دور دامت کے مطابق پانی کے مستعمل ہونے کے لئے ہرے وضو کا داخل ہو یا ضروری ہے اور انھیں کے بغیر ایک یا دو بار یا دو انگلیاں داخل کرنے سے پانی مستعمل نہیں ہوتا اور شیل کے داخل کرنے سے پانی مستعمل ہو جاتا ہے۔ (۹)

۹۔ اگر بے وضو آدمی اعضائے وضو کے علاوہ کسی اور عضو مثلاً دماغ یا پلو (پیت یا پٹلی) کو دھوئے تو اس سے پانی مستعمل نہ ہوگا اگر اعضائے وضو کو دھوئے گا تو پانی مستعمل ہو جائے گا (۱۰) اور حکایہ یہ ہے کہ اعضائے وضو سے مراد وہ اعضا بھی ہیں جن کا دھونا سنت ہے جبکہ ان کو سنت ہونے کی نیت سے دھو یا جائے (۱۱) لیکن اگر بے وضو آدمی نے بعض اعضائے وضو کو دھو یا جنسی شخص نے بعض اعضائے وضو کو دھو یا اپنا ہاتھ یا پاؤں منگے میں پانی لینے وغیرہ کے لئے داخل کیا تو فرض ماقہ ہو چکی وجہ سے بالاتفاق وہ پانی مستعمل ہو جائے گا اگرچہ مستحق قول کی بنا پر اس کا حدیث اس وقت تک دور نہیں ہوگا جب تک کہ باقی اعضا کو دھو کر وضو یا غسل پورا نہ کر لے اور بغیر اعضا کو دھوئے وقت اس وضو کے دھوئے گا وہ لازمی نہیں ہے۔ (۱۲)

۱۰۔ اگر کسی پاک شخص نے کسی یا آبی یا غسل چھڑانے کے لئے وضو یا پاؤں پاک شخص غرض ہونے کے لئے نہا یا تو پانی مستعمل نہ ہوگا (۱۳)

اور اگر با وضو شخص نے غسل چھڑانے کے لئے اپنا ہاتھ وضو یا قدم یا زکوة دھو کر اس وقت تک قربت کی وجہ سے وہ پانی مستعمل نہ ہوگا۔ (۱۴)

۱۱۔ اگر با وضو آدمی نے غسل چھڑانے کے لئے سر کو منگولیا اور وہ اپنا وضو یا پاؤں پانی مستعمل نہ ہوگا۔ (۱۵)

۱۲۔ اگر کسی لڑکے نے پانی کے ٹپٹ میں وضو کیا تو بلا رہے ہے۔ اگر وہ لڑکا محمد وار ہے تو پانی مستعمل ہو جائے گا ہے ورنہ مستعمل نہیں ہوگا (۱۶) اور مستعمل ہونے کا یہ حکم اس وقت ہے جبکہ اس محمد وار لڑکے نے باگ ہونے کی نیت سے وضو کیا ہو جبکہ قادیانہ میں اور اس سے

| | | | |
|-----------------------------|-----------------------------|-----------------------------|-----------------------------|
| (۱)۔ اگر کوٹ (۲)۔ اگر | (۳)۔ اگر | (۴)۔ اگر کوٹ (۵)۔ اگر کوٹ | (۶)۔ اگر کوٹ |
| (۷)۔ اگر کوٹ (۸)۔ اگر | (۹)۔ اگر کوٹ (۱۰)۔ اگر | (۱۱)۔ اگر کوٹ (۱۲)۔ اگر | (۱۳)۔ اگر کوٹ (۱۴)۔ اگر کوٹ |
| (۱۵)۔ اگر کوٹ (۱۶)۔ اگر کوٹ | (۱۷)۔ اگر کوٹ (۱۸)۔ اگر کوٹ | (۱۹)۔ اگر کوٹ (۲۰)۔ اگر کوٹ | (۲۱)۔ اگر کوٹ (۲۲)۔ اگر کوٹ |

غایر ہوتا ہے کہ اگر اس نے جسم کے ساتھ پاک ہونے کی نیت نہیں کی تو وہ پانی مستعمل نہیں ہوگا مگر اگر لے لے۔ (۱)

۱۳۔ اگر کسی بادشہ قصبہ کے مکان کھانے کے لئے یا صانا کھانے کے بعد ہاتھ جوئے تو پانی مستعمل ہو گیا (۲) کیونکہ کھانا کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ (۳) صاف ہے اس لئے کہ ساتھ قربت یعنی ثواب کا اثر ہو اور اس سے یہ واقعہ ہوتا ہے کہ یہ حکم اس وقت ہے جبکہ اس نے صحت از کمر لے کر نیت سے دھوئے ہوں اور اگر یہ نیت نہیں کی تو پانی مستعمل نہیں ہوگا (۴) اور اس کا یہ برکت کے ناکارے طرز سے اور نہ کہ وغیرہ کے دھونے میں بھی نیت کا ایسا اثر ہوتا ہے کہ اگر کسی غیر جنسی شخص نے غریب دھو کر غسل کرنے کی نیت سے نہیں بلکہ صرف مقابل کے قصد سے دھوا اور پاک وغیرہ کو دھویا تو وہ پانی مستعمل نہیں ہوگا۔ (۵)

۱۴۔ غیر دانی موت کے وضو کرنے سے پانی مستعمل ہو جائے گا کیونکہ اس کے لئے سبب ہے کہ نزل کے لئے وضو کرے (۵) اور جائے نزل پر چھو کر قیض جنسی کرے کہ نزل کی حالت نہ چھوئے (۶) اور یہ بات چھید نہیں ہے کہ وہ پانی اس وقت مستعمل ہوگا جبکہ اس نے مقصد کو ادا کرنے کی نیت سے وضو کیا ہو۔ (۷)

۱۵۔ اگر کسی نے وضو میں اعضاء وضو کشن میں بار دہرایا چاہی پر زیادہ کیا اور زیادہ کرنے میں نئے سرے سے وضو کو ادا کر لیا تو پانی مستعمل ہو جائے گا اور اگر پہلے وضو پر زیادہ کرنے کا ارادہ کیا تو اس میں ملامت کا اختلاف ہے بعض کہنے کی کہ مستعمل نہیں ہوگا جبکہ یہ زیادتی نفس سے تجاوز کر رہا ہے اور بعض کہنے کی کہ مستعمل ہو جائے گا اس لئے کہ زیادہ کرنا عیاب جہاں کہ وضو پر وضو کرنا کسی یہ قربت یعنی ثواب ہے (۸) اگر اسی میں مذکور ہے کہ اس میں کلام سے اور ٹھیک قسم کی بحث سن و طہو میں گزر چکی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ وضو پر وضو ۱۹ اس وقت قربت (ثواب) ہے جبکہ مجلس مختلف ہو اور اس صورت میں پانی مستعمل ہو جائے گا لیکن اگر کبھی چند ہوا تو قربت نہیں کہہ کر وہ ہے جس کی پانی مستعمل نہیں ہوگا (۹) اور یہاں تاثری میں ہے کہ وضو کا تہرہ ہو یا اس وقت تہرہ ہے جبکہ متعدد دہائے گئے اور تہرہ اس میں جتنے کھول لیکن اگر اس زیادتی سے زیادہ وضو کرنے کا ارادہ کیا تو پانی مستعمل ہو گیا (۱۰) کے تحت کہا ہے کہ جیکہ پہلے دوسرے کا وضو ہونے کے بعد ایسا کیا ہو وہ (یعنی دو میان وضو میں تھیں ایک سے زیادہ وضو) بدعت ہے مگر اس کے اپنے مقام پر بیان ہو چکا ہے جس اور پانی مستعمل نہیں ہوگا (۱۱) لیکن اگر کسی دوسری مجلس میں وضو پر وضو کیا اور اس میں قربت کی نیت نہیں کی تو جو اسراف ہو گا لیکن وہ پانی مستعمل شمار نہیں ہوگا۔ (۱۲)

۱۶۔ اگر صورت سے کسی اور کے پانی اپنے ہاتھ کے ساتھ ملائے مٹا کر کسی اور کی کے پانی اپنی ہولی کے ساتھ ملائے اور پھر دوسرے کے ملائے ہوئے ہوں گا وضو تو پانی مستعمل نہیں ہوگا (اور اگر اپنے ہاتھ دوسرے تو مستعمل ہو جائے گا) (۱۳) اور اگر کسی نے کسی متحرک انسان کا سر دھوا جو اس کے بدن سے جدا ہو گیا تھا تو پانی مستعمل ہو جائے گا (۱۴) اس لئے کہ جب سر اور بدن دونوں پائے جائیں تو اس بدن کے ساتھ ساتھ اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی جس و سر بجز نہ بدن کے ہے اور ہاوی بدن کے ساتھ نہیں ملا جائے گا اس لئے بدن سے جدا ہونے کے بعد ان ہاتھ کے لئے بدن کا حکم نہیں رہے گا ان کا وضو مستعمل نہیں گا اور یہ ترقی اس مختار وایت کی بنا پر ہے کہ اوی کے پانی نہیں ہیں لیکن دوسرا وایت کی بنا پر جس کے اوی کے پانی نہیں ہیں یہ حکم نہیں ہوگا بلکہ پانی نہیں ہو جائے گا۔ (۱۵)

۱۷۔ اگر کسی شخص نے غسل کیا اور اس سے غسل کا تہہ پانی (دھواں) اس کے پانی کے بدن میں ایک گیا تو وہ پانی غریب نہیں ہوگا

- | | | |
|---|---|---|
| (۱) جنس (۱) کہ اگر وضو دہائی | (۲) کہ اگر (۳) کہ اگر (۴) کہ اگر | (۵) کہ اگر (۶) کہ اگر (۷) کہ اگر |
| (۸) کہ اگر (۹) کہ اگر (۱۰) کہ اگر (۱۱) کہ اگر | (۱۲) کہ اگر (۱۳) کہ اگر (۱۴) کہ اگر (۱۵) کہ اگر | (۱۶) کہ اگر (۱۷) کہ اگر (۱۸) کہ اگر (۱۹) کہ اگر |

جیسے اگر غسل کا مستعمل پانی اس کے بہت بڑے غروب ہو کر نہ ہو گیا ہو اور وہاں پانی خراب ہو جائے گا یعنی جب تک مستعمل پانی غائب نہ ہو اور پانی پاک ہے اس طرح دشو کرتے وقت مستعمل پانی جس سے ارقن میں گھنے سے اس کا پانی اس وقت تک پاک ہے جب تک مستعمل پانی اس پر غائب نہ ہو جائے یعنی اگر اس طرح حمام کا فرش بھی اسی طرح کے قن کے سبب خراب نہیں ہوتا جب تک مستعمل پانی اس پر غائب نہ ہو جائے اور پاک ہی رہتا ہے (۱) جب (مستعمل پانی غالب آ جائے تو سب پانی خراب اور مستعمل کے حکم میں ہو جائے گا مولف)

۱۸۔ اچھے اعضائے وضو غسل کو رد مال سے پر فخر اور وہاں خوب بھیک گیا اس کے اعضا سے قطرے ٹپک کر کسی کپڑے پر بہت زیادہ لگ جائیں تو (الافتاح) اس کپڑے کے ساتھ ناز جائے اس لئے کہ مستعمل پانی امام نماز کے نزدیک پاک ہے اور یہی حکم ہے اور اسی پر فخری ہے اور شخص کے نزدیک اگرچہ وہ پانی مستعمل اور نجس ہے لیکن یہاں غرورت اور دفع حرج کے لئے مسافہ ہے اور نجاست کا اعتبار نہ ہوتا ہو جائے گا (۲) جس جو مستعمل پانی دشو کرتے واسے کے کپڑے پر ایک کرکٹ جاتا ہے وہ بالاتفاق حلال ہے۔ (۳)

۱۹۔ بیت کے غسل کا مستعمل پانی (مرد و عورت) نہیں ہے اور نہ ہونے سے کتاب الاصل میں اس کی نجاست کو ظنی جان کیا ہے (یعنی فلو میت پر نجاست ہو جائے اور وہ صبح سے کہ اس میں سے بدن پر نجاست نہیں ہے وہ پانی مستعمل نہیں ہوگا اگر نماز کرنے سے اس کے معلقات اس واسطے کہ ہے کہ میت اگر نجاست سے غافل نہیں ہوتی۔ (۴) لیکن عرفان حق میں ذکر کیا ہے کہ میت کی نجاست سے جھل جائیگی اس لئے میں اعتقاد ہے صاحب عیال نے اس کی نجاست جھل ہونے پر کس بات سے استدلال کیا ہے کہ اگر میت غسل پانی میں کر دے تو وہ پانی نجس ہو جائے گا اور اگر کوئی شخص میت کو اٹھائے ہوئے نماز ادا کرے تو لازماً جائز نہیں ہوگی اس سے صاحب میثاق نے استدلال کیا ہے کہ میت کی نجاست جھل ہے مگر نجاست نہیں ہے اس لئے نہ نماز میں ایک ایر جائدا ہے جس میں بیچے دانا خران ہوتا ہے مگر دوسرے اس طرح نہیں ہو جاتا ہے جیسا کہ دوسرے حیوانات موت سے نجس ہو جاتے ہیں۔ کافی اس کو گھنچ کھجے نہ اور دماغ میں اس کو کام مٹانے کی طرف منسوب کیا ہے جیسا کہ یہ تعلیم بخرا کہتی کی کتاب نماز میں مذکور ہے جس میں اس سے معلوم ہوا کہ پیچے قتل کی بھیج ضیف ہے اور امام محمد کا کہ یہاں پر کسی ذوالی سے بغیر اچھے ہا قی ہے۔ (۵)

۲۰۔ اگر کسی نے متیہ پانی قطر کر دیا۔ یا سرکہ وغیرہ سے وضو (یا غسل) کیا تو وہ سب کے نزدیک یعنی بلا حرج مستعمل نہیں ہوگا۔ (۶) اس لئے کہ اس سے وضو غسل کرنا جائز نہیں ہے جس میں اس سے (الاصول) اور حرمت (نوب) کا قیاس نہیں پایا گیا۔ (۷)

۲۱۔ کسی نے درمیں پانی لیا اور اس سے گل کرنے کا ارادہ نہیں کیا (الاصول) کے ان کی یہ وہ پانی مستعمل نہیں ہوگا اور اسی طرح اگر اپنے درمیں پانی لے کر اس کے ساتھ اپنے اعضا اور درجہ واجب مٹی میں حکم ہے کہ امام محمد کے نزدیک درمیں یا جو پانی مستعمل نہیں ہوگا اور اس سے اعضا کا وضو جائز ہے۔ حنفی اور امام ابو یوسف نے کہا کہ وہ پاک کر دے گا اور یہی گھنچ ہے اس لئے کہ یہ قرض ساتھ ہونے کی وجہ سے وہ مستعمل ہو گیا ہے۔ جس لئے کہ اس کے ساتھ قحوق کی گزیر ہے اس سے وہ پاک کرنے والا نہیں رہا (۸) دماغ میں کہا ہے کہ کسی جس کے ہاتھ پر نجاست لگی ہوئی تھی وہ اس سے اپنے درمیں پانی لیا اور ہاتھ پر لانا اعلیٰ کے نام پر اب وضو سے روایت کی ہے کہ وہ محمد پاک نہیں ہوگا اس لئے کہ نہ سے حدیث کا انکار ہونے کے باعث وہ پانی مستعمل ہو گیا اور مستعمل پانی سے بالاتر نجاست اور نہیں ہو سکتی اور امام محمد سے کتاب الاکار میں نقل کیا ہے کہ وہ ہاتھ پاک ہونے کا واسطہ ہے کہ اس کے درمیں لینے سے قرأت کا تم نہیں ہوتی

(۱)۔ رائے تبری (۲)۔ بدیع و مکرر ملاحظہ (۳)۔ مکر (۴)۔ مکر (۵)۔ مکر

(۶)۔ بدیع و مکرر ملاحظہ (۷)۔ بدیع و مکرر ملاحظہ (۸)۔ بدیع و مکرر ملاحظہ (۹)۔ بدیع و مکرر ملاحظہ

بکری وہ شخص نہیں ہوا۔ (۱) (۲) (۳)

۲۲۔ اگر مستعمل پانی پاک قبل (۱) اور (۲) سے کھانے کے ساتھ مل کر یا قدام یا بعد کے نزدیک جب تک مستعمل پانی پھر نہ ہو یعنی قبل غسل پانی وغالب قہ جائے اس وقت تک اس شخص پانی کی پاؤں کرنے کی صفت تبدیل نہیں ہوتی اور وہ مستور پاک کرنے کا ہے جیسا کہ (۱) کے بارے میں بھی ہے لیکن یحییٰ نے نزدیک اس کی وجہ یہ ہے کہ قصور سے مستعمل پانی کے حلق پاؤں میں مل جانے سے بچا مشکل ہے اسلئے مخالف ہے اور (۲) کے نزدیک مستعمل پانی کا وہ ہے جو حلق پاؤں پر غالب آجائے اور شخصین کے نزدیک وہ ہے کہ پرت میں اس کے چھپنے کے مواقع نمایاں ہوں (۲) میں مستعمل پانی اگر کوئی میں واقع ہو جسے حجب تک وہ کوئی کے پانی پر غالب نہ آجائے کوئی کے پانی خراب نہیں ہوگا اور یحییٰ بھی ہے (۳) وہ شخص اس میں ہے کہ اگر وہ مستعمل پانی کو کسی میں ڈالے تو اسے صاحب کے قول پر اس میں سے میں ڈالے گا نہ نہیں (۴)

۲۳۔ اگر نجسہ کے قدر میں انہماک اختلاف ہے جس نے اس کا لئے یا طہرک حاصل کرنے کے لئے کوئی کسب کر لیا جبکہ اس نے پانی سے دھو لیا ہو اور اس کے بدن یا کپڑوں پر نجاست چھلکے گی نہ ہو ورنہ اس نے اصل یا غسل کی حیثیت کی ہو اور نہ بدن کو دھوا اور اسے آسہ یہ کہ وہ بعض پاک ہے اور کوئی کا مستعمل ہے اس لئے کہ پانی کے مستعمل ہونے کے لئے پانی کا اعتنا ہے نہ اس شرط ہے اور جب وہ شخص پانی سے یا پھر لگا کر پانی کا اعتنا ہے نہ اس پر یا نہیں ہے (۵) محدث حدیث اصغر دیکھ دوںی کوثر کی ہے اور حدیث اکبر فرامہ بنایت سے جو بعض پانگاس سے ہو جبکہ حدیث میں پانگاس مطلق ہونے کے بعد کوئی کے پانی میں داخل ہو لیکن اگر بعض پانگاس مطلق ہونے سے پہلے داخل ہوئی اور اس کے اعتنا اور کپڑوں پر نجاست نہیں ہوئی یہ دونوں میں داخل ہونے کے لئے اسے پاک آدمی کی مانند ہیں جو کوئی میں طہرک حاصل کرنے کے لئے غوطہ کھائے جس وہ پانی مستعمل نہیں ہوگا (۶) میں اگر کسی جنسی شخص نے ذول لائے یا طہرک حاصل کرنے کے لئے کوئی میں غوطہ کھا یا اور اس کے بدن پر کوئی نجاست نہیں ہے تو وہ ابو حنیفہ کے نزدیک آدمی اور پانی دونوں پاک ہیں اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک آدمی اپنی اسی صورت پر نہیں ہے اور پانی اسی حالت پر پاک ہے اور امام محمد کے نزدیک آدمی پاک ہے اور پانی بھی پاک ہے اور پاک کرنے والا ہے۔ اور امام ابو حنیفہ کے قول کی وجہ یہ ہے کہ جب اس نے اپنے بعض اعتنا کو پانی میں داخل کیا اور وہ اعتنا پانی سے ملے تو اس سے اعتنا کے دھونے کا فرض رہا اور اگر یہ کہ فرض رہا تو دھونے کے لئے نہایت شرط نہیں ہے جب فرض ساتھ ہو گیا تو وہ پانی امام صاحب کے نزدیک مستعمل ہو کر پاک ہو گیا اور چونکہ اس کے ہاتھ اعتنا میں حدیث ہاتھ رہا اس نے وہ بعض اپنی نجاست کی حدت پر قہر اور بعض نے کہا کہ امام صاحب کے نزدیک اس شخص کی نجاست مستعمل پانی کی نجاست کی وجہ سے ہے اور شراعت پر اس میں اس کوئی کسب ہے کہ وہ بعض امام صاحب کے نزدیک نجاست کی وجہ سے نہیں ہے اور امام ابو حنیفہ کے قول کی وجہ یہ ہے کہ ان کے نزدیک فرض کو قہر کرنے کے لئے غیر جاری پانی کی صورت میں پانی کا اپنے اوپر ڈالنا جو اس کے علم میں ہے اس کا کہ شرط ہے اور طہرک ہے کہ یہ ان کے نزدیک اس وقت شرط ہے جبکہ اس نے غسل کی نیت نہ کی ہو تاکہ پانی کا اپنے اوپر ڈالنا نیت کا قہر مقام ہو جائے اور چونکہ کوئی میں غوطہ کھانے کی صورت میں پانی کا اپنے اوپر ڈالنا نہیں یا پھر یا اس لئے آدمی اسی طرح بھی ہے اور جب فرض مطلق نہیں ہو اور نہ طہرک ہے یا کیا اور نہ ہی نیت پانی کی تو پانی مستعمل نہیں ہوگا اور پانی مطلق حالت پر نہیں پاک ہوگا اور امام محمد کے قول کی وجہ یہ ہے کہ ان کے نزدیک پانی کا اپنے اوپر ڈالنا شرط نہیں ہے مگر ان کے نزدیک آدمی پاک ہو گیا اور پانی مستعمل نہیں ہو اس لئے کہ قربت کی نیت

نہیں پانی بھی نہ کہ ان کے نزدیک پانی کے مستحق ہونے کی شرط ہے۔ اور اس مسئلے میں حق مذہب یہ ہے۔ صحیح قول کی بنا پر آدلی پاک ہے اور پانی پاک ہے اور پاک کرنے والوں میں ہے اور اسے اس مسئلہ کو فحش کے بارے میں بیان کیا ہے اس لئے کہ اگر پاک آدلی نے نہ دلوں کے لئے کے لئے کوئیں میں غوطہ لگایا اور اس کے اعضاء نجاست نہیں ہے تو بالذات پانی مستعمل نہیں ہوگا کیونکہ اس صورت میں شاذ حادثہ پانچ گیا اور علی الاطلاق قربت پانی کی رو کر کوئی ہے وضو یا غسل کرنے کی نیت سے تو نہیں مگر افسوس ہوا تو بالذات پانی مستعمل ہو جائے گا کیونکہ اقسام قربت (غیر کی نیت) پانی کی گئی اور یہی حکم بغیر وفاق والی صورت کا ہے بلکہ وہ تقطیع بغیر وفاق کے بعد کوئیں کے پانی میں اندر کی ہوئی اس کا اور حادثہ فحش کا حکم یکساں ہے لہذا اگر بغیر وفاق مستعمل ہونے سے پہلے کوئیں میں داخل ہوئی ہو اور اس کے اعضاء پر نجاست نہ ہو تو وہ اس پاک آدلی کی مانند ہے جو طہارت حاصل کرنے کے لئے کوئیں میں غوطہ لگائے اس لئے کہ وہ اس حالت میں کوئیں میں اتارنے سے بغیر میں ہو جائی ہو پانی مستعمل نہیں ہوگا۔ ذیل نکالے۔ فطاک حاصل کرنے کی نیت اس لئے لگائی گئی ہے کہ اگر قرآن کے لئے نہانے کے قصد سے کوئیں میں غوطہ لگا یا تو قہراً نہ کیا ہے کا اذنی حادثہ وایت قربت کے پانے جانے کی وجہ سے پانی بالذات مستعمل ہو جائے گا اور یہ بولنہا ہے کہا۔ وہ پانی مستعمل ہو جائے گا جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ پانی جو اس سے بدن سے لے گا وہ مستعمل ہو جائے گا کوئیں کا تمام پانی مستعمل نہیں ہوگا جس کا معنی یہ ہے کہ کوئیں کا تمام پانی مستعمل نہیں۔ اس لئے کہ پانی اعضاء پر ہو کر کوئیں کے اور سے پانی میں ملا ہے وہ اس پانی کی بہت نفع ہے نہ مستعمل نہیں ہوا ہے جس میں کوئی اور حصہ اور اس کے اعضاء پر نجاست نہ ہونے کی قید اس لئے ہے کہ اگر اس کے کوئیں میں اتارنے سے نہ چاہے بدن و سنانہ اس سے خارج ہوتا ہے کہ اگر وہ شخص کوئیں میں ذیل خانے کے لئے اتار دے اس میں پانی میں اپنے بدن کوئی تو بالذات پانی مستعمل ہو جائے گا جس لئے کہ بدن بھلا اس کا ایک یا کچھ ہے جو غسل کرنے کی نیت کے قائم مقام ہو جائے وہ اس میں کہ وہ غسل کرے نہ کی نیت سے کوئیں میں شراہت اور یہ طہاراس وقت ہے جبکہ اس نے بدن کو غسل اتارنے کی نیت سے نہ ہو جس کا اثر یہ ہے بعضی میں مذکور ہے اور بعض قصائے اس مسئلے میں وفاق لگائی ہے کہ اس نے صرف پھر ان (اور میں) سے استحباب کیا ہوا بلکہ پانی سے بھی احتیاج ہو اور اس کا حضور یہ ہے کہ اگر اس نے نہ صرف پھر اس سے استحباب کیا ہوگا (۔۔۔ پانی سے استحباب کیا گیا ہوگا) تو بالذات کوئیں کا پانی نہیں ہو جائے گا اور یہ ان قولی یہ ہے کہ پھر اس سے استحباب کرنا نجاست کو پاک کرنے والا ہے یا نہ ہے۔ (۱)

خلاصہ یہ ہے کہ کوئیں میں غوطہ لگا۔ ذیل ان شخص پاک نہ لایا اس کے بدن پر نجاست وغیرہ یا تمیز و نظافت سے اہد سے ہوئی اور اس سب صورتوں میں اگر ذیل نکالے کے لئے کوئیں میں اتار دیا ہوگا فطاک حاصل کرنے کے لئے پاک غسل کرنے کے لئے اور اس مسئلے میں، اگر اس کا جسم پانی میں اس کا حکم کوئیں میں ہے اور پانی میں دھلنے والے ذرات کا ٹکڑا کہ پاک ہو جائے گا۔ (۲)

پھر مستعمل پانی اگر چہ مذہب میں پاک ہے لیکن اس وجہ اور اس سے آتا کہ حلقی قربت کی وجہ سے نجاست لگائی ہے۔ اور جن قبضے کے نزدیک مستعمل پانی نہیں ہے ان کے نزدیک نجاست ہو کر اور اگر یہ ہے۔ (۳)

۲۵۔ مسجد کے اندر وضو کرنا عام ہو غلطی (۱) اور مسجد کے نزدیک نماز ہے۔ اور عام نماز کے لئے ایسے کوئی دفعہ فقہ نہیں کہ اس شخص

(۱) علی نقیہ: بلو من

(۲) یہی قول ہے سب اہل مکمل اور بیان ہو چکی ہے اور چھ فصلیں پانی بلکہ اس میں ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳ سے مسجد میں (۳) دور دور ہو کر

کے حصے پر نجاست مٹی بھری ہوئی نہ ہو اور نہ ہی خاصی مٹی ہو جس سے کہ اگر مسجد میں کسی ہرق (مٹن وغیرہ) میں دھن کرے تو ان نبوت الاموال کے نزدیک نہ گزرتے (۱) اور اگر برقی کے بغیر وغیرہ تو وہی اختلاف ہے جو اوپر مذکور ہوا۔ (۲)

۲۔ متعلق پانی نجاست مٹی کا پاک کرنے والا نہیں ہے بلکہ رائج اور معتد قول کی بنا پر نجاست مٹی کو پاک کرنے والا ہے۔ (۳)
۳۔ اگر یہ چاروں کہ سنسٹیں پانی لا شتانہ نہ کر دیا جائے تو اس میں مطلق طے سنسٹیں پانی اس سے زیادہ اور ایک دوسری ترکیب یہ ہے کہ سرکہ جاری کر دیں جس طرح پاک پانی کو پاک کرنے کے طریقے ہیں مذکور ہے۔ (۴)

آدھی اور چار نوروں کے جھوٹے پانی اور پیسنے کے حکام

۱۔ چار پانی برقی یا عرض میں پیسنے کے بعد پانی روا جائے اس کو جھوٹا پانی کہتے ہیں اور اسی طرح حاکمانہ سے آئے آگے کا چا ہوا آگہ یا جھوٹا گھانا ہے۔ (۵)

۲۔ جھوٹے پانی یا گھانے کے پاک دھوا پاک دیکر وہ نجس ہونے میں مجبور کرنے والے ہیں۔ (۶) اعتبار کی جاتا ہے اس لئے کہ جھوٹی چیز میں اس اعتبار کا عکاس مل جاتا ہے اور عکاس جہاں کے گوشت سے ہے اور آتے ہیں جس جگہ کا گوشت پاک ہے اس کا جھوٹا پاک ہے اور اگر چاہو کہ گوشت جس سے اس کا جھوٹا نہیں ہے اس کا گوشت خوردہ ہے اس کا جھوٹا خوردہ ہے اور کسی کا گوشت منکھک ہے اس کا جھوٹا منکھک ہے۔ (۷)

پس چار نور کے جھوٹے پانی چار سنسٹیں ضروری ہیں۔

۳۔ جس کا پاؤں بہت پاک ہو یا عقل طبع بہت بھیا کرانی اور عیالی چار نوروں کا جھوٹا۔ ۴۔ جس کی نجاست طہارت میں اختلاف ہے چھ جھوٹا ہوا، اگر اور چار ہوا، ۵۔ اگر وہ دیکھو بی کا جھوٹا۔ ۶۔ منکھک جیسے کہ ہے اور اگر کا جھوٹا (۷) بعض مسائل کا جھوٹے پانی یا کسی سنسٹیاں جان کی چیز چار سنسٹیں تو کسی چیز میں جان کا کوئی بھی چیز۔ ۸۔ جو بی جسم جھوٹا جس شخص میں زلی ہے اور جو خیر کا جھوٹا یا بیہوش۔ ۹۔ ایسا نہیں ہے اس لئے کہ خبر کے جھوٹے پانی میں بھی نہ۔ ۱۰۔ پاک کا خلاف ہے جیسا کہ کتب کے جھوٹے کے بارے میں اختلاف ہے اور اس سے نیز نجف ان دونوں کا اور چار ہوا دوسرا جھوٹا پاک ہے جس شخص کو ہے کہ جھوٹے پانی وغیرہ کی جنسوں پر مبنی ہیں (۱۱) (۱۲) سب کے احکام کی تفصیل آگے کی ہے حوالہ۔

۴۔ آدھی یا جھوٹا یا غالی یا نجاست پاک ہے اور پاک کرنے والا ہے اس لئے کہ جھوٹے میں اس کا اعتبار کیا جائے اور اس میں مل جائے اور زمان کا عکاس پاک ہے یعنی وہ پاک گوشت، سر پہ لادہ، جہاں (۱۳) انسان کا گوشت گھاسا ہے۔ (۱۴) اگر اس کا کوبہ سے صاف ہے تو اس میں نہ کی وجہ سے نہیں اس عقل میں بھی اور پاک اور عقلی دھنوں والی عورت، جھوٹا اور بیہوش کا کوبہ نہ کرنا اور اس میں کوئی آفت نہیں ہے جیسا کہ اس کا پاک ہو گیا اور اگر کسی نے آدھی کا دیکہ ہے تو اس کا جھوٹا غرض چاہے وہ شراب پیئے یا جھوس شراب پی کر دلت دنی ہے تو اس کا جھوٹا پاک ہو جائے گا۔ یہ حکم اس کے گوشت کے نہیں ہوتا۔ نہ زلی ہوتا۔ نہ منکھک ہے بلکہ اس کے سوائے نہیں ہونے کی وجہ سے جیسا کہ کوئی شخص کہہ کر سے خون آجہا نہ ہو نجس سر نہ دیکہ کا جہاں (۱۵) یا (۱۶) کے کون ان کی نجاست پانی روا

(۱) غواہی (۲) مؤخر (۳) مؤخر (۴) مؤخر (۵) مؤخر (۶) مؤخر (۷) مؤخر (۸) مؤخر (۹) مؤخر (۱۰) مؤخر (۱۱) مؤخر (۱۲) مؤخر (۱۳) مؤخر (۱۴) مؤخر (۱۵) مؤخر (۱۶) مؤخر

(۱۷) مؤخر (۱۸) مؤخر (۱۹) مؤخر (۲۰) مؤخر (۲۱) مؤخر (۲۲) مؤخر (۲۳) مؤخر (۲۴) مؤخر (۲۵) مؤخر (۲۶) مؤخر (۲۷) مؤخر (۲۸) مؤخر (۲۹) مؤخر (۳۰) مؤخر

[illegible]

۱۔ حنائی نے کہوں اور پرندوں کا بھینسا ملا لیا تھا تاکہ بے (خود مرزاں یا مادہ) اس لئے کہ ان کا حباب پاک گوشت سے بچا ہوتا ہے جس کی ہاضم اختیار کر لیتا ہے (۱۹) لیکن اس غم سے وہ اکثر ادا کا ہے اور تجویز کرتی تھی خواہست کھاتے ہیں اور ان کو دھرنے والی مرغی جو گوشت کھاتی ہے مستحق ہیں چنی لڑن کا بھوتا کر دیتے۔ (۲۰) کے (۲۱) اور اگر گائے کا بھیجی بنی عکس ہے صحیح جو سب سے نہیں کھاتے ان (۲۲) اور گوشت پائے ہے اور جو سب سے کھاتے ہیں ان (۲۳) اور گوشت پر خورد ہے (۲۴) لیکن جس مرغی کو ہم بندہ میں رکھا تا اور وہ میں اس کی خواہش اس کو ہی جاتی ہو تو اس کا بھوتا کر دینا ہے کیوں کہ اس کو خواہست نہیں ملتی اور لے دے خواہست نہیں کھاتے گی اور مرغی کی خواہست نہیں ملتی بلکہ اس میں الہ حنائی مرغی ہے اور اس پائے تو اس کو کھال کر کھینچتی ہے جیسا کہ اس کا فریغ اللہ پر میں لکھا ہے اور اس کی قدر بہت جڑا رکھی میں مذکور ہے (۲۵) اور میں فقہائے زائد وہ (۲۶) خواہست ملگئی کوئی ہے ان کے نزدیک اور مرغی کو کرکس میں اس طرح بند کر جائے کہ کسی کی پرورش اس کے پاؤں سے نیچے نہ پہنچے تو اس کو بھوتا کر دینا نہیں ہے۔ ہر انسان کی بونج سے وہیں تک پہنچتی ہے جو وہ آزاد مرغی سے قسم میں ہے (۲۷) اور مرغی کا بھوتا کر دینا ہے (۲۸) لیکن اس کو کھانے کے بعد وہ ان کی پائے نہ پالی گئی جس سے وہ اس کے مرگنی کھاتے ہو جاتی ہیں تو اس کا بھوتا کر دینا ہے (۲۹) تاکہ (۳۰) سے (۳۱) لیکن اس کو کھانے کے لئے ڈالے جانے والے حنائی سے جو مرغی یا بارہر مرگنی کی علی

(۱) مرکز اطلاعاتی و تحقیقاتی (۲) $u(x)$ (۳) $w(x)$ (۴) $v(x)$ (۵) $\phi(x)$ (۶) $\psi(x)$ (۷) $\chi(x)$ (۸) $\xi(x)$ (۹) $\eta(x)$ (۱۰) $\theta(x)$ (۱۱) $\rho(x)$ (۱۲) $\sigma(x)$ (۱۳) $\tau(x)$ (۱۴) $\nu(x)$ (۱۵) $\mu(x)$ (۱۶) $\lambda(x)$ (۱۷) $\kappa(x)$ (۱۸) $\iota(x)$ (۱۹) $\hbar(x)$ (۲۰) $\g(x)$ (۲۱) $\f(x)$ (۲۲) $e(x)$ (۲۳) $d(x)$ (۲۴) $c(x)$ (۲۵) $b(x)$ (۲۶) $a(x)$ (۲۷) $z(x)$ (۲۸) $y(x)$ (۲۹) $x(x)$ (۳۰) $w(x)$ (۳۱) $v(x)$ (۳۲) $u(x)$ (۳۳) $t(x)$ (۳۴) $s(x)$ (۳۵) $r(x)$ (۳۶) $q(x)$ (۳۷) $p(x)$ (۳۸) $o(x)$ (۳۹) $n(x)$ (۴۰) $m(x)$ (۴۱) $l(x)$ (۴۲) $k(x)$ (۴۳) $j(x)$ (۴۴) $i(x)$ (۴۵) $h(x)$ (۴۶) $g(x)$ (۴۷) $f(x)$ (۴۸) $e(x)$ (۴۹) $d(x)$ (۵۰) $c(x)$ (۵۱) $b(x)$ (۵۲) $a(x)$ (۵۳) $z(x)$ (۵۴) $y(x)$ (۵۵) $x(x)$ (۵۶) $w(x)$ (۵۷) $v(x)$ (۵۸) $u(x)$ (۵۹) $t(x)$ (۶۰) $s(x)$ (۶۱) $r(x)$ (۶۲) $q(x)$ (۶۳) $p(x)$ (۶۴) $o(x)$ (۶۵) $n(x)$ (۶۶) $m(x)$ (۶۷) $l(x)$ (۶۸) $k(x)$ (۶۹) $j(x)$ (۷۰) $i(x)$ (۷۱) $h(x)$ (۷۲) $g(x)$ (۷۳) $f(x)$ (۷۴) $e(x)$ (۷۵) $d(x)$ (۷۶) $c(x)$ (۷۷) $b(x)$ (۷۸) $a(x)$ (۷۹) $z(x)$ (۸۰) $y(x)$ (۸۱) $x(x)$ (۸۲) $w(x)$ (۸۳) $v(x)$ (۸۴) $u(x)$ (۸۵) $t(x)$ (۸۶) $s(x)$ (۸۷) $r(x)$ (۸۸) $q(x)$ (۸۹) $p(x)$ (۹۰) $o(x)$ (۹۱) $n(x)$ (۹۲) $m(x)$ (۹۳) $l(x)$ (۹۴) $k(x)$ (۹۵) $j(x)$ (۹۶) $i(x)$ (۹۷) $h(x)$ (۹۸) $g(x)$ (۹۹) $f(x)$ (۱۰۰) $e(x)$ (۱۰۱) $d(x)$ (۱۰۲) $c(x)$ (۱۰۳) $b(x)$ (۱۰۴) $a(x)$ (۱۰۵) $z(x)$ (۱۰۶) $y(x)$ (۱۰۷) $x(x)$ (۱۰۸) $w(x)$ (۱۰۹) $v(x)$ (۱۱۰) $u(x)$ (۱۱۱) $t(x)$ (۱۱۲) $s(x)$ (۱۱۳) $r(x)$ (۱۱۴) $q(x)$ (۱۱۵) $p(x)$ (۱۱۶) $o(x)$ (۱۱۷) $n(x)$ (۱۱۸) $m(x)$ (۱۱۹) $l(x)$ (۱۲۰) $k(x)$ (۱۲۱) $j(x)$ (۱۲۲) $i(x)$ (۱۲۳) $h(x)$ (۱۲۴) $g(x)$ (۱۲۵) $f(x)$ (۱۲۶) $e(x)$ (۱۲۷) $d(x)$ (۱۲۸) $c(x)$ (۱۲۹) $b(x)$ (۱۳۰) $a(x)$ (۱۳۱) $z(x)$ (۱۳۲) $y(x)$ (۱۳۳) $x(x)$ (۱۳۴) $w(x)$ (۱۳۵) $v(x)$ (۱۳۶) $u(x)$ (۱۳۷) $t(x)$ (۱۳۸) $s(x)$ (۱۳۹) $r(x)$ (۱۴۰) $q(x)$ (۱۴۱) $p(x)$ (۱۴۲) $o(x)$ (۱۴۳) $n(x)$ (۱۴۴) $m(x)$ (۱۴۵) $l(x)$ (۱۴۶) $k(x)$ (۱۴۷) $j(x)$ (۱۴۸) $i(x)$ (۱۴۹) $h(x)$ (۱۵۰) $g(x)$ (۱۵۱) $f(x)$ (۱۵۲) $e(x)$ (۱۵۳) $d(x)$ (۱۵۴) $c(x)$ (۱۵۵) $b(x)$ (۱۵۶) $a(x)$ (۱۵۷) $z(x)$ (۱۵۸) $y(x)$ (۱۵۹) $x(x)$ (۱۶۰) $w(x)$ (۱۶۱) $v(x)$ (۱۶۲) $u(x)$ (۱۶۳) $t(x)$ (۱۶۴) $s(x)$ (۱۶۵) $r(x)$ (۱۶۶) $q(x)$ (۱۶۷) $p(x)$ (۱۶۸) $o(x)$ (۱۶۹) $n(x)$ (۱۷۰) $m(x)$ (۱۷۱) $l(x)$ (۱۷۲) $k(x)$ (۱۷۳) $j(x)$ (۱۷۴) $i(x)$ (۱۷۵) $h(x)$ (۱۷۶) $g(x)$ (۱۷۷) $f(x)$ (۱۷۸) $e(x)$ (۱۷۹) $d(x)$ (۱۸۰) $c(x)$ (۱۸۱) $b(x)$ (۱۸۲) $a(x)$ (۱۸۳) $z(x)$ (۱۸۴) $y(x)$ (۱۸۵) $x(x)$ (۱۸۶) $w(x)$ (۱۸۷) $v(x)$ (۱۸۸) $u(x)$ (۱۸۹) $t(x)$ (۱۹۰) $s(x)$ (۱۹۱) $r(x)$ (۱۹۲) $q(x)$ (۱۹۳) $p(x)$ (۱۹۴) $o(x)$ (۱۹۵) $n(x)$ (۱۹۶) $m(x)$ (۱۹۷) $l(x)$ (۱۹۸) $k(x)$ (۱۹۹) $j(x)$ (۲۰۰) $i(x)$ (۲۰۱) $h(x)$ (۲۰۲) $g(x)$ (۲۰۳) $f(x)$ (۲۰۴) $e(x)$ (۲۰۵) $d(x)$ (۲۰۶) $c(x)$ (۲۰۷) $b(x)$ (۲۰۸) $a(x)$ (۲۰۹) $z(x)$ (۲۱۰) $y(x)$ (۲۱۱) $x(x)$ (۲۱۲) $w(x)$ (۲۱۳) $v(x)$ (۲۱۴) $u(x)$ (۲۱۵) $t(x)$ (۲۱۶) $s(x)$ (۲۱۷) $r(x)$ (۲۱۸) $q(x)$ (۲۱۹) $p(x)$ (۲۲۰) $o(x)$ (۲۲۱) $n(x)$ (۲۲۲) $m(x)$ (۲۲۳) $l(x)$ (۲۲۴) $k(x)$ (۲۲۵) $j(x)$ (۲۲۶) $i(x)$ (۲۲۷) $h(x)$ (۲۲۸) $g(x)$ (۲۲۹) $f(x)$ (۲۳۰) $e(x)$ (۲۳۱) $d(x)$ (۲۳۲) $c(x)$ (۲۳۳) $b(x)$ (۲۳۴) $a(x)$ (۲۳۵) $z(x)$ (۲۳۶) $y(x)$ (۲۳۷) $x(x)$ (۲۳۸) $w(x)$ (۲۳۹) $v(x)$ (۲۴۰) $u(x)$ (۲۴۱) $t(x)$ (۲۴۲) $s(x)$ (۲۴۳) $r(x)$ (۲۴۴) $q(x)$ (۲۴۵) $p(x)$ (۲۴۶) $o(x)$ (۲۴۷) $n(x)$ (۲۴۸) $m(x)$ (۲۴۹) $l(x)$ (۲۵۰) $k(x)$ (۲۵۱) $j(x)$ (۲۵۲) $i(x)$ (۲۵۳) $h(x)$ (۲۵۴) $g(x)$ (۲۵۵) $f(x)$ (۲۵۶) $e(x)$ (۲۵۷) $d(x)$ (۲۵۸) $c(x)$ (۲۵۹) $b(x)$ (۲۶۰) $a(x)$ (۲۶۱) $z(x)$ (۲۶۲) $y(x)$ (۲۶۳) $x(x)$ (۲۶۴) $w(x)$ (۲۶۵) $v(x)$ (۲۶۶) $u(x)$ (۲۶۷) $t(x)$ (۲۶۸) $s(x)$ (۲۶۹) $r(x)$ (۲۷۰) $q(x)$ (۲۷۱) $p(x)$ (۲۷۲) $o(x)$ (۲۷۳) $n(x)$ (۲۷۴) $m(x)$ (۲۷۵) $l(x)$ (۲۷۶) $k(x)$ (۲۷۷) $j(x)$ (۲۷۸) $i(x)$ (۲۷۹) $h(x)$ (۲۸۰) $g(x)$ (۲۸۱) $f(x)$ (۲۸

(۴) رشتہ بہرہ سنگلا (۸)۔ پرائیوٹ انڈسٹریز ڈیولپمنٹ کارپوریشن (۹)۔ پرائیوٹ انڈسٹریز ڈیولپمنٹ کارپوریشن (۱۰)۔

(۴) - معاجار و د نفع و فتح موقوفه (۱۳) - ساروشه بیت

کے نزدیک بعض نے ارض نہایت ارض نہیں ہے اور زیادہ اقصیاں اس میں ہے کہ سیرت کر۔ (۱) اور اس کے بعد جب پاک پانی مل جائے تو مشکوک و مکروہ پانی کا نذرانہ نہیں کرتے گئے اس سے سن احد کو جو نے جن مشکوک و مکروہ پانی کا ہے (۲) چنگی سے حصے کا گوشت کھا: طہال ہے نہ اس کا جو مشکوک و مکروہ نہیں ہے اگرچہ کچل کر یا گھڑی یا گئے تو اس کا گوشت مکروہ نہیں ہے اس لئے اس کا بھرا بھی مشکوک نہیں بلکہ پاک ہے کیونکہ اپنے مساکن میں وہاں وہاں سے خارج ہوتی ہے (۳) اور مشکوک پانی کی صورت میں وضو اور ختم کو صحیح کرنے کا مطلب یہ ہے کہ دونوں کو صحیح کرنا ایک نماز میں پایا جائے اگرچہ دونوں کو صحیح کرنا ایک حالت میں نہ پایا جائے یعنی کہ اگر گندے سے جوئے پانی سے وضو اور نماز پڑھی پھر اس کو عدت ہو گیا یعنی اس کا وضو ناسطو کیا اور اس نے ختم کیا اور بعد ہی نماز پڑھی تو جائز ہے کیونکہ وضو اور ختم کا صحیح کرنا ایک ہی فرض ہے حتیٰ میں پایا گیا اور بھی صحیح ہے (۴) اگرچہ اس نے اور اسے بعد میں ملے جس میں کیا (۵) اس لئے کہ ان دونوں میں ایک یعنی وضو: ختم اس کو پاک کرنے والا ہے نہ کہ دونوں میں اگر گندے کا بھرا پانی پاک کرنے والا تھا تو اس کی وضو سے نہ خود پانی کو صحیح ہو گیا اور ختم سے چرہ میں ہوتی تو وضو ہو گیا اور اگر پانی پاک کرنے والا نہیں تھا بلکہ ختم پاک کرنے والا تھا تو اس کے برعکس ختم و وضو پاک ہو گیا اور وضو ان نماز تھو ہو گیا۔ خود یہ جو اوپر لکھا ہے کہ وضو سے نماز پڑھنے کے بعد اس کو عدت ہو گیا تو یہ قید ضروری نہیں ہے بلکہ اگر اس کو عدت نہیں ہوا اور اس نے ختم کر کے دوبارہ وضو پڑھی تب بھی طہریں اوئی اس کی نماز درست ہے اس لئے کہ اس کی وضو ہی نماز دونوں طہریوں کے ساتھ ادا ہوئی ہے اور وہ یہ ہے کہ ادا سے واحد میں بھی وضو اور ختم کا صحیح کرنا ہوا ہوتا ہے۔ (۶)

۳۔ اگر گندے کا بھرا پانی میں ابھی پانی نہ جاسے تو جب تک یہ مشکوک پانی بچھے رہی تو غاب نہ آ جائے اس سے وضو و نماز ہے اس لئے کہ وہ امام بخاری نے نزدیک ستھیں پانی کی طرح پاک ہے اور پاک کرنے والا نہیں ہے (۷) اگر دونوں مساوی ہوں تب بھی وہ مشکوک۔ کے حکم میں ہے اور اسے وضو اور ختم دونوں کو صحیح کرنا واجب ہے۔ (۸)

۴۔ ہر جائزہ اور کاپینہ اس کے مجھے کے ساتھ معتبر ہے یعنی مجھ نے کھم میں ہے (۹) کیونکہ طہار و پینہ دونوں اس کے گوشت سے پیدا ہوتے ہیں اس لئے ایک نے دوسرے کا حکم لیا ہے (۱۰) میں جس کا بھرا پاک ہے اس کا پینہ پاک ہے اور جس کا بھرا نہیں ہے اس کا پینہ نہیں ہے اور جس کا بھرا مکروہ ہے اور اس کا پینہ مکروہ ہے۔ ان کے ان اجات اور پکڑے مکروہ پانی سے صحت میں اس حالت میں اس کا نماز چھ نکروہ ہے جو اسے گندے اور غیر کے پینے کے کہ نماز پینہ سے جوہر وایت کے مطابق ان دونوں کا پینہ پاک ہے اور یہ اس فرض کی بنا پر صحیح ہے کہ اس کی صحت میں تک ہے (۱۱) جائزہ پاک ہے کہ گندے اور غیر کے پینے کے ہر سے میں امام ابو حنیفہ سے نہیں روایت ہے چنانچہ یہ مکروہ طاہر ہے، ناقص خالص اس کو تاہر وادیت کہا ہے اور یہ امام احمد حسب معتقد روایت ہے اور ایک روایت میں نہیں مختلف روایت میں غیر مختلف ہے اور امام مالوی نے کسی میں آخری دونوں روایتوں کا اتفاق ہے مگر انہیں نے بدن اور پکڑے میں ناپاست کا حکم ضرورت کی وجہ سے موقوف کر دیا ہے۔ (۱۲)

۵۔ گندے اور غیر کا پینہ بالعب اور قلیل (دو رو سے کم) پانی میں اگر بے قوت صحیح نہ ہو سکی یا بے اس کو غاب حتیٰ مشکوک کر دے گا اگرچہ تھوڑا کرے میں ایسی صورت میں وضو اور ختم دونوں کو صحیح کرے لیکن اگر پکڑے زیادہ (اٹوٹے جاسے تو وہ پکڑا (اور بدن)

(۱) بخاری ص ۴۰۰ غیر مختلف (۲) کم (۳) دونوں تقریباً (۴) بخاری ص ۴۰۰ (۵) ناپاۃ ۱۱۷ طہاریں ص ۱۰۱

(۶) میں طہارۃ تہذیبی و لغوی (۷) بخاری ص ۴۰۰ (۸) بخاری ص ۴۰۰ (۹) بخاری ص ۴۰۰ (۱۰) بخاری ص ۴۰۰

(۱۱) بخاری ص ۴۰۰ (۱۲) بخاری ص ۴۰۰

پاک ہے اور اس سے مراد یہ ہے خواہ کتنی ہی زیادہ لگا ہو۔ (۱)

مستند پانی:

۱۔ مطلق پانی (جس پانی سے وضو اور غسل جاتا ہے) کے بیان کے بعد عقیدہ پانی (جس سے وضو و غسل نہ نہیں) کی تفسیر بیان کی جاتی ہے۔ (مذہب) مستند پانی وہ ہے کہ صرف پانی کہنے سے جس کی طرف اس کی طرف مطلق نہیں ہے (جیسے اس کی تشریف پہلے تھا) یا اس سے ہٹا دیا جائے۔ یہ وہ پانی ہے جو درختوں اور پھلوں اور نباتات (سبزی پتے وغیرہ) سے نچڑ کر نکلا جائے یا ان سے ٹپک کر نکلے یا گلاب کا پانی وغیرہ اور اسی طرح جب مطلق پانی میں کوئی پاک چیز مل جائے اور اس کے کسی نصف یعنی ذوقہ یا تک یا دو کو ہلے۔ یا اس میں کوئی پاک چیز کی طرح مل جائے کہ وہ پانی اس چیز سے مغلوب ہو جائے اور پانی کا نام اس سے نہ لیا جاسکے تو یہ عقیدہ پانی کے معنی میں ہو جائے (۲) مستند پانی کے مسائل متعدد درجہ اول ہیں۔

۲۔ عقیدہ پانی (طہارت عقیدہ وضو و غسل) کا تشریف ہے اور اس سے اور بہتے والی پاک چیز سے جس سے نہایت حد تک نچڑا کر اور رنگ کر کے رو کر یا ٹھکانے پر پڑے اور بن سے نہایت حد تک رو کر کرنا جائز ہے۔ (۳)

۳۔ پانی نباتات یعنی درخت یا پھلوں یا سبزی پتے وغیرہ سے نچڑ کر نکلا ہو یا انگریزی تیل اور جاس (آب) یعنی جو روئی کے کام آتی ہے (اور لاکھ وغیرہ کے تیلوں یا (تیل) سے یا آئینہ وسیب وغیرہ پھلوں سے نچڑ کرے جو اس سے وضو نہ نہیں ہے) (۴) تمام پھلوں اور پھلوں سے نچڑے ہوئے پانی کا حکم یہ ہے (۵) اور انگریزی تیل در پھلوں اور سبزیوں سے جو پانی بغیر نچڑے خود نکلا ہو یا وغیرہ ہے کہ اس سے بھی وضو نہ نہیں ہے (۶) یعنی جو پانی درخت یا پھلوں سے نچڑا اور پٹکا یا اس سے حد تک رو کر نکلا یا نباتات یا جاندار نہیں ہے (۷) جو پانی ان سے خود نکلا ہو یا اس میں اختلاف ہے اور ظاہر یہ ہے کہ اس سے حد تک رو کر نکلا جائے نہیں ہے (۸) اور یہ بہت سی کتابوں میں صریح ہے اور کائناتی غاص و صاحب مینا اور کانی نے اسی قول پر اتفاق کیا ہے اور طبرستان میں ہے کہ ایک ایک چیز سے پانی نکلے کہ اس کی پڑاؤ ہے (۹) پھر جو پانی درختوں اور پھلوں وغیرہ سے خود نکلا ہو یا اس سے بھی وضو نہ نہیں ہے اور ایک اور وجہ اس سے ہے (۱۰) اور اسی طرح تریوں وغیرہ، انگریزی اور گھیرا وغیرہ کے پانی سے بھی تہہ نہ ذکر نکلا جائے اور پانی اتفاق وضو جائے نہیں اور اگر پانی اس سے خود نکلا ہو تو وہی اختلاف ہے جو انگریزی تیل وغیرہ سے خود نکلا ہوئے پانی کا اور یہ بیان ہوا اور ظاہر یہ بھی ہے کہ اس سے بھی حد تک رو کر نہ جائے نہیں ہے۔ (۱۱)

۴۔ مطلق پانی میں جب کوئی پاک چیز مل جائے اور اس کے تیلوں و صاف میں سے کوئی نصف ہل جائے یا وہ اس میں اس طرح مل جائے کہ اس پانی کا نام جائز ہے تو وہ پانی عقیدہ کے معنی میں ہو جاتا ہے (جیسا کہ جو تیل سے بیان ہو چکا ہے) اگر اس پانی سے حد تک رو کر نہ جائے تو نہیں ہے جو کسی پاک چیز کے مل جانے سے مغلوب ہو گیا ہو (یعنی اپنی حیثیت و اصل خلقت سے خارج ہو گیا ہو اور اگر پانی مذہب ہو حد تک رو کر نہ جائے (۱۲) اور پاک چیز کا مطلب یا تو مکمل احتراض ہے یا اس سے پانی والی چیز کے نیچے سے ہونا ہے اور مکمل احتراض یا نباتات سے پانی کو اس طرح سے لیا نہ ہو کہ وہ پانی نچڑے یا نہ لگے یا نہ لگاں اور حواض ایکن پاک چیز کے پانی میں پانے سے

(۱) تدریسی لکچر (۲) پانی میں پڑاؤ (۳) تدریسی لکچر (۴) تدریسی لکچر (۵) تدریسی لکچر (۶) تدریسی لکچر (۷) تدریسی لکچر (۸) تدریسی لکچر (۹) تدریسی لکچر (۱۰) تدریسی لکچر (۱۱) تدریسی لکچر (۱۲) تدریسی لکچر

حاصل ہوتا ہے جس سے مکمل صاف کرنا مقصود نہ ہو (۱) تاجات کے پانی کو پی لینے سے کرل استخراج حاصل کرنے کی مثال جو ہے کہ نقص خریف (بے جھڑ کے موسم) میں ادرختوں کے پتے پانی میں گر جانے سے گر پانی کے اوصاف یعنی رنگ و بو اور بدل جائیں تو اسے روایت کے مطابق ہمارے اصحاب رحمہ اللہ کے نزدیک اس پانی سے وضو کرنا جائز ہے بشرطیکہ اس پانی کا پتہا میں دوسرا کام باقی رہا ہو جیسا کہ بیان ہو چکا ہے (۲) اس لئے کہ اس وقت سے حصول ہے کہ وہ اتنا وضو سے منہ میں درختوں کے پتے گر جاتے تھے پانی کے اوصاف بدل جاتے کے باوجود وضو کیا کرتے تھے اور کوئی کسی طرح نہیں کر سکتا تھا (۳) اور دوسری بات یہ کہ پانی میں پکانے سے بھی کمال استخراج حاصل ہو جاتا ہے جس سے مکمل صاف کرنا مقصود نہ ہو پس اظہار پنے اور وضو کے پانی سے یعنی جس پانی سے ان چیزوں میں سے کسی چیز کو پکا یا کر ہوا اور ای طرح شرب سے یعنی جس پانی میں گوشت وغیرہ پکا گیا ہو اس سے بھی نہ رتہ مکلف وہ صل کرنا نہ تو نہیں ہے (۴) یہی جس پانی میں کوئی چیز پانی میں گئی ہو پکانے کے بعد کمال استخراج حاصل نہ کرنے کی وجہ سے حکم قرآن کے مطابق مقید رہا نہ ہے تو اس کے اوصاف بدل جائیں یا نہ بدلے اور خواہ اس پانی میں پتہا پہنچا رہے اور نہ رہے (۵) یہی سب پانی میں کوئی ایسی چیز پکائی گئی جس سے مکمل صاف کرنا مقصود نہ ہو کرل استخراج حاصل ہونے کے باعث اس پانی سے حدیث و زکاء جائز نہیں ہے اگرچہ اس پانی میں پتہا پہنچا اور پہنے کی صفت پانی نہ ہے بخلاف اس پانی کے جس میں ایسی چیز پکائی گئی ہو جس سے ابھی طرح مکمل صاف کرنا مقصود نہ ہو مثلاً اشکال وغیرہ تو اس سے حدیث کو رد کرنا صحیح نہیں ہے مثلاً جانور ہے۔ لیکن اگر اس سے پانی میں پتہا پہنچا اور پہنے کی صفت پانی نہ ہے تو اس سے بھی وضو مکمل جائز نہیں ہے (۶) پتہا پہنچا جس پانی میں پیر کی کے پتے پکائے گئے ہوں اس سے بہت کو حاصل رجحان حدیث شریف میں اور ہوا ہے۔ لیکن اگر وہ چیز پانی پر نہ آئے ہو تو اس سے وضو اور مکمل جائز نہیں ہے کیونکہ وہ پانی ملنے والے وضو کی مانند نہ تھا کہ اس سے پانی کا نام جائز (۷) اور پانی میں پکائے بغیر ملائی ہوئے افن یا کچھ چیز و جامہ ہونی کے باوجود (بے دانی) یعنی بے اور دماغ اوصاف میں پانی کے سوائے ہوتی ہے یا صاف جیسا کہ آگے تفصیلاً آتا ہے۔ لیکن ایک چند چیز کے پانی میں مل جانے۔ جس کا عاقب پانی کا مقلب ہو جاتا اس وقت ایسا جامہ ہے جس کا پتہا پہنچا جاتا رہے کہ وہ کپڑے سے چمڑا یا جیسے اور اس کے پہنے کی صفت پانی نہ رہے کہ جس سے وہ اصحاب پانی کی طرح جیسے نہ تھے۔ لیکن اگر اس کا پتہا پہنچا اور پہنے کی صفت پانی رہے تو وہ وضو کے جائز ہونے کا باعث نہیں ہے خواہ جامہ چیز مثلاً طعناں یا مکمل یا درختوں کے پتے مل جانے سے پانی کے تمام اوصاف بدل جائیں جب تک کہ اس پانی سے رکنا نہ جائے جیسا کہ زعفران کا پانی یا اس پانی کا اور امانہ نہ ہو جائے (جیسا کہ ثریث وغیرہ (۸) جیسے کہ اس کی تفصیل آگے آتی ہے صرف

خلاصہ یہ ہے کہ جامہ پاک چیز کے پانی میں مل جانے سے پانی کے متغیر ہونے کے لئے مستحضر یہ ہے کہ پانی کا پتہا پہنچا اور اس کا اصحاب جیسا ہو جائے۔ مانع چیز کے پانی میں مل جانے سے اس کا پانی برقیہ وقت حاصل ہوتا ہے جبکہ پانی میں اس مانع کا جس کے وہ صفت ہو کر کوئی ایک صفت مثلاً رنگ یا صرف رائے ظاہر ہو جائے جیسا کہ اگر اس مانع کا ایک ہی صفت ہو تو اس کے پانی میں ظاہر ہو جانے سے اس کو پانی پر شبہ حاصل ہوگا ہے اور جس مانع میں جس میں صفت ہو اس کے کوئی سے وہ وہ صفت پانی میں ظاہر نہ جانے سے اس چیز کو پانی پر طلب حاصل ہوگا ہے اور اس پانی سے وضو کرنا صحیح نہیں ہے اور اگر اس کا صرف ایک صفت پانی میں ظاہر ہوا تو قلت کے باعث وہ جو نہ وضو کا مانع نہیں ہے جس اگر پانی میں خوشبو والی پاک مانع چیز پانی سے نہ صرف ایک صفت میں ظاہر ہے تو صرف اس صفت کے لحاظ سے طلب کا اعتبار

(۱) در (۲) غ اور مستطاف (۳) ش و کبری (۴) کبری و غیرہ مستطاف (۵) ش و کبری و غیرہ

(۶) غ و کبری و غیرہ و ش و کبری (۷) در (۸) در

کیا جائے گا یہاں کہ بعض قسم کا ترپہ صرف: اولے میں پانی کے کثافت ہوتا ہے تو اس میں صرف ذائقہ کے لحاظ سے لہجہ کا اعتبار کیا جائے گا اور
 جیسا کہ گلاب کا پانی کہ یہ مطلق پانی ہے صرف خوشبو میں کثافت ہوتا ہے تو اس کے پانی میں کٹاں جانے کی صورت میں خوشبو کے لحاظ سے نیچے
 کا اعتبار کیا جائے گا اور اگر وہ اس طرح درود صفت میں پانی کا کثافت ہے جیسا کہ درود رنگ اور ذائقہ میں پانی کا کثافت ہے تو دونوں صفوں میں
 سے کسی ایک وصف کے لحاظ سے نیچے کا اعتبار مستحب ہوگا اگر درود کا رنگ یا ذائقہ پانی میں غالب ہے تو اس سے وضو کرنا جائز نہیں ہے اور
 اگر دونوں نہیں پائے گئے جو وضو جائز ہے اگر وہ کچھ ترپہ اوصاف میں پانی کا کثافت ہے جیسا کہ سرکہ میں رنگ اور ذائقہ دونوں میں
 اوصاف ہوتے ہیں تو اس کے ذائقہ اوصاف کا غلبہ ہوتا ہے مستحب ہوگا اس اگر پانی کو قیوں اوصاف کے لحاظ سے یا اس میں سے مٹی یا مٹی اور وضو
 کے لحاظ سے مٹی کرنا یا تو اس سے وضو جائز نہیں ہے اور نہ جائز ہے اس اگر اس نے صرف ایک وصف کے لحاظ سے پانی کو مستحب کرنا یا تو اس سے
 وضو جائز ہے اور اگر وہ اس میں اوصاف میں سے کسی ایک وصف میں بھی پانی کا کثافت نہیں ہے جیسا کہ مستعمل پانی مٹی یا قیوں کی بنا پر کہ وہ پاک
 ہے اور پاک کرنے والا نہیں ہے اور گلاب کا وہ پانی جس کی خوشبو مستحب ہوگی وہ جب یہ مطلق پانی میں مل جائے تو اس کے اس کا مطلق پانی کے
 اثر سے درود ہوگا مستحب ہے۔ پس اگر مطلق پانی زیادہ ہوگا تو اس تمام پانی سے وضو کرنا جائز ہے اور اگر مطلق پانی مغلوب ہوگا تو وضو جائز نہیں
 ہے بلکہ وزن کے لحاظ سے غلبہ ہوگا اگر مطلق اور اصل (درود) مستعمل پانی کا غلبہ ہوگا پانی جس کی خوشبو مستحب ہوگی۔ یہ ایک درود (مطلق
 پانی میں ملا دینا ہے تو اس سے وضو جائز نہیں ہے کیونکہ مستعمل پانی کا غلبہ ہے اور اس کے برخلاف اگر مطلق پانی زیادہ ہو تو اس میں غلبہ پانی سے وضو
 جائز ہے اور مستعمل پانی کم ہونے کی وجہ سے مستحب (معدوم) سمجھا جائے گا اور اگر وہ دونوں برابر ہوں تو وضو کرنا کہ ہے سہوہ اعتباراً
 مستحب کے حکم میں ہے حتیٰ کہ دونوں کے برابر ہونے کی صورت میں اگر اس کے علاوہ اور چھاپا پانی ملے تو اس پانی کے ساتھ وضو کرے۔ اس
 کے ساتھ کہ تم کو بھی ملائے۔ (۱)

نور یہ چرچا کرتا ہے کہ کثافت درود رنگ اور ذائقہ دونوں میں پانی کا کثافت سے مراد دینی نہ کہا ہے کہ درود کے ہر حصہ میں
 مشہود ہے کہ یہ جو میں بھی پانی کا کثافت ہے۔ اسی طرح ترپہ کے ہر حصہ میں مشاہدہ ہے کہ یہ خوشبو میں بھی پانی کا کثافت ہے جس
 فقہانے درود کو صرف درود صفوں میں اور ترپہ کو صرف ایک وصف میں پانی کا کثافت قرار دیا ہے اس میں بھی غور کرنے کی ضرورت ہے اور نیز
 بعض ترپہ رنگ میں بھی پانی کے کثافت ہوتے ہیں کیونکہ بعض رنگ رنگ کے بعض ترپہ رنگ کے بعض ترپہ رنگ کے ہوتے ہیں جس کو ترپہ لہجے (رنگ) اور
 پاک چیز کے پانی میں مخلوط ہونے کا ضابطہ بیان ہو اب اس ضابطہ کے تحت فروعات وضاحت کے لئے درج کی جاتی ہیں موصوف

۵۔ اگر مطلق پانی نہ ملے یا یا اوریت باقی یا بدلنا جانے سے اس کا رنگ وغیرہ مستحب ہو جائے تو اس وضو جائز ہے (۴) یا مطلق
 پانی میں سچ یا پھر اگر جانے سے بہت مدت تک پانی خیرا رہے کی وجہ سے اس سے اوصاف (یعنی رنگ یا ذائقہ یا دونوں اوصاف) میں
 تغیر آجائے اور پانی اپنی طبیعت پر رہے یعنی اس کا پتہ پنا اور بہت پانی رہے تو وہ پاک ہے اور اس میں پانی سے وضو جائز ہے کیونکہ اس
 سے پانی کا مزہ نکل نہیں ہوا اور اس کے مٹی بھی پانی میں کیونکہ وہ اپنی صفت پر پانی سے منع ہوا اس میں ضرورت کا ہونا بھی ظاہر ہے
 کیونکہ پانی کو ان چیزوں سے چھاپا ہوتا ہے (۳) اور اگر وہ پانی کا مزہ ہو جائے تو اس سے وضو جائز نہیں ہے (۴) اور یہاں کے پانی سے
 جس میں مٹی کی دھول ہوتی ہے اور اس کی وجہ سے اس کا رنگ بدلا ہو ہوگا ہے وضو کرنا جائز ہے بشرطیکہ پانی غالب ہو (۵) یا اگر سیلاب کے
 پانی سے وضو کرے تو جائز ہے۔ چنانچہ اس میں مٹی اور ہوا (دلت) ملی ہوئی ہو شیک پانی غالب ہو ہوگا وضو کرنا وضو کرنا یا وضو کرنا یا وضو کرنا

سے جس کو چاہے مستخدم کرے اور جس کو چاہے مخرخر کرے اور امام محمد کا قول بھی یہی ہے۔ اور غیۃ المہیان میں اسی کو اختیار کیا اور ترجیح دی ہے اور تیسری روایت یہ ہے کہ اگر نیت خیر ہو اور مطلق پانی موجود ہو اور مخرخر کرے اور کسی حالت میں نیت خیر سے وضو نہ کرے اور یہ امام صاحب کا آخری قول ہے اور امام صاحب نے اس قول کی طرف رجوع کر لیا ہے اور یہی صحیح ہے اور امام ابو یوسف اور امام شافعی اور امام مالک و امام محمد اور اکثر علماء کا قول بھی یہی ہے اور اس کو طحاوی نے اختیار کیا ہے اور اس پر توفی ہے اور مدار سے فقہاء کے نزدیک بھی صحیح و معتبر مذہب ہے۔ اور نیت کے بارے میں جو اختلاف مذکور ہوا ہے یہ اس وقت سے جبکہ کچھ مجبوروں نے جو ارادوں کو پانی زائل دیکھ کر یہاں تک کہ وہ پانی بھلا کر نالی پر ڈھکی ہو گیا ہو اور پتلا ہو پانی کی طرف بھلا کر پہنچے کہ تو بھلا کر اس کو نہ پر پکان دیکھا ہو اور نہ ہی اس میں نخل نے وہاں کیفیت پیدا ہوئی ہو۔ پس اگر وہ مجبور ہیں یا مجبور یا بعد پانی میں مل نہ ہوئے ہوں اور پانی کے مصلح ہونے سے پہلے اس پانی سے وضو کیا ہو تو بلا خلاف وضو جائز ہے اور اگر وہ پانی نیک اور دیکھا ہو یعنی اس میں جراثیم آجائے یا دھوخت ہو جائے یا اس پر ہموگ آجائے تو بلا خلاف اس سے وضو کرنا جائز نہیں ہے اس لئے کہ اس کا استعمال حرام ہے کیونکہ وہ نثر آور ہے اور یہ حکم اس وقت سے جبکہ وہ پانی کا ہو یعنی آگ پر پکانا نہ گیا ہو اور اس کو آگ پر وضو کرنا مسلمان کا یہ قول صحیح ہے کہ اگر سے بچوں اماموں کے نزدیک بلا خلاف اس سے وضو پر نہیں ہے کیونکہ اس کو آگ نے حقیقت زہر دیا ہے خواہ وہ مصلح ہو خواہ نجس اور خواہ وہ نیک ہو۔ اور پانی کا پکانا پانی ہونے والی طرح ہوا ہے اور پانی کا ہونا پانی کا علم ہے (۱) اس سے وضو جائز نہیں ہے اگرچہ پانی کا پکانا پانی ہونے والی طرح ہے (۲) بسوط اور حیدر دہی طرح ہے (۳) کتاب الطہارۃ والریضہ میں ہے کہ جس پانی میں کچھ مجبور ہیں یا مجبور یا بعد پانی سے ازل دے گئے اور وہ پانی مصلح ہو گیا اور اس سے پانی کا کام نہ لیں، اور اگر وہ جگہ ہے تو مدار سے اصحاب کے نزدیک بلا خلاف اس سے وضو جائز ہے (۴) نیت خیر کے مدار اور کسی قسم کی نیت (مثلاً شخص وغیرہ کی نیت) سے عام علماء کے نزدیک وضو جائز نہیں ہے اور یہی صحیح ہے کیونکہ نیت خیر سے وضو جائز ہونا خلاف قیاس حدیث شریفہ سے ثابت ہے اور اس لئے مطلق پانی پر ضرورت ہوتے ہوئے نیت خیر سے وضو کرنا جائز نہیں ہے بلکہ دوسری قسم کی نیتوں کو اس پر قیاس نہیں کیا جاسکتا (۵) باب معلوم ہو گیا کہ نیت خیر سے وضو جائز نہیں ہے تو اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نیت خیر سے وضو کرنا جبکہ وہ بک پر اس سے نہیں بھی جائز نہیں ہے اگرچہ جن مسائل کے نزدیک نیت خیر سے وضو جائز ہے اس سے قائل کرنے کے بارے میں اس کا اختلاف ہے بسوط میں فصل کے جواز و منع کہا ہے کیونکہ دونوں حدیثوں میں سے جماعت کی تا پانی زیادہ زیادہ کہ ہے اور فصل کی ضرورت وضو سے کم ہوتی ہے پس فصل کو وضو پر قیاس نہیں کیا جائے گا اور ان دونوں صحیحوں کا کوئی فائدہ بھی نہیں ہے جبکہ صحیح و معتبر مذہب کے مطابق دونوں حدیثوں کو رد کرنے کے لئے نیت خیر کا استعمال جائز نہیں ہے کیونکہ جب جہتہ نے اپنے ایک قول سے رجوع کر لیا ہو تو اب اس قول کو لینا جائز نہیں ہے (۶) جن مسائل کے نزدیک نیت خیر سے وضو فصل جائز ہے ان کے نزدیک اس سے وضو فصل کرنے میں اس کی نیت نہ کرنا شرط ہے جیسا کہ تہم میں نیت شرط ہے کیونکہ یہ مطلق پانی کا بدلہ ہے (۷) اور مطلق پانی کے سوا ہوتے ہوئے نیت خیر سے وضو جائز نہیں ہے اور اگر اس سے وضو کیا جائے مطلق پانی کی قسم تو اس کا وضو نہیں کیا (۸) (۹) یہ مطلق پانی سے وضو کرے (۱۰) اگر کر دہ پانی اور نیت خیر پر رد ہو تو کر دہ پانی سے وضو کرے نیت خیر سے وضو کرے (۱۱) اور یہ بات نہیں ہے کہ کچھ مذہب کی بنا پر گھر سے کچھ نیت خیر پر مقدم ہے اور پہلے قول کی بنا پر نیت کو کسی پر مقدم کیا جائے گا اور امام محمد کے نزدیک یہ دونوں کو خیر سے ساتھ جمع کیا جائے گا (۱۲) بلکہ اگر مشکوک پانی اور نیت خیر اور نیت پر مقدم ہو تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک (اول قول کی بنا پر) نیت خیر سے وضو کرے اور نہ کو

(۱) مدار و فصل و نیت خیر و نیت مشکوک (۲) ع (۳) ع (۴) ع (۵) ع (۶) ع (۷) ع (۸) ع (۹) ع (۱۰) ع (۱۱) ع (۱۲) ع

(۱) ع (۲) ع (۳) ع (۴) ع (۵) ع (۶) ع (۷) ع (۸) ع (۹) ع (۱۰) ع (۱۱) ع (۱۲) ع

۳۔ اگر دھگر میں تھوڑا پانی یا اتنا جس میں سے پانی کے کرہ شوکر، جائز ہے اور اگر اس کا ہاتھ جس کو اور اس کے پاس کوئی ایسی چیز بھی نہیں ہے جس کے ذریعے اس میں سے پانی نکالے تو اپنا پاک وصال دے دے۔ پانی میں آبل کر خزر سے اور اس وصال سے پانی ہاتھ پر گراے تو ہاتھ پاک ہو جائے گا اور اگر پانی کے کھارے پر گرنے کے داخل ہونے کی حسرت پانی میں بھی آکر وہ پانی سے اس قدر قریب ہو جس سے معلوم ہو کہ استا براس سے پانی نہ نکلتا ہے تو اس سے وضو نہ کرے اور اگر یہاں بہر تو اس سے وضو نہ کرنا جائز ہے (۱) اور اگر ہتھکڑی میں سے پانی قلیل پانی کے نزدیک کسی جنگل یا غاروں کے قدحوں کے نشان پائے جائے۔ غار کی صورت میں اس پانی سے وضو نہ کرے (۲) کسی کڑوئی دائرہ و نور قلیل پانی (دو درود) سے کہے ۱۱۰ جہاں نہ دے دے وغیرہ پر ہو کر گزرے اور اس کا گدھا غالب ہو جائے کہ اس دائرہ نے اس سے پانی پی لیا ہے خود پانی نہیں ہو جائے گا ورنہ غش نہ ہوگا (۳) جس کی صورت میں جنگل یا غاروں کے قدحوں کے نشان پائے جائے کی صورت میں اس پانی سے وضو نہ کرے کہنے کا تمہد اس بات پر محمول ہو کہ اس کو پہلے جو غاروں کے پانی پینے کا نشان نہ ہو جس کی بنا پر وضو نہ کرنا صحیح ہے اور یہ جو بعض کے مسند میں آیا ہے کہ کیا کہیں کہ جب تک اس پر یقینی طور پر جو مست لا ۱۱۰ معلوم نہ ہو اس سے تراویح کی غلبہ کاں (۱) ہے صرف ایک اور حکم کی وجہ سے اس کے کما حقہ ہونے کا قہم نہیں ہوگا (جیسا کہ یہ بات پوشہ نہیں ہے) (۲)

۵۔ جب کسی لڑکے نے اپنے ہاتھ یا پاؤں پانی کے گڑے میں ڈال دیئے معلوم ہو کہ اس لڑکے کا ہاتھ (یا پاؤں) قیظاً پاک ہے تو اس پانی سے وضو جائز ہے اور اس کو پاک یا پاک ہونا معلوم نہیں ہے تو مستحب ہے کہ اس سے وضو نہ کرے (پاک) پانی سے وضو نہ کرے اور اس کے بارے میں اگر کسی سے وضو نہ کیا تو جائز ہوگا۔ (۵)

۶۔ اگر کوئی شخص اپنے پاس دھگر اس پانی میں داخل ہو جو حرام کے متعلق میں نے بیان کیا ہے اور پھر باج نکالے اس پر حرام نہیں کسی شخص کا نہ ہا معلوم نہیں ہوگا کہ نہ تہ نہ چوبہ وچہ پاؤں نہ حرام ہے اور اگر حرام میں ہی نہیں کا تھا یا مسنونہ ہو تو نام نہادیت کے بموجب پاؤں جو نہ لازم نہیں اور بھی غلط ہے۔ (۶)

۷۔ اگر کوئی شخص پانی میں نہا ست کر جائے اور اس پانی کو کوئی نصف مٹی رتف یا دیا یا زبدل جائے تو اس سے قاعدہ الہاء کی حد میں بھی جائز نہیں ہے پس اس کو کسی طرح کام میں نہ لائے اور وہ چوٹاب کی مانند ہو گا اور اگر پانی کا کوئی نصف بھی تہہ مل نہیں ہو تو اس سے لازم غنا مشروطی ہوگا (۱) گارہا (۲) اور جانوروں کا پلہ جائز ہے (۳) اگر اس میں گارہا یا زبدل میں نہ لگا جائے۔ (۷)

۸۔ اگر کوئی شخص کسی پانی کی جگہ پر دو درود پڑھ کر کسی مسلمان شخص نے غیرو کی یہ پانی پاک ہے تو اس کو اس پانی سے وضو نہ کرنا جائز نہیں ہے انتہا ہے کہ اگر اس وقت سے قبل وہ مسلمان شخص مالک ہو اور اگر وہ اس سے قبل اس کی تصدیق نہیں کی جائے گی اور اگر وہ ایسا ہے جس کا مال پر مشہور ہے یعنی اس کا مال پر فاقہ ہو تو معلوم نہیں ہے تو اس کے بارے میں دو درود واجب ہیں۔ (۸)

۹۔ ہر پانی میں چوٹاب کرنا مکروہ ہے نہ پانی میں گل مل کر پیٹ کر یا مکروہ ہے اور یہی حکم ہے (۱۰) اور قادی قاضی مذہبی میں ہے کہ پانی میں چوٹاب کرنا مکروہ اور کھانے کے بارے میں قسم کا اختلاف ہے اور اس سے ہے کہ مکروہ ہے اور نہ پانی میں چوٹاب کرنے کے بارے میں تفریق بالیقین ہے فقہاء کے کہ ہا۔ اجماع میں اس کے لیے ہے کہ مکروہ ہے اور یہ نہایت عجیبی پر مشمول ہے کہ مکروہ حدیث شریف سے وادہ سے وادہ نہایت عجیبی کا کفارہ دیا ہے جس میں اس مانع ہر پانی میں چوٹاب کرنا مکروہ مذہبی ہو جائے کہ دونوں میں ترقی

(۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰)

۱۔ (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰)

(۱) ہو جائے۔

- ۱۰۔ حوض میں کسی جسم کا شیراء جمع ہے اس میں پیشاب پڑ گیا اگر وہ حوض دور دورہ ہے تو وہ شیراء پاک نہیں ہوگا اور اگر حوض اس سے کم ہے تو وہ شیراء ناپاک ہو جائے گا جیسا کہ بند (نمبر ۱۱۱) پانی پاک ہو چکا ہے۔ (۱)
- ۱۱۔ دو صوبے سے گرم شہر پانی سے طہارت یعنی وضو اور غسل کرنا کر دے اگرچہ پانی خود بخود صوبے سے گرم نہ ہو کیونکہ اس سے بڑھ کر کئی بار مل لائق ہونے کا اندیشہ ہے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے اور یہ کراہت تخریجی ہے۔ (۲)
- ۱۲۔ چوبالی سے بھاگ کر پانی کے پیالے پر ہو کر گزارا تو حوض والا نہ طہرائی دے نہ ذکر کیا ہے کہ اگر گلی نے اس کو زخمی کر دیا تو پانی نجس ہو جائے گا اس لئے کہ وہ گلی کے خوف سے اکثر پیشاب کر دے اور بیکار ہے (۳) جس میں نہ اتفاق میں بھینسا ہے مطلق ہے کہ لڑکی اس کے خلاف ہے۔ لیکن نجس نہیں اور گلی کے خوف سے پیشاب کر دینے میں شک ہے۔ (۵)

(اس لئے کہ وہ اس وقت نیت کا اہل نہ تھا، غیرہ) اگرچہ جو غسل اپنی صحت میں نیت کا شریع ہے، دو کافر سے بھی نہ ہوگا اور جس میں نیت ضروری نہیں۔ جیسے وضو دو گنا ہوگا بھی کافر، سلام لانے کے بعد سابلہ وضو سے نماز پڑھ سکتا ہے اور کچھ سابق سے نہیں پڑھ سکتا، اس سب باتوں میں اس تحکم سے نماز جائز نہیں بلکہ پائی پر قادر نہ ہونے کی حالت میں اسے سر سے تحکم کرے کیونکہ یہ سب اسکی عبادت ہے، قصود نہیں جن کے لئے طہارت شرط ہو بلکہ یہ بغیر طہارت کے بھی صحیح ہیں، طہارت شرط ہے کہ وہ عبادت قصود نہیں ہیں۔ اگر سیدہ شکر کے لئے تحکم کیا تو شیخین کے نزدیک اس سے فرض نماز نہیں پڑھ سکتا کیونکہ ان کے نزدیک عیدہ شکر عبادت ہے، قصود نہیں اور امام قسطلی کے نزدیک پڑھ سکتا ہے کیونکہ یہ ان کے نزدیک عبادت ہے، قصود ہے۔ یعنی نے قرآن مجید پڑھنے کے لئے تحکم کیا، ہوتا تو اس سے نماز پڑھ سکتا ہے۔ نماز جنازہ میں پڑھنے یا سنتوں کے لئے اس وجہ سے تحکم کیا ہو کہ وضو میں مشغول ہو گا تو یہ نماز ہی فرض ہو جائے گی تو اس تحکم سے اس حاکم نماز کے سوا کسی اور امر کی نماز جائز نہیں اور اگر نماز جنازہ کے لئے اس وجہ سے تحکم کیا کہ چار تھا یا پائی سو ہوتا تھا تو اس سے فرض نماز اور دیگر عبادتیں سب جائز ہیں۔ چار یا ستر (یعنی چار، ست، پانچ، کو کوئی دس، اعلیٰ تحکم کرنا ہے نماز ہے، عورتیت کا امر بغیر فرض ہے، تحکم کرنا والے پر فرض نہیں (انہی عبادتوں کے لئے دونوں حدوں سے طہارت شرط نہیں جیسے سلام کرنا اور سلام بڑا ہے، عیدہ وغیرہ ان کے لئے وضو حاصل کا حکم غلط ہے، نہ سکتا ہے، اور جن باتوں میں صرف حدت امن سے طہارت شرط نہ ہو جیسے قرآن پاک کی تلاوت اور اذان وغیرہ ان کے لئے صرف حدت امن (وضو) کا حکم غیر ضروری ہے، اور ان محکموں سے وہی عبادتیں جائز ہیں، دوسری نہیں)۔

۲۔ غزوہ جیٹھ میں اس لئے تحکم نہ ہوتا ہے اور وہ پائی پر قادر نہیں ہوتا اس کی چند صورتیں ہیں:

۱۔ پائی کا دور نہ ہونا، بلکہ جو شخص پائی سے ایک میل دور ہو خواہ شہر میں ہو یا باہر مسافر ہو یا مینہ سرنگھل ہو یا کثیر اس کو تحکم جائز ہے۔ مسافت (فاصلے) کی مقدار میں یہی مقدار ہے، کچھ قول ہے کہ کل فرسخ کی پائی ہے اور وہ چار ہزار گز ہے ہر گز پچیس ایکھٹ کا اور ہر ایکھٹ کی پڑاؤنی چھ گز کے برابر ہوتی ہے اس طرح کہ ہر چھ ایکھٹ دوسرے چھ ایکھٹ سے فاصلہ ہو، جو فرسخ کے بالوں کے برابر ہے (اور خود وہاں چار ہزار گز کا فاصلہ ہے، زمانہ کے اعتبار سے دو ہزار گز کے برابر ہے، یعنی انھر بنی میں کے اعتبار سے ایک میل ایک فرسخ ایک گز یا ایک عشا یہ آٹھ گز یا ہوا اور مسافت کا اعتبار ہے وقت ملنے جانے کا خوف نہیں، جس اگر آدھے میل پر پائی ہو اور وقت تک ہو تو دشمن کے نماز پڑھنے پر ہے وقت تھا جائے۔

۲۔ اور نہ وہ دشمن کے خوف سے بھی تحکم جائز ہے، خواہ خوف اپنی جان کا ہو یا اہل کا، خواہ وہ مال اچھا ہو یا امانت کے مورد ہو، اسی طرح سانپ یا آگ یا بھڑکا کسی اور جانور، موزی کا خوف ہو تو تحکم کرے۔ اگر ترسہ اور کافر قرض کے خلاف ہو، اس کا خوف ہو، جس کا قرض نہیں دے سکتا تو تحکم کرے، نہ کہ وہ کافر قرض مقدم دلا ہو، نہ کہ وہ قرض اس لئے کہ وہ قرض ادا کرنے میں دیر لگانے کی وجہ سے ظالم ہے، مگر عورت کو، یا خوف اس سب سے کہ پائی ماسن کے پاس ہے تو بھی تحکم کرے۔

۳۔ یا اس کا خوف۔ اسی فرسخ اگر کوئی پاس کا اپنے ساتھی، لڑکے کی باہل، قافلہ میں سے کسی اور شخص کی خداداد کتا ہو یا انبھی اپنے ساتھی کے جانور کی یا اپنے ایسے کتوں کی جو چاروں کی حفاظت کے لئے پائے گئے ہیں، یا اس کا خوف، اسی وقت یا آندھ اور اسی طرح اگر وہ ناگوار دیکھے کی ضرورت ہو، نماز پڑھنا اور شہر دیکھنے کی ضرورت کے لئے جائز نہیں۔

۴۔ پکارنا جانے یا مرضی پکارنا جانے کا خوف۔ یعنی کو اگر یہ خوف ہو کہ نہ میں مردی سے مر جائے گا یا نہ ہر جانے گا اور جنگ میں پائی مردہ کرنے یا آگ سے اپنے یا لاف وغیرہ کا بھی انتظام نہیں ہے تو یہ ممانعت جائز ہے اور اگر شہر کے اندر ہو تو تمام ایہ ضیقہ کے نزدیک

[illegible]

۵۔ انکی نماز کے وقت ہونے کا خوف، جس کا تمام مقام اور جہل نہ ہو جیسے نماز میں یوں مسوف (پہنہ کر گئے) کہ خوف (مذہب) گھر میں (نماز) جنازہ اور سوگہ و منشی و اگرچہ غریبی منشی ہوں جبکہ فقہان کے خوف ہونے کا اثر تو ان سب صورتوں میں ختم جائز ہے (اور اس کی صورت یہ ہے کہ پانی ایک میل سے کم مائل پر ہے، اقام پانی لینے گنا ہے لیکن اس سے تو یہ فقہاء حضورؐ نے اور فرضی پڑھنے کا وقت بتایا ہے کہ تو غریب کے غریبی منشی پڑھتے ہر عیب پانی آئے تو دوسرے کے فرض ادا کرے لیکن اگر سخت کا خوف کے ساتھ وقت ہونے کا خوف ہو تو ختم نہ کرے بلکہ کو سخت کا فرضی کے ساتھ فقہ کرے گا اور جو اس طرح خوف ہو کہ اس کا کوئی عالم متنازع اور بدیہی ہو جیسے بعد کی نماز کے ظہر اس کا تمام مقام ہے، روٹی نماز کے وقت اس کا تمام مقام ہے تو وہاں ختم جائز نہیں۔ میو کی نماز میں اگر نماز ضروری کرنے سے پہلے وقت جاتے رہنے کا خوف نہ ہو تو تمام کے کو مسے تہہ چڑھیں اور اگر وقت چلے جائے تو خوف نہ ہو تو ختم جائز ہے۔ مقدی نو اگر یہ خوف نہ ہو تو ضرور کرنے میں میو کی نماز خوف اور جائے اس کا تمام مقام ہے اور اگر سخت کا خوف ہو تو اس صورت میں ہے کہ وہاں سے نماز ضروری کی فصلی وقت کے جاتے رہنے کا خوف نہ ہو تو ختم کرے گا کہ اسے اور اگر وقت جاتے رہنے کا خوف نہیں، پس اگر اس کو یہ امید ہے کہ تمام کے نماز

اگر پانچ اعداد پر لگے ہیں کافی ہے اور نماز نہ پھڑ سے ٹکر واد کی حالت میں۔ مگر جس کو شک ہے کہ اس جیسے کوئی اور بھی ہو تو اس کی امامت کر سکتا ہے۔ اگر کسی نے تجھ کے لئے نفل پر باغداد سے دور تک گرنے سے پہلے مرے ہو تو تو کسی اس پر پے کر اس سے کس جائز نہیں بلکہ ہمارے ضرب مارے۔ تیم میں راوی ہاؤں کا کس نہیں ہے۔

مصنف تیم

میں مرقیہ بخوارش ہے بخوارش حالت میں اس موقع پر تجھ کی غرض ہے جیسے نماز کے لئے اور جہاں منور و وسیع ہے وہاں تیم کی واجب ہے اور جہاں منور مستحب ہے وہاں تیم بھی مستحب ہے جیسے پاک آبی کو دھوا سجدہ کے لئے۔

تیم کو توڑنے والی چیزوں کا بیان

۱۔ چیز منور کو توڑتی ہے۔ دوسرے تیم کو بھی توڑتی ہے اور چیز منور کو واجب کرتی ہے وہ غسل کے تیم کو توڑتی ہے بطن منور سے توڑنے والی چیز سے غسل کا تیم نہیں ٹوٹتا۔ لیکن اس مسئلہ میں ضروری ہو گی۔ اول دوسرے تیم کا توڑنے والا ہے جو دوسرا توڑنے والا ہے۔ دوم غسل کے تیم کا توڑنے والا وہ ہے جس سے غسل ٹوٹ جاتا۔ چوتھی غسل کرنا واجب ہو جاتا ہے۔ سوم جس نے وضو اور غسل دونوں کا انحصار تیم پر کر رکھا ہے وضو کا توڑنے والا اور واقع ہو تو اس صورت میں وضو کا تیم ٹوٹ جائے گا اور غسل کا تیم بدستور باقی رہے گا۔ چوتھا تیم منور کا توڑنے والا ہوتا ہے جس سے وضو ہو کر واجب اگر جہد وضو پانی پائے خواہ ایک ایک ہی دفعہ کے لئے ہو تو وضو کہہ کر وضو نہ کرے۔ اور جب تک پانی نہ ملے غسل کے تیم ٹوٹ جائے گا۔ اگر پانی کی جگہ سے گزرا تو پانی سے غسل کے لئے تیم کرے کہ تک تیم پانی پر کاربوند سے ٹوٹ جائے گا۔ تیم کے کچھ وضو کے تیم کا تیم نہیں کرنا ہے لیکن جس کے لئے کفایت نہیں کرنا تو وہ تیم کرنا واجب ہے اور وضو واجب نہیں ماب اگر غسل کے تیم کو جھوٹے وضو واقع ہو جائے تو اب اس پر وضو کرنا واجب ہے کیونکہ وہ وضو کھانا ہے وضو پانی پر کاربوند ہوا تو اس سے غسل کا تیم باقی ہے اب تک وضو کفایت غسل پانی پر توڑتے ہو ان طرح اگر غسل کے تیم سے پہلے کوئی بات وضو توڑے، اول ایک پانی کی اور پھر غسل کا تیم کیا تو غسل وضو وضو وضو کے لئے کافی ہے۔

۲۔ اگر کسی نے غسل کیا اور اس کا کچھ حصہ بدن تنگ ہو گیا اور پانی غرض ہو چکا تو جہاں اس کی باقی رہ گئی ہے اس سے تیم کر کے پھر اگر وہ نہ ہو جائے تو وضو کے اسے تیم کر کے پھر اگر باقی ملے تو خشک ہے جو نے دھوا جو نے اس کو پھر غسل کرنا ضروری نہیں اور وضو کرنا لازم ہے۔ پانی ملنے پر اس مسئلہ کی صورتیں بتائی ہیں۔ اول اگر وہ پانی اس قدر ہے کہ کھجور اور خشک دونوں ہی کے لئے کافی ہے تو غسل وضو دونوں کا تیم باطل ہوتا ہے لیکن خشک وضو کو لے اور وضو کرے۔ دوم یہ کہ وہاں میں سے کسی کے لئے بھی کافی نہیں ہوگا تو غسل وضو دونوں کا تیم باقی رہے گا لیکن اس پانی سے خشک جس میں سے جس قدر حاصل ہو سکے گی وہ دھو لے گا کہ نہایت کم ہو جائے۔ اور یہ کہ پانی صرف خشک جس کے لئے کافی ہو جائے اور صرف وضو کے لئے کافی نہیں۔ اگر اس سے خشک جس کو دھو لے اور دھو لے گا تیم اس سے باقی نہیں رہے گا۔ چہاں یہ ہر کے ہر جس کے لئے بھی صرف وضو کے لئے کافی ہے، اور صرف خشک جس کے لئے کافی نہیں

ادنیٰ ہے لیکن ہے وضو کے حصہ کا پانی وضو کے لئے کافی ہو تو وضو کرنا فرض ہے اور تیمم جائز نہیں، اور اگر وہ پانی پاب اور بیٹے کا وضو کر کہ ہو تو پاب اس کے صرف کے واسطے ادنیٰ ہے، اگر مٹی کے پاس اتنا پانی ہو کہ اس کے کچھ وضو کے غسل پاوے، وضو کر کے نہ کرے، یا پانی تو کافی ہے مگر غسل کرنا نقصان نہ کرے اور وضو نقصان نہ کرے تو غسل کی جگہ تیمم کرے اور اس کو وضو یا بعض اعضا کے غسل کے دھونے کی ضرورت نہیں بلکہ اگر تیمم غسل سے بعد وضو نہ جاسے تو وضو کے لئے تیمم نہ کرے بلکہ وضو کی جگہ وضو کرے، یا پانی کیوں کر پاب و بقرہ کا پانی پانی پر قادر ہے اور اگر تیمم غسل سے پہلے کوئی بات وضو کرنے والی مٹی یا پانی مٹی اور بھروسہ کا تیمم کیہ بہتر نہیں تیمم غسل وضو دونوں کے لئے کافی ہے، اگر بھٹ کے پاس وضو کرے فرض اعضا کو ایک ایک بار دھونے کے لئے مٹی پانی کوئی نہیں تو تیمم کرے اور بعض اعضا کو نہ دھونے دیکھیں، کسی نے تیمم کر لیا اور اس کے سامان میں پانی تھا تو اس کو مٹھو نہ تھا، اس کو بھول گیا تو پھر نماز پڑھ لی تو امام ابن عقیلہ اور امام محمد کے نزدیک جائز ہے اور امام ابو یوسف کا اس میں خلاف ہے اور وہ اس صورت میں ہے کہ رو بہ لی اس نے وضو نہ کیا، یا کسی دوسرے نے اس کے علم سے رکھا ہو یا بغیر علم سے رکھا ہو مگر اس کو مٹھو نہ اور اگر اس کو مٹھو نہیں تو بالافتقار نماز کا اعادہ نہ کرے، غرض اوقات کے اندر نہ آئے یا وقت کے بعد نہ آئے، برابر ہے، اگر ایسا وضو کرے کہ جس کا سنہ حکا ہو ہے حالانکہ اس میں پانی ہے مگر اس کو مٹھو نہیں ہوا یا اس کے کنارے پر تھا اور وہ وقت نہ تھا اور تیمم کر کے نماز پڑھ لی تو امام ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک جائز ہے، امام ابو یوسف کا اس میں خلاف ہے، جب تک کہ ہو یا مٹی یا خاک ہو یا پانی یا لٹیم ہو چکا اور نماز پڑھ لی اور بھروسہ پانی یا لٹیم یا مٹی یا مٹی اس نماز کو نہ کیا، اگر اس کی جگہ پر پانی ہے یا مٹی کی گردن میں لٹیم رہا ہے یا اس کے سامنے ہے اور اس پانی کو بھول کر تیمم کر لیا تو ایسا صحیح ہے، یا اگر نہیں کیونکہ اس میں بھول کا اعتبار نہیں، یا پانی میں پانی تک رہا تھا اور اس پر سوار تھا اور پانی پانی کے پیچھے تھا اور اس کو بھول کر تیمم کر لیا تو جائز نہ تھا اور اگر پانی پانی کی اگلی طرف تھا تو جائز نہیں، اگر سو دن تک تھا بلکہ پیچھے سے ایک رہا تھا اور پانی سامان کے پیچھے تھا تو جائز نہیں، اور اگر اس کے ساتھ تھا تو جائز ہے اور اگر اس کے کچھ رہا تھا تو اگلی اور کچھ دھوئیں میں جائز ہے، اگر نماز کا حاضر ہو اور لی اس سے سوا کوئی دوسرا ہو اور خوف ہے کہ اگر وضو کرے گا تو نماز فوت ہے تو تیمم جائز ہے اگر اثر ہو تو وضو کر کے ایک بھیر بھی مل جائے تو تیمم جائز نہیں، اور وہی کے واسطے تیمم جائز نہیں بلکہ صحیح ہے اور لی مٹی کو وضو کی اجازت دے اس کو بھی تیمم جائز نہیں، ایک ادنیٰ دوسرے پر نقد ہے اگر وہ حاضر ہو تو دوسرے دلی کو بالافتقار تیمم جائز ہے اس لئے کہ اس کو بھی نماز کے فوت ہو جانے کا خوف ہے اور اسی طرح دلی کو اس وقت بھی تیمم جائز ہے جب وہ کسی اور نماز کی اجازت دے دے اور اب اس نماز کو تیمم جائز نہیں، ایک جنازے کی نماز تیمم سے پڑھ چکا ہو دوسرا جنازہ آیا تو پہلے اور دوسرے کے درمیان میں اپنی جگہ سے بک جائے اور وضو کرے پھر آئے اور نماز پڑھ لی، مٹی میں اس نے اس وقت میں وضو نہیں کیا تو تیمم کا اعادہ کرے گا، اور اگر اتنا دھوئیں تک نہ مٹی رہی میں یہ سب کام کر کے تو یہی تیمم سے نماز پڑھ لے، اسی پر فتویٰ ہے، مٹی کی جگہ سے اس کا تیمم کی اجازت کے لئے تیمم جائز ہے، جس شخص کو تیمم کا یقین ہو وہ اپنے تجربہ کی حالت پر ہے جب تک اس کو حدیث کا یقین نہ ہو اور جس شخص کو حدیث کا یقین ہے اس کا حدیث ہوتی ہے، جب تک تیمم کا یقین نہ ہو تیمم پر تیمم کرنا عبادت نہیں اس لئے کہ یقین کا ہونا اور وضو پر وضو کرنا عبادت ہے اور مستحب ہے، اور سنا کر جائز ہے کہ اپنی زبانی یا ہاتھ کے ساتھ دلی کرے اگر چہ جانتا ہو کہ پانی نہ ملے گا مگر حکم وضو یا غسل کا ہے ورنہ اس کے تیمم کا ہے جس طرح اس کا تیمم فرض، واجب کا واجب، سنت کا سنت اور مستحب کا مستحب ہے، وغیرہ۔ جہاں جہاں تیمم جائز ہے کچھ خیال اور دوسرے لائے اور نہ یہ سمجھے کہ تیمم سے اگلی طرح یا کسی مٹی کی وضو، بلکہ وضو اور غسل کی طرح پاک ہو جائے، عبادت کو پانی کے ہونے سے نہ، مٹی میں پانی نیچے نہ جائے اور تیمم کر لیا اور سنت نہیں، ایسا پر وضو میں شریعت کا کوئی حکم مجھوت ہوئے یا جائز اور حرام ہے، پر تہہ اور حاکم یا

کے ہوں تو اس بات پر اجماع ہے کہ اگر ان کو حدت کے بعد سوزوں پر سک کرنے سے پہلے یا سوزوں پر سک کرنے کے بعد پینا ہے تو ان پر
سک نہ کر نہیں کیونکہ جرمسوزی کو اس نے طہارت کی حالت پر نہیں پہنچا بلکہ سوزوں پر سک کرنا لازمی ہوگا کیوں کہ ان کو نہایت پر پیٹ ہے اور
اگر حدت سے پہلے پینا تو ان پر سک جائز ہے اور نہ خونی غصم سک ہے جو سوزوں کے اور پر پیچو وغیرہ کی حفاظت کے واسطے پہنچتے ہیں اگر
جرموزی پڑا ہے اور اس کے اندر اتحاد الی سک سوزوں پر سک کرنا تو جائز نہیں بلکہ وہ پردے سے اس سک کے شرائط کا پائے جاتے ہیں اس لئے کہ
حدت کا کل جرمسوزی خارج ہے نہ کہ خف (سوزوں) واصل، اور اگر وہ سوزوں پاؤں میں سوزے پہنچے اور ایک سوزے پر جرمسوزی بھی پہنچا تو جائز
ہے کہ اس سوزے پر سک کرے جس پر جرمسوزی نہیں ہے اور دوسرے کے جرمسوزی پر سک کرے اور سوزے پر سوزا پہنچے تو مثل جرمسوزی کے
ہے اور اگر وہ جیسے سوزے پہنچے تو بھی ان پر سک جائز ہے اور سبب یہ ہے کہ ان سوزوں پر جو ترکیبوں سے بنے ہیں سک جائز ہے
کیونکہ ان کو مابین کے سطرے ہو سکتا ہے۔ جاردقی (ترکیبی ہوتا) میں اگر پاؤں چھپ جائیں اور ٹنڈ یا پاؤں کی پیٹھ صرف ایک یا دو انگلیت نفر
آتی ہو تو سک جائز ہے۔ اگر جاردقی قدم کی پلٹ سے کھایا ہو اور اسے تھ سے اس طرح باندھا جائے کہ وہ قدم ایک سے لے کر اس پر سک
جائز ہے۔ (یعنی تین انگلیت یا اس سے زیادہ کھایا ہو لیکن اس کو تھ یا ٹنڈ یا ٹنڈ سے بند کر لیا ہو تو اس پر سک جائز ہے جیسا کہ درجہ
حدت سوزے۔ ثبات قدم سے کیلے ہوتے ہیں اور ان کو تھ یا ٹنڈ سے بند کر لیتے ہیں اور اگر کسی کو چھڑے یا بات وغیرہ اور حدت
کبر۔ جس میں پانی مراب نہ کرے جاردقی یا سوزے کے ساتھ کسی چیز سے بند کرے تب بھی اس پر سک جائز ہے اور اگر اس
چوے وغیرہ کو جاردقی سے ساتھ لے کر پیرے ہی کسی چیز سے دھند کر اس سکے حصہ کو بند کر لے تو اس پر سک جائز ہے۔ اگر کو ہے یا
نگواری یا خشے یا پانی واد کے سوزے سے بنائے تو ان پر سک جائز نہیں۔ اس لئے کہ اس کو مابین کی آبی سے خشک عادت کے موافق مل کر
نہیں ملتا۔ مراد سوزی یا دانی یا دینی سوزوں پر سک جائز نہیں کیونکہ ان میں وہ چاروں صفات نہیں پائی جاتیں جو سوزے کے لئے ضروری
ہیں جن کا بیان ہو چکا ہے۔ اگر کوئی غلی موت جوتے پر سک جائز ہے جبکہ ٹنڈ سے چھپے ہوں اور اس کا پاب قبول سے اس طرح
بندھا ہو کہ پاؤں کی آبی قدر کمال نظر نہ آئے جو سک کا مانع ہو، البتہ اگر یہ تھ کے طور پر استعمال اور اس میں ٹنڈ پڑتا ہے اور پانی
ہے اور ٹنڈ ہونے کا بھی احتمال رہتا ہے اس لئے بلا ضرورت اس سے نہایت نہیں پڑھنی چاہئے۔ سوزوں کے چھپ کر۔ وغیرہ کی حجاب
میں لینا سوزوں پر سک کرے اور نہ اس میں کسی چیز سے بند کرے۔

۱۔ اگر میں ہیں۔ سوزوں کے اگر کسی جانب سے سک کرے۔ ۲۔ سوزوں پاؤں پر پانچ کی تین انگلیوں کی برابر کرے
جب اتنی ہے۔ بائیں تین بھوئی انگلیوں کے برابر سوزی فرض ہے اور یہ دونوں فرض ملتی ہیں۔ سوزے کے نیچے کی جانب یا بائیں پر یا ساک پر یا
اس کے اطراف میں یا تلخے پر سک جائز نہیں۔ اگر ایک پاؤں پر پندرہ انگلیت سک کرے اور دوسرے پر پندرہ چار یا پانچ انگلیت کے تو جائز نہیں
اور سوزا پاؤں سے یا اندر سوزوں پر کسی جگہ سک کرے گا تو انہیں جرمسوزی سے خالی ہے یعنی فرض اور انہیں جو کو اگر اس جگہ میں پاؤں کے
جا کر سک کرے تو جائز ہے اور اس کے بعد اس کا پاؤں اس جگہ سے جدا ہو جائے تو وہ جرمسوزی کرے۔ اگر کسی شخص کے ایک پاؤں پر دم ہو اور
وہ اس کے دھ سے یا کار ہو تو اس کے سک پر تو اس کو سب عاف ہے اور صرف دوسرے پاؤں کے سوزوں پر سک کرے گا تو جرمسوزی سے اس
غیر اگر پاؤں ٹنڈ کے اوپر سے کٹ گیا تو بھی اس سک سے کٹ جائے گا اور اگر تلخے کے نیچے سے کٹا اور سک کرے گی جبکہ پندرہ تین انگلیت کے باقی ہے تو
دونوں پاؤں کے سوزوں پر سک کرے گا اور اگر پندرہ فرض یا تین فرض یا دونوں پاؤں کو دھوئے کیوں کہ سک کا کل باقی نہیں ہو کر اصل کا کل باقی ہے
اگر کسی شخص کا ایک ہی پاؤں پانچ انگلیت ہے تو اس کا ایک کے سوزوں کو سک کرے۔

جائے اور اگر انگلیاں علی کل جائیں تو مستحب ہے کہ وہی تین انگلیاں نکلیں خواہ کوئی بھی ہوں حتیٰ کہ اگر انگوٹھا اور اس کے برابر کی انگلی کل گئی
مالا کہ کہ بد دونوں کی کرتیں چھوٹی انگلیوں کے برابر ہیں تو بھی مس جائز ہے اور اگر انگوٹھا اور اس کے برابر کی دونوں انگلیاں کل گئیں تو مس
جائز نہیں اور جس شخص کی انگلیاں کٹ گئی ہوں اس کے سوزے کے سوراخ کا اعتبار دوسرے شخص کی انگلیوں سے کیا جائے گا۔ ایک سوزے
کے سوراخ میں کئے جائیں گے دونوں کے مس کے لئے جائیں گے حتیٰ کہ اگر ایک سوزے میں چند ایک انگشت کے ٹکڑے ہو اور دوسرے میں
بہرہ و انگشت کے قریب ان دونوں پر جائز ہو گا اس شرط سے کہ فرض مس کا فرض سوزے پر واقع ہو کہ کسی مقام پر جو قہراً پہننا ہو اور اگر
ایک ہی سوزے میں سوراخ کے قریب ایک جانب ایک انگشت ہو اور دوسری پر ایک انگشت ہو اور کسی اور طرف اسی قدر ہو تو مس جائز نہ ہو گا بجز وہ
سوراخ جو قریب کئے جائے ہیں کہ ہم اس قدر ہوں کہ جس میں ایک بڑی سوتی (کاٹ وغیرہ) سے کا سوا جائے اور جس سے کسی
چھوٹا بھورا مستر نہ ہو گا اور سبوں کے سوراخوں میں شامل ہو گا۔ ماضی مس دو چیز اسودار ہے جس کی ہر سے اس کے نیچے کا بدن کل جائے یا
لو ہوا ہو لیکن چلنے وقت کل جائے اور پاؤں کا ہر ہوا جائے لیکن جب نہ نہ کا بدن نہ کھلے تو ماضی نہیں اگرچہ یہ اسودار ہو۔ اگر سوزہ اور
سے کل جائے اور اس کے اندر چلے گا ستر ہے یا کپڑے کا ستر سوزے میں ملا ہوا ہے تو ماضی مس نہیں اور سوزہ اور جراب اور چاروٹی جو
پاؤں کے اوپر کی طرف سے جڑے ہوئے ہوں اور اس میں کھنڈ ہیں اور سوراخ ہوں جن کے کانٹے سے سوزہ پاؤں کو دھک لے رہا ہے
بڑے سوزوں کے حکم میں ہے اور اگر کچھ قدم ان سے کہ کھلا ہو تو ہو تو وہ سوزے کے سوراخوں کے حکم میں ہے، اگر پہلے ہونے
سوزے پر دوسرا دست سوزہ یا چاروٹی ہو تو اس پر مس کرے اس لئے کہ کپڑے والے کا اعتبار ہے نیچے والے کا نہیں۔ سوزے پر مس کے حکم میں
مرد و عورت برابر ہیں۔ دستانے جو ہاتھوں میں پہنے جاتے ہیں ان پر مس جائز نہیں، عمامہ اور ٹوپی اور برقعے اور غلبہ (گھونگھٹے) پر بھی مس
جائز نہیں۔

مس کرنے والی چیزوں کا بیان

۱۔ جو چیزیں دھوکہ دہی ہیں وہ مس سوزہ کو بھی گزرتی ہیں۔

۲۔ دونوں سوزوں یا ایک سوزے کا پاؤں سے ٹکنا یا ٹکنا۔

۳۔ عت مس کا گزرتا اگر چہ اس نے اس سے مس نہیں کیا ہو اور جو حکم اس وقت ہے جب پانی ملا ہو لیکن اگر پانی نہ ملے تو حدت
کے گزرنے سے مس نہیں ہونے کا حکم کسی مس کے نماز جائز ہوگی جہاں تک کہ اگر عت گزر گئی اور دو نماز کے اندر ہے اور پانی نہیں ملا تو نماز
اسی طرح پذیر ہے۔ لیکن واضح ہے (اس کی صورت یہ ہے کہ اول وقت دھوکہ کے سوزے پہننے اور حکم کے وقت حدت ہو اس نے دھوکہ کے
مس کیا اور دوسرے روز اسی وقت جب پہلے روز اس کو حدت ہوا تھا نماز میں داخل ہوا اور اس کو پاؤں کا یہ وقت کے قیام ہو جائے گا کہ لیکن
جانتا ہے کہ اس جنگل میں پانی نہیں ہے تو اس رات قول کی بنا پر نماز پوری کر لے۔ اس قول کی بنا پر صحیح یہ ہے کہ سترے سے مسجد کی طرف
کل یا اکثر پاؤں کا مس کرے۔ (مولف) اور بعض مشائخ سے یہ منقول ہے کہ نماز قادم ہو جائے گی اور بھی اٹھ رہے (یعنی روایت فہم کے
مطابق ہے کہ وہ کہ گزرنے سے حدت نے پاؤں میں مراہت کی اور پانی کا نہ ہونا مانع مراہت کا نہیں اس لئے اس کے نزدیک حکم
کرے اور نماز پذیر ہے جس طرح ہر وہ شخص کہ اس کے اعضائے دھوکہ میں دھوکہ لگے باقی راہ پانی نہیں ہے جو اس کو دھوکے تو اس کو حکم کرنا
چاہئے و کذا فی اللہ و غیرہ) اگر دونوں سوزے کا لے یا ایک سوزہ نکالا: دو دھوکہ دھوکہ ہے تو صرف دونوں دھوکہ اس پر واجب ہے

پھر اس نے وضو کیا اور جبیر پر مس کیا اور دوسرے پاؤں کا وضو کیا اور اس میں موزہ پہنا پھر وضو کیا تو بھیجے یہ ہے کہ موزہ پر مس کرنا جائز نہیں اور اگر جبیر پر مس کر کے دونوں پاؤں میں موزے پہنے پھر اس کا وضو کر لیا تو دونوں موزوں پر مس کرنا ہے۔ ۶۔ کسی شخص کے ایک پاؤں میں بیڑا اور اس کے دونوں پاؤں میں دھڑ کر کوئی بھی موزے پہنے پھر اس کو نہٹ ہوا اور دونوں موزوں پر مس کیا اور اسی طرح بہت سی نمازیں پڑھیں پھر موزوں کو کھلا تو یہ معلوم ہوا کہ بیڑا پھوٹ گیا اور اس سے خون بہا کر یہ شخص مطلقاً کرب کی حالت میں تھا کہ کب یہ شخص مطلقاً کرب کی حالت میں تھا تو اگر نہ کامر خشک ہو گیا ہو اور اس شخص نے موزہ کھلا طبع کرب کی حالت میں پہنا تھا اور مطلقاً کرب بعد کھلا تو کرب کا اعادہ نہ کرے۔ ۷۔ پاؤں نمازوں کا ہر دو کرے۔ اور اگر کھلا کرب میں نہ ہو تو کرب کی نماز کا اعادہ نہ کرے اور اگر کسی نے وضو کرنا نہ ہو اور وہ نہ مگر نہ ہو گیا اور دوسری باہر تک آگئی تو وضو کر لیا ورنہ نہیں نماز نہ کرے۔ ۸۔ اگر دو دروغ تھا ایک تہی سے تری باہر آگئی اور دوسری میں سے نہ آئی تو بھی وضو کرنا ہے۔ ۹۔ اگر کسی نے وضو کرنا چاہا ہے۔ ۱۰۔ جبیر کا طہارت کی حالت پر اندھا شرافتیں۔ ۱۱۔ اگر جبیر وغیرہ وضو اور بغیر اس وقت سے وضو کرنے کے باوجود بھی اس پر مس کرنا جائز ہے۔ ۱۲۔ اگر جبیر پر مس کر کے نہ تو کرب کرنا جائز ہے (اور ضرورت کر کے نہ تو کرب کرنا جائز ہے) اور اگر جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۱۳۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۱۴۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۱۵۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۱۶۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۱۷۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۱۸۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۱۹۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۲۰۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۲۱۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۲۲۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۲۳۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۲۴۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۲۵۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۲۶۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۲۷۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۲۸۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۲۹۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۳۰۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۳۱۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۳۲۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۳۳۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۳۴۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۳۵۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۳۶۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۳۷۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۳۸۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۳۹۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۴۰۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۴۱۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۴۲۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۴۳۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۴۴۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۴۵۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۴۶۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۴۷۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۴۸۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۴۹۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۵۰۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۵۱۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۵۲۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۵۳۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۵۴۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۵۵۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۵۶۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۵۷۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۵۸۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۵۹۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۶۰۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۶۱۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۶۲۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۶۳۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۶۴۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۶۵۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۶۶۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۶۷۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۶۸۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۶۹۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۷۰۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۷۱۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۷۲۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۷۳۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۷۴۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۷۵۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۷۶۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۷۷۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۷۸۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۷۹۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۸۰۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۸۱۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۸۲۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۸۳۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۸۴۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۸۵۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۸۶۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۸۷۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۸۸۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۸۹۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۹۰۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۹۱۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۹۲۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۹۳۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۹۴۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۹۵۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۹۶۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۹۷۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۹۸۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۹۹۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔ ۱۰۰۔ جبیر کا وضو کرنا جائز ہے۔

حیض ونفاس اور استحاضہ کا بیان

حالت کی فرق سے جو خون نکلتا ہے وہ حیض کہلاتا ہے اور حیض ہلکا نفاس اور استحاضہ

حیض کا بیان

حیض وہ خون ہے جو دم سے بغیر ملاوحت و ایماہی کے برہمنے قریح کے راستے سے نکلتا ہے، اگر پانچ دن کے مقام سے نکلے تو حیض مکمل اور جب دواہمی پانچ دن کے مقام سے نکلے اور خون بند ہو جائے تو حیض مستحب ہوگا، مگر حیض کے علاوہ اور دنوں میں کوئی ایسی اور استعمال کی جس سے خون آجائے تو وہ حیض نہیں، مثلاً کسی عورت کو سچے میں ایک دن بعد پانچ دن حیض آجائے اس کو حیض کے پندرہ دن بعد دوا کے استعمال سے خون آجائے تو وہ حیض نہیں ہے، پندرہ دن کے بعد کی قید اس لئے ہے کہ پندرہ دن کے اندر قریح و دوا کے بھی آجائے تو حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔

شرائط حیض

حیض کا خون چار باتوں پر قیود ہے:

۱۔ مدت، اور وہ سو سال کی عمر سے ایسا (تا انسانی) کی عمر تک ہے تو ہر کسی سے پہلے جو خون نکلے وہ حیض نہیں ہے، ایسا کی مدت بھیجن ہر کسی کی عمر کے بعد ہوتا ہے، یعنی اس سے پہلے اور اس پر خون کی بات ہے، اور بعض کے نزدیک بچاں برس کی عمر مستند و قیود ہے اور اس پر قیود ہے، اور اس کے بعد جو خون آئے گا وہ ظاہر نہ ہوگا، حیض نہیں ہوگا اور عورت یہ ہے کہ اگر خون قوی ہوگا یعنی زیادہ سرخ و زیادہ گاڑی حیض ہوگا اور اگر ندرت یا بزرگ یا کمرنگ ہوگا حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے، البتہ اگر اس عورت کو اس عمر سے پہلے بھی زیادہ سرخ یا نہ کی رنگ کا خون آجائے تو بھیجن ہر کسی کے بعد بھی یہ رنگ حیض کے سمجھے جائیں گے، اگر عادت کے خلاف ایسا ہوگا استحاضہ ہے۔

۲۔ خون کا قریح خارج تک نکلے، اگرچہ کئی کے کرہانے سے ہو، مگر جب تک کہ گودی یا روئی خون اور قریح خارج کے اور مہان میں حائل ہے تو حیض نہ ہوگا، ایک عورت حیض سے پاک تھی اور اس نے گودی پر خون کا اثر دیکھا تو جس وقت سے گودی اٹھائی اور خون کا اثر نہ پایا تو اسی وقت سے خون بند ہونے کا حکم ہوگا، جس وقت سے گودی رکھی تھی، مگر اگر کوئی عورت سوکر مٹنے کے بعد حیض دیکھے تو اس کا حیض اسی وقت سے ہوگا جب سے عورت ہوئی ہے اس سے پہلے نہیں، اور اگر مٹا کر عورت سوکر مٹنے کے بعد اپنے کو ظاہر پائے تو جب سے سوئی ہے اسی وقت سے ظاہر ہوگی جائے گی، اور جبکہ عورت اپنے ظہیر سوگی وہ عطا کی نمازاں دوتوں صورتوں میں مکمل کر کے چڑھے۔ حیض کے قریح تک بیان (ہوتا) شریعتاً نہیں۔

۳۔ حیض کا خون ان چار رنگوں میں سے کسی ایک رنگ کا ہو، سیاہ، سرخ، زرد، حمر (سرخ) یا سفید (سفید گدھا)، بزرگ عورتی

پر نفاس ہو جائے گا ۱۲۔ بالغ ہونے پر پہلی رات نفاس آ یا اور وہ نکلی ہو تو برصینے میں پہننے میں۔ نہ جنسی سکھ رہوں گے، ورنہ، اور استحاضہ سے بچ رہوں۔ اگر ایسی طرح نہ ہو کہ پہلی رات نفاس آ یا اور غرض نہ نکلی ہو تو پہلے چالیس روز نفاس سے شمار ہوں گے اور اسی پر نفاس آئی استحاضہ۔

جنس، نفاس اور استحاضہ کے احکام

جنس نفاس اور استحاضہ کا حکم جب ہی ثابت ہوتا ہے کہ خون نکلے اور ظاہر ہو جائے، بلکہ بہہ سبب بھی ہے اور ایسی پر فتویٰ ہے، درجہ احکام جنس و نفاس میں مشترک ہیں وہ ان تھو ہیں:

۱۔ جنس و نفاس والی صورت سے نماز موقوف ہو جاتی ہے، غرض اگر کمرہ بخود والی نماز، یا نماز بیٹا، اور جبراً اس کی تھو بھی نہیں، وادی سرحد جن خون نظر آئے اسی وقت موقوف ہو جاتا ہے۔ وہ بھی صحیح ہے، لیکن اگر دو جنس کی حد کو نہ پہنچے تو اس نمازوں کی قضاء کرے، اسی طرح عادت والی صورت کو عادت کے بعد خون آئے تو نماز نہ پڑھے اور غسل بھی نہ کرے بلکہ اس دن تک انتظار کرے، اگر اس وقت کے اندر بند ہو گیا تو اب نماز اور نماز پڑھے اور جو اس وقت کے بعد بھی جاری رہا، یا وقفے کے بعد باقی دنوں کی قضا کرے، جنس نماز کے وقت بھی جنس یا نفاس آئے اس وقت کا فرض نہیں کرتے اس سے ساتھ ہو جائے گا خواہ نماز پڑھنے کے لئے وقت، ہم ہوتا ہے، یا نہیں، اگر نماز کا وقت ہو گیا، اور نماز اسی تک نہیں پڑھی کہ جنس یا نفاس پید ہو یا فرض نماز پڑھنے میں جنس یا کیا یا پھر پید ہو تو وہ نماز موقوف ہے اور اس پر وہ نماز کی قضا لازم نہیں لیکن اگر وہ شراب کی کوئی نماز فرض ہو گئی، جنس و نفاس وقت سے قضا لازم ہو گئی، جنس و نفاس والی صورت کے لئے یہ سبب ہے کہ جب نماز کا وقت ہو تو بند کرے، اور اپنے گھر میں نماز پڑھنے کی بجائے، یعنی بریں نماز اور اس کی آیت ربکم منہ سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ اور درو شریف اور استغفار و غیرہ پڑھتی رہے تاکہ عادت قائم رہے۔ جنس و نفاس والی صورت، سبب بندہ کی آیت سے تو اس پر بندہ واجب نہیں اور اس حالت میں بعد از شکر و بعد از عبادت تمام ہے۔

۲۔ جنس و نفاس، لی صورت، نفاس حالت میں دروازہ دھکا حرام ہے مگر اس کی قضا فرض کی قضا فرض اور واجب کی قضا واجب ہے اگر دروازہ کی حالت میں جنس یا نفاس شروع ہو گئی تو وہ دروازہ باز کرے اس کی قضا کرے، غرض روز و شروع کیا اور جنس یا نفاس شروع ہوا تو وہ قضا کرے۔

۳۔ جنس و نفاس والی صورت پر جنسی یا طریح مسجد میں داخل ہونا حرام ہے خواہ وہ اس میں بیٹھنے کے لئے ہو یا اس میں سے گزر جانے کے لئے ہو اور جنس یا نفاس والی صورت تو اس وقت مسجد میں داخل ہونا جائز ہے جب مسجد میں چلی رکھا ہو یا کھڑا ہو اور نکلیں اور پہنچائی نہ ملے، اسی طرح جب دروازہ یا عریضہ صراف کا خوف ہو تو مسجد میں داخل ہونے میں مضائقہ نہیں اور ایسے وقت و نیا یہ ہے کہ مسجد کی عظیم کے لئے عزم کر لے، مسجد کی چست بھی مسجد کے عزم میں ہے اس کے پیچھے میں رہنا کا زور، مگر وہاں کا عزم کو نہ لے سکے لے سکھ سے باہر چلا جائے یہی قول صحیح ہے، اور اگر کسی کو مسجد میں قضا ہو جائے تو عزم کر کے مسجد پر نکلتے، یہ نماز جائز ہے، اسب نہیں، اور اگر اس میں اجازت کے خوف کی وجہ سے بدلہ نہ لے سکے اور وہ عزم کر کے عزم سے چنگم واجب ہے، یا قہر یا حاکم کوئی چیز مسجد سے لینا جائز ہے، عزم کا وہ اور جتنا وہ کہہ دیتی وہ مکان جو جتنا وہ نماز کے لئے جایا جائے اور جو کہ گھر میں نماز پڑھنے کے لئے خاص کر لیا جائے اور مضافہ و دروازہ ان احکام میں مسجد کے عزم میں نہیں یعنی ان کے قضا کر جانے میں مضائقہ نہیں۔

۴۔ جنس و نفاس والی صورت کو نہ مسجد مسجد الحرام کے اندر جانا اور نہ مسجد کا طرف حرام ہے (یعنی اگر انگریزی ہے کہ کل طرف کے لئے طہارت واجب ہے از شامی) مگر مسجد کے باہر سے کریں یعنی کا بھی نہیں، عزم سے، اگر یہ مسجد الحرام میں داخل ہوئے اور

قرآن شریف کی آیت ہے مگر جو وہ اس کو چاہے نہیں، قرآن شریف کا لکھنا نہ تو ہر آدمی کا حق ہے نہ ہر آدمی کا فرض ہے۔ قرآن شریف کی آیت ہے مگر جو وہ اس کو چاہے نہیں، قرآن شریف کا لکھنا نہ تو ہر آدمی کا حق ہے نہ ہر آدمی کا فرض ہے۔ قرآن شریف کی آیت ہے مگر جو وہ اس کو چاہے نہیں، قرآن شریف کا لکھنا نہ تو ہر آدمی کا حق ہے نہ ہر آدمی کا فرض ہے۔

[illegible]

۸۔ خون بند ہونے کے وقت میں واجب ہو جائے اگر کوئی نہ دیکھیں جو اس دن میں کڑھائی تو غسل سے پہلے بھی جلی حلال ہے یعنی اس کو بھی کے لئے غسل واجب نہیں خواہ کبھی بھی بار بھی اسے باوجود دلت والی صورت اور مستحب یہ ہے کہ جب تک غسل نہ کرے وہ جلی نہ کرے اور اس کو غسل دلی کرنا مکروہ تحریمی ہے اور اگر پیش کا خون اس دن سے کم میں بند ہو جائے تو جب تک وہ نہالے یا نجس جائز کرنے والے بعد کی حالت میں تجھ نہ کرے یا اس کے ذریعے ایک وقت کی نماز قضا نہ ہو جائے مثالی اس پر نماز کا آخری وقت اس قدر کم ہو گا کہ جو آخری مرتبہ اللہ اکبر کرے اور غسل نہ کرے پھر اسے کھانی واجب ہو جائے اس سے اہلی جائز نہیں اس لئے کہ اس پر نماز اہلی وقت واجب ہوتی ہے کہ جب نماز کا آخری وقت اس قدر محدود ہو کہ قیام اور بارگاہ کے عین کراوے۔ واللہ اعلم کہ کبریت باوجود حکم کی اس نماز کی قضا نہ ہوگی اور اس سے وہی بھی جائز ہو جائے گی اگر پیش پاؤں کے وقت متعلق ہو۔ اس میں نہ میں کیا رہ نہ تجھ تو یا بھی علم کا وقت نہ کر جائے اس سے وہی حلال جسک وہی لئے کہ زوال سے پہلے کا وقت مکمل وقت ہے۔ اسی طرح اگر کھانا کا غلاب سے اسے غسل شستن متعلق ہو اگر وہ غسل اور تحریر ہو گا تو اس کو قضا نہ کرے کہ وقت نہ نکل جائے اس سے وہی حلال نہیں۔ اور اس سے بھی تم وقت ہو تو نماز صاف ہے اور اگر پورے دن دن رات بھی اسے یاد آوایے وقت خواہ نہ ہو اگر کمال ایک خداوند اکبر کی بھی سے اور نہ جانے کی محنت نہیں تو

اور اس صورتِ یاری پر گیارہ پہلے دن خون دوسرے دن پانی اور تیسری دن ایک دن بھڑکے بیٹھے فریاد اور گریہ کا حکم کیا گیا جیسا ہے کہ شرواع سے متواتر خون۔ لیکن اور پاک است نہ خون نہ بیٹھے میں اول اس دن بغیر کے ٹھکانے میں نہ پانی میں نہ نہانہ اور ای طرح جس عورت کو جلدی جلدی غصے اور کمالِ طبع و قد و قد سے مٹی پھر دوسرا گزرنے کا پانی نہ پھر خون پر ہی وہ نہ تو امام و امام کے نزدیک میں ابھی خون جاری و ختم و یہ گئے اور ہر پہلے دن کے دن میں دن میں اور پانی میں دن تو ٹھکانہ دوسرے دن پانی پر لکھی ہے۔

وہ حکم یہ نہیں۔ کہ فقہ میں جن مکان کے لئے طہارت نہیں پڑتا جہاں

اس مدت کا تمام روز ان کی صورت یہ ہے کہ پانی زبردستی نہ پانی نہ گزرنے کے لئے طہارت ہے بلکہ اس نے یہ نہ تو مکان کے بعد جن میں نہ تو اس کی مدت پوری ہوئی لیکن اگر جنس پر طہارت صحت ہوئی تو وہ طہارت سے متواتر یہ شرعی طہارت کے بارے میں آئے گی۔

اس اعتبار کا تمام روز اگر خیر کی صورت یہ ہے کہ مال کو طہارت فرماتے اور اس کے چہرے ہو اور یکہ پانی کے ساتھ میں ہے تو وہوں میں کے روز میں کا خون غاص ہے مگر اس سے استبراء ہوگا کہ دوسرا ایک پیرہنے کے لئے وہاں کا طہارت نہیں کے

سہ برابر کا حکم یعنی جنس سے بلوغ طہارت ہوتا ہے نہ اس سے طہارت نہیں ہوتا۔

۴۔ طہارتِ مست۔ برعت میں طہارت کرنا۔ نکاح۔ طہارتی سنت و طہارتی برعت میں طہارت اور طہارت نہیں ہوتا۔

۵۔ غیر مجربوں کے اصول و قیاس نہ ہو کہ غنا کا قیام کے روز اس کے اعمال یعنی یہ ہے کہ نہ کوئی اور ہے۔

اتحاد کا کائنات میں لکھنے کے ہے جو حیثیت ہے۔ لی ہے اور روز و نماز اور نماز کا مصلح نہیں ہے اور وہ مفقود ہے نعم میں ہے کہ یہ روز کے پہلے ان وقت کے لئے روزہ وضو کر کے اور اس کے لئے غسل لازمی نہیں ہے۔ اس کے مضمون مسائل مفقودہ کے حکم میں ملے۔

معذور کے احکام

تعریف: معذور وہ شخص ہے جس کو یا بناظر لائق ہو جس کا رکنا اس کے قابو سے باہر ہو اور اسی کا وہ معذور ایک نماز کے پورے وقت تک بمرور کا مہر ہے و تا وقت نہ ملے کہ اس وقت کی نماز فرض و واجب طہارت کے ساتھ نہ ہو سکے مثلاً گیس یا استسقاء کا خون جاری ہو یا رتسا یا پیشاب یا دست یا چپ خارج ہوئی ہے یا بدن کے کسی مقام مثلاً آنکھ، کان، ناف، پستان و غیرہ سے درد کے ساتھ اپنی نکل رہے اور اگر تا وقت مل جائے جس میں طہارت سے نہ نماز نہ ہو سکے تو اس کو معذور نہ کہیں گے۔

شرائط: ۱۔ اصل عرق نبوت طہر کے لئے پڑھنا ہے کہ ایک نماز کے پورے وقت تک معذور کا غم رہے لیکن اس کو تا وقت نہیں ستا جس میں ایسے حصے جس میں نظر فرض و اضافہ ہو جائے ارضی و واجب نماز جو بہت لمبی نہ ہو اور اگر تکلیف ہو بھی، اگرچہ اس میں صریح طہر کا متعلق نہ ہو بھی اس وقت ثابت ہے جب ایک نماز کے پورے وقت تک معذور متطہر رہے، اگر نماز کے بعضے وقت میں خون آ یا پورے وقت تک خاں یا بھرا نہ ہو یا معذوروں کے وضو کے نماز پر بھی مکرر وہ وقت خارج ہو کر اور نہ نماز کا وقت داخلی ہو اور نہ بیرونی یا بالائی خراج بعض وقت میں خون متعلق ہوگی تو اس نماز کا اعادہ کرے اس لئے کہ تمام وقت میں معذور موجود نہ ہو مثلاً غیر کا وقت کچھ دیا تھا چپ و غم وغیرہ کا خون بہنا شروع ہوا تو آخر وقت تک انتظار کرے اگر بند ہو جائے تو خیر و نہ اسی حالت میں وضو کر کے نماز پڑھے، اگر وضو صریح پورے وقت میں اسی طرح بند رہا کہ نماز پڑھنے کی مہلت نہ ملی تو اب عصر کا وقت گزرنے پر معذور ہونے کا حکم نکالیں گے اور اگر عصر کے وقت کے اندر ہی اندر بند ہو گیا تو وہ معذور نہیں ہے اور جو نہ زمین اتنے وقت میں پڑھیں (یعنی غیر عصر و نفل) اور سے تنگ ہوئیں پھر سے پڑھے مگر اس کو نفل و سنت کی تعداد واجب نہیں، عصر کے وقت بھی غیر کر دو وقت تک انتظار کرے پھر اگر کر دو وقت میں بند ہو جائے تو وہ معذور نہ ہوگا اور نماز پڑھے گا اور اگر دوسری نماز کے وقت میں معذور متطہر نہ ہو یا یہاں تک کہ وہ وقت نکل گیا تو نماز کا اعادہ کرے اسی لئے کہ پورے وقت میں بند ہو کر وہ معذور نہ ہو، بقیہ رہنے کی شرط یہ ہے کہ کوئی وقت نماز کا اس پر ایسا نہ گزرے کہ اس میں معذور نہ ہو نہ جو نہ ہو جس جیسے ایک دفعہ معذور ہو گیا تو جب دوسرا وقت آئے تو اس میں ہر وقت خون کا بیٹا شرط نہیں ہے بلکہ پورے وقت میں اگر ایک دفعہ بھی خون آ جیا کرے اور سارے وقت میں بند رہے تو بھی معذور رہے گا اس اگر اس کے بعد ایک پورا وقت وہ گزر جائے جس میں خون بالکل نہ آئے تو اب معذور نہیں رہا۔

معذور کا حکم: مستأخر موت اور وہ شخص جس کو سلسلہ الاول (پورا وقت سے پیشاب کا فقرہ آتے رہے) کی بیماری ہو یا دست چارہ کی بیماری یا دبا ہوا رتھ لگتی ہے یا کچھ جاری ہے یا کوئی دھبہ جو بند نہیں ہوگا، یہ سب لوگ معذور ہیں، ان کے لئے یہ حکم ہے کہ وہ ہر نماز کے واسطے وضو کریں اور اس سے جو واجب و سنت اور فرض نماز ہیں چاہیں پڑھیں، اگر وضو کرتے وقت خون جاری تھا اور نماز پڑھتے وقت بند تھا وہ پھر دوسری نماز کے تمام وقت میں بند رہا تو اس نماز کا اعادہ کرے اور بھی حکم ہے اس صورت میں جب نماز کے کچھ خون بند ہو اور دوسری نماز کے سارے وقت میں بھی بند ہو یا معذور کے وضو کا وقت کا جائز یا دوسرے وقت کا قاتی ہو یا تاؤ زربا ہے پس اگر فجر کے وقت وضو کیا تو آداب

اس پر کچھ لکھا تھا بحر اس برقعہ درم سے نزدیک جو روپے سے زیادہ جگہ تھیرے (خون) لگ گیا یا اس کے پینے کے پڑے پر لگ گیا، اگر ایسی حالت ہے کہ روئے تو نماز سے فارغ ہونے سے پہلے ہی زیادہ نفس ہو جائے گا تو اس کے بغیر روئے نماز پڑھنا نہ ہے اور جو ایسا نہیں تو جائز نہیں کیونکہ اب اس کا روئے فرض ہے یہی حکارے، اگر وہ ہم بارہ پے کی برابر ہے تو زیادہ نفس نہ ہونے کی صورت میں روئے واجب ہے اور اس سے کم ہو سنت ہے، اسی طرح اگر مریض نماز کے لئے زمین پر پاک جگہ نہیں پاتا اور نہ کھڑا کھینچا ہے تو اس کے زخموں سے خون نکل کر نماز پوری ہونے سے قبل پاک ہو جانا ہے تو اب اس کو لڑائی (مصلیٰ) بچنے کا ترک نہ ہے، جس کی تکبیر جاری ہو یا زلزلے سے غائب ہے تو آخر وقت تک انتظار کرے، اب اس کو خون بند نہ ہو تو وقت بچنے سے پہلے وضو کر کے نماز پڑھے، استسقاء والی عورت اگر غسل کر کے تکبیر کی نماز آخر وقت میں اور عصر کی وضو کر کے اول وقت میں اور اسی طرح مغرب کی غسل کر کے آخر وقت میں اور عشا کی وضو کر کے اول وقت میں پڑھے اور فجر کی بھی غسل کر کے پڑھے تو بہتر ہے اور عجب نہیں کہ یہ اب جو حدیث میں اور ثابہا ہے اس کی رعایت کی برکت سے اس کے مرض کو کاٹ دینے، جس شخص کو رجا جاری ہے وہ اس شخص کے پیچھے نماز نہ پڑھے، جس کو سلس و لیل الیہ شاذ جاری رہتا ہو اس لئے کہ امام میں دو عذر ہیں ایک حدیث (بے وضو دعا) اور دوسرا ہجاست (پیشاب لگنا) اور مقتدی میں ایک عذر ہے یعنی صرف حدیث کا نکلنا جس لئے بھی کہ انہوں نے عذر و نقض ہیں اور معذور کی فقہ اسعد کے لئے جو نہ ہونے میں دونوں کا اتحاد عذر شرط ہے جس کی امی مسئلے کا عجب بھی مقتدی کی نماز نہ ہوگی، حدیث تفصیل امامت کے والہ بھی ملاحظہ کریں۔

ہو اور بیک اس کا چراغ جلتے ہیں۔

اور اگر نماز سے نظر اٹے (یعنی ٹھیک کرنے پر نظر آئے) تو اس کو تین بار دوسرے اور جو چیز نیچے لگی ہو اس کو زیر سر پہنوزاد
شرع ہے اور ضروری مرتبہ خوب۔ جس طرح پہلی طاقت سے نکلے یہاں تک کہ اگر چہ اس کو نیچے لگی ہو تو اس میں سے پانی نہ نکلے۔ اور اگر شخص
کے لئے اس کی اپنی طاقت کا اعتبار ہے (یعنی اگر دوسرے کو اس کے نیچے لگے سے اور ایک ہونے تک کھینچے ہے تو اس کے نیچے سے پانی نہ نکلے اور
پہلے کے نیچے سے پانی نہ نکلے)۔ اور یہ بات یہ بھی ہے کہ اگرچہ میں صرف ایک مرتبہ پکڑا کافی ہے اس میں اس کی جگہ دوسری نفی سے اور پہلے
قول میں یہ واقعہ ہوتا ہے اور اگر ہر گز پکڑا اور طاقت اس میں زیادہ ہے مگر پکڑا نہ لگے پکڑا نہ لگے انجی میں یہ پکڑا تو ہونا نہیں ممکن
خارج تر یہ بات یہ ہے کہ اگر اس وقت کے جب (مثلاً ہر ایک شخص وغیرہ) پکڑا دوسرے کی ہاتھ سے اس میں پکڑا نہ لگے۔ یہ بھی پاک ہے اور
اگر اس میں سے پانی نہ نکلے اس کو اس کا حلقہ سے لے چاہئے کہ میں ہر دوسرے اور ہر دوسرے کب جس طرح فرش پہنائی دینی
ہر گز نہ نکلے جس میں کچھ ہے کہ اگر ہر ایک کیا جاتا ہے کہ اگر میں ہر دوسرے اور ہر دوسرے کب جس طرح فرش پہنائی دینی
تک اس میں پکڑا نہ لگے تو اس کو تین مرتبہ خوب پکڑا جائیگا تو اس میں سے پانی نہ نکلے اور اگر اس میں سے پانی نہ نکلے اور اگر اس میں سے
اور جو ہر ایک کے لئے دوسرے سے پاک ہے۔ اب پاک ہیں اور اگر یہ نہیں پکڑا تھا تو سب نہیں ہیں اور جو چیزیں کھینچ کر پانی پہنائی
پکڑا نہیں دینی میں وغیرہ تو اس میں ہر دوسرے اور ہر دوسرے کب جس طرح فرش پہنائی دینی
نہ ہے اور خشک کرنے کے لئے یہ ہے کہ اس قدر اس کو چھوڑ دے کہ پانی کا خشک ہونے سے پہلے کہ ہر ایک کے لئے اس کو تین مرتبہ
ہے جب کہ اس چیز نے نماز سے کھینچ لیا ہو جسے دوسری دفعہ اور اگر نماز سے کھینچ لیا ہو جسے دوسری دفعہ اور اگر نماز سے کھینچ لیا ہو
پاک ہو جائے گا ہر دوسرے سے پاک ہے کہ اس کی چیزوں میں نماز سے کھینچ لیا ہو جسے دوسری دفعہ اور اگر نماز سے کھینچ لیا ہو
میں

۱۔ اگرچہ اس کی کو باطل جذب نہ کرے بلکہ سب پر لگی رہے جیسے وہ ہے۔ اور یہ مسئلہ نہیں ہے کہ چیزیں یہ چیزیں ہی مسئلہ کے صحیح
پہلے سے (پاک ہو جائے)۔ جب کہ اگرچہ نماز سے دور ہو کہ دوسری نہ ہو اس کا پاک نہ جاتی ہیں۔
۲۔ اگرچہ سب سے بہت وہ جذب نہ کرے بلکہ سب پر لگی رہے جیسے وہ ہے۔ اور یہ مسئلہ نہیں ہے کہ چیزیں یہ چیزیں ہی مسئلہ کے صحیح
دوسرے پاک نہ جاتی ہیں۔

۳۔ ہر ایک میں پاک نہ کر لینی ہیں جیسے پکڑا نہ لگے چیزوں سے تاکہ وہی ہر ایک میں پاک نہ لگے۔ اور اگرچہ اس میں ہر ایک میں پاک نہ لگے
کرتے سے دور ہو۔ اور اگرچہ اس میں پاک نہ لگے چیزوں سے تاکہ وہی ہر ایک میں پاک نہ لگے۔ اور اگرچہ اس میں ہر ایک میں پاک نہ لگے

۴۔ اگرچہ اس میں ہر ایک میں پاک نہ لگے چیزوں سے تاکہ وہی ہر ایک میں پاک نہ لگے۔ اور اگرچہ اس میں ہر ایک میں پاک نہ لگے
چیزیں جو وہ سے پاک نہ لگے چیزوں سے تاکہ وہی ہر ایک میں پاک نہ لگے۔ اور اگرچہ اس میں ہر ایک میں پاک نہ لگے
ہر ایک میں پاک نہ لگے چیزوں سے تاکہ وہی ہر ایک میں پاک نہ لگے۔ اور اگرچہ اس میں ہر ایک میں پاک نہ لگے
نماز کے لئے اگرچہ اس میں پاک نہ لگے چیزوں سے تاکہ وہی ہر ایک میں پاک نہ لگے۔ اور اگرچہ اس میں ہر ایک میں پاک نہ لگے
نہیں، اس میں اگرچہ اس میں پاک نہ لگے چیزوں سے تاکہ وہی ہر ایک میں پاک نہ لگے۔ اور اگرچہ اس میں ہر ایک میں پاک نہ لگے
ہی کرتے۔ اور اگرچہ اس میں پاک نہ لگے چیزوں سے تاکہ وہی ہر ایک میں پاک نہ لگے۔ اور اگرچہ اس میں ہر ایک میں پاک نہ لگے

تو وہ تمنا اور ہمارا چاہے اور ہر بار شک کیا جائے اور ہمیں کا قول ہے کہ ہر بار اس قدر توفیق ملتا جائے کہ اپنی مانجنا بند ہو جائے اور دوسری اور تیسری ایسا ہی طرح دھوئے۔ یہ اسحٰیج سے اور اول میں احتیاط زیادہ ہے، زمین پر اور درخت میں اگر نجاست مل جائے مگر اس پر پڑے سے اور نجاست کا اثر پانی نہ رہے تو وہ پاک ہو جائے گا اور اسی طرح ٹھنڈی بھی جب نجاست لگ جائے اور اس پر پڑے سے تو وہ دھوئے کے حکم میں ہے۔ زمین اگر چٹاب نہ لگے ہو جائے اور اس کے صدمے کی حاجت ہو وہیں دگر زمین نرم ہے تو چھپا دی جانی پہانے سے پاک ہو جائے گی اور اگر سخت ہے تو فٹھائے کہا ہے کہ اس پر پانی ڈالیں پھر ہاتھ سے رگڑیں پھر ان پیا پاک کیڑے سے پچھکسے اور اسی طرح تین بار نکل کر میں نو پاک ہو جائے گی اور اگر کسی پر خاک زیادہ پائی اٹا جائے کہ اس کی نجاست مٹتی ہو جائے اور اس کی ہوا اور رنگ پانی سے دھو کر پھینک دی جائے تاکہ رنگ ہو جائے تو وہ پاک ہو جائے گی۔ پیر یا (چٹائی) اگر اگر نجاست لگ جائے اور وہ نجاست خشک ہو تو ضروری ہے کہ اس کو کھینچ کر نرم کر لیں۔ (مٹی تھیں دھول کر دھوئیں)۔ اور اگر تھوہر اور بار بار نکلے گا یا کسی کے مثل کسی اور چیز کا تو وہ دھوئے سے پاک ہو جائے گا اور کسی چیز کی (مٹی ملنے وغیرہ) کی حاجت نہ رہے گی اور بد خلاف پاک ہو جائے گی اس لئے کہ وہ نجاست کو جذب نہیں کرتا اور اگر وہ وغیرہ کی پھال (یا ادب) کا ہو تو دھوئیں اور ہر بار رنگ کر میں تب امام ابو یوسف کے نزدیک پاک ہو جائے گا اور اسی پر غوثی ہے اور ابو یوسف کہیں پانی میں کر جائے تو امام ابو یوسف کے قول کے مطابق جس کو کشتار لگے، اختیار کیا ہے اور کوئی نہیں ہر دھوئیں اور ہر بار پھر نکل کر میں تو پاک ہو جائے گا۔ نجس برتن یا کوئی بری خوش روئی یا تات وغیرہ یا کسی عیاب کیڑے سے یا چیز کا تھوہر یا وغیرہ یا کسی چیز میں خرابیاں پیدا جائے اور اسے پھر پڑا ہے اور پانا جائے تاکہ اس پر پانی جاری رہے تو پاک ہو جائے گا۔ یہی اسحٰیج ہے (اصل میں میں ہے کہ چھپائی در میں یا ظن غالب ہو جائے۔ کہ پانی نجاست کو پالے گیا تو پاک ہو جائے گا کیوں کہ چھپے پانی سے پاک کرنے میں پھڑکاؤ شرط نہیں، اور وہ میں شراب زہلی بھی ہاؤ تھیں ہمارے ایسا کہ اندرونی اٹالے سے پاک ہو جائے گا اور اگر وہ تھوہر بار ایک ساعت تک توفیق کرے یا امام ابو یوسف کا قول ہے۔ شراب کا کھلا کر یا فٹا ہوا مستقل ہوا تھیں بار کے دھونے سے پاک ہو جائے گا۔ یہ حکم شراب کی براس میں نہ ہے اور فٹت کی سوا پھر ادب اس کی نجاست ہے تو اگر ایسا سخت ہے کہ اس کی تختی کی وجہ سے اس میں نجاست جذب نہیں ہوتی تو اٹالے کے قول کے بموجب دھوئے سے پاک ہو جائے گا اور اگر اس میں نجاست جذب ہو سکتی ہے اور اس کو پھینک دیتے ہیں تو تھیں ہر دھوئیں اور ہر بار پھر نکل کر میں تو پاک ہو جائے گا اور اگر نہیں پھینک دیتے تو امام ابو یوسف کے قول کے بموجب تھیں ہر دھوئیں اور ہر بار ہٹک کر میں، اور اگر کڑے کا کھانا، نجس ہو گیا تو اس کو بھول گیا اور پھر اس کے کو سوچ کر کھان غالب پر چل کر اسے کپڑے کے کسی کنارہ کو دھو لیا تو اس کیڑے کے پاک ہوئے گا حکم کیا جائے گا یہی حکم دے اگر اس کیڑے سے بہت سی ٹھنڈی ٹھنڈی پڑھیں پھر ظاہر ہو گیا کہ وہ ہر طرف ہٹاؤ اور نجاست اور طرف بھی تو اس کو نہ رانزا دیں اور کیڑے سے چڑیا ان کا ہوا واجب ہے اور اگر سوچ کر دھو لیا تھا، اور بعد میں غلطی معلوم ہوئی تو قب اس میں نجس ہو گیا تو اس کو دھوئے اور فٹاؤں کا اعادہ نہ کرے اور احتیاط یہ ہے کہ سارا کیڑہ دھوئے اور اسی طرح اگر نجاست آتشیں میں کسی جگہ ہو یا زائد ہر کایہ کوئی آتشیں جگہ تو دھوئے کو دھوئے یا صرف آتشیں باقی نہیں ہوگی مگر یہ معلوم نہیں کہ اگر کھانا ہے پوری آتشیں یا کھلے ہو کر کپڑا لگیں ہو جائے اور تھیں بار کھانا واجب ہو اور اس لئے ایک دن ایک بار دھوئے اور ایک دن دوبارہ دھوئے یا ایک ایک دفعہ کر کے تھیں فٹکے دھوئیں میں دھو لیا تو چاہے اس لئے کہ فٹکے داخل ہو جائیں ضروری نہیں کہ تھیں ہوا ایک ہی وقت میں دھوئیں۔

کوار، چھری، جاقو، آئینہ، رتر، مادہ، چھری، جو سے سے بچتی ہیں جن پر بمبائل (جنا) ہو مٹی رنگ لے ہو اور جو سردی نہ ہوں۔ مٹی، لکڑی

معوای ضروری ہے۔

۵۔ خشک ہو جانا اور اس کا اثر دور ہو جانا

[illegible]

File 4

گورہ، پاناما، وغیرہ کی تجارت کو روکنا اور جو جائے تو انہیں کوئی نہ کیا اس کی عطا کر کے حکم ہوگا، ہر ایسی برائی سے۔ اور
 کبھی اس طرحوں میں بھر دیا جائے اور خون اس سے نہ اس ہو جائے تو اس کی عطا کر کے حکم ہوگا، ہر ایسی برائی سے اور اگر وہ
 پانی یا کوئی اور چیز یا انہیں وغیرہ دیا جائے تو انہیں کوئی نہ کیا اس کی عطا کر کے حکم ہوگا، ہر ایسی برائی سے اور اگر وہ
 اسے ہر چیز یا تجارت میں عطا کر دیا جائے تو اس کی عطا کر کے حکم ہوگا، ہر ایسی برائی سے اور اگر وہ اس کی عطا کر کے حکم ہوگا، ہر ایسی برائی سے اور اگر وہ
 اس میں شریک ہوگی، اگر وہ کوئی اور ایسا نہ کرے تو اس کی عطا کر کے حکم ہوگا، ہر ایسی برائی سے اور اگر وہ اس کی عطا کر کے حکم ہوگا، ہر ایسی برائی سے اور اگر وہ
 تھی۔ (اباظہار یہ کہ اس میں شریک ہے اس کی عطا کر کے حکم ہوگا، ہر ایسی برائی سے اور اگر وہ اس کی عطا کر کے حکم ہوگا، ہر ایسی برائی سے اور اگر وہ
 تجھ ہی یا کسی دوسرے وغیرہ کے لئے لکھی ہوئی ہے، اس کی عطا کر کے حکم ہوگا، ہر ایسی برائی سے اور اگر وہ اس کی عطا کر کے حکم ہوگا، ہر ایسی برائی سے اور اگر وہ
 را کو جو کچھ سے اور اس کا وہ ان میں سے ہے، اس کی عطا کر کے حکم ہوگا، ہر ایسی برائی سے اور اگر وہ اس کی عطا کر کے حکم ہوگا، ہر ایسی برائی سے اور اگر وہ

۷۔ مالکیت پر اس کا تا

شراب جب سرگم بن جائے تو پاک ہے نہی اگر شراب ایک نے پیا ہے نکلے میں ہوا اور اس کا سرگم بن جائے تو درحک بالہ نکال پاک ہو جائے گا یعنی باحقار نہیں آئے خیال رہے کہ جہاں تک وہ سرگم ہے وہاں تک پاک ہو جاتا ہے اگر شراب کئی چھٹھیں ہوں سے اور تک پڑی چھٹھیں پہلے ٹپ ہو کر نکھری جائیگی ہے اور سرگم بننے وقت سرگم کا استعمال ہو گا اس سے کم ہو جاتی ہے تو وہاں کا حصہ پاک نہ ہوگا اور سرگم انہی کے نکالتے وقت جب اس کی پاک قسمت لگے گا تو سرگم کو بھی پاک ہو جائے گا ہاں اگر چٹا وغیرہ سے نکال دیا جائے تو پاک ہے شراب میں جو نہ نکال دیا جائے وہ دھرنے سے پاک نہیں ہوتا وہ اگر کوئی سرگم کو زائل دیر اور شراب کا اثر جاری رہے تو پاک ہو جائے

گاہ۔ کچھ (بک بولی) روٹی لاکر شراب میں ڈال دیا ہو۔ پھر او شراب سرکہ بن جائے (یا اس شراب سے ہونے والے روٹی کی پالی پھر اس کو سرکہ میں ڈال دیا) اگر اس میں شراب کی لالہ (ترابی) نہ رہے تو وہ کچھ پانی ہو جائے گا اور یہی حکم بازار میں اس کا ہے جب وہ شراب میں ڈال دیا جائے اور شراب سرکہ بن جائے اس لئے کہ شراب کے جوہر اس میں ٹپ ہوئے تھے اور سرکہ ہو گئے۔ شراب اگر پانی میں چلے یا پالی شراب میں چلے پھر وہ سرکہ ہو جائے تو پاک ہوگا۔ اگر شوربہ میں شراب چل جائے پھر سرکہ نہ رہے (اگر وہ شوربہ زخمی میں سرکہ کی مانند ہو جائے تو پاک ہے۔ چھ یا شراب میں گر جائے اور بھت جائے سے قفل اس کو نکال لیکن پھر وہ شراب سرکہ ہو جائے تو اس کو کھانے میں دیکھ مضافہ نہیں اور وہ سرکہ پاک ہے اور اگر وہ سرکہ ہونے کے بعد نکال دیا تو وہ پھر لالہ یا پختہ ہو جاتا ہے اور اگر شراب کے اندر بہت چلے جائے پھر نکالنا جائے پھر وہ شراب سرکہ بنے تو اس کا کھانا حلال نہیں اس لئے کہ مرہ وہ ہے کہ لالہ اس میں موجود ہیں اور وہ شراب نہیں ہو جائے۔ مگر اگر شراب سے کچھ پانی شراب میں چل جائے پھر سرکہ بنے تو اس کا کھانا حلال نہیں اس لئے کہ کچھ کا عذاب اس میں موجود ہے اور وہ سرکہ نہیں۔ چھ یا اگر وہ سرکہ نہیں ہے اس صورت میں اب یہ شراب شراب میں گر جائے پھر وہ سرکہ بن جائے اور اگر نہیں سرکہ شراب میں لالہ بنائے پھر وہ شراب سرکہ ہو جائے تو نہیں ہوگی اس لئے کہ وہ نہیں سرکہ چھ اس میں مرہ وہ پختہ نہیں ہوگا اور اگر کھانا (یا کوئی اور چھ) اگر ٹکڑے کا اس میں گر جائے اور کھانے کا بن جائے تو نہیں ہوگی (حش) میں گر کر پانی ہو جائے تو طہر نہیں کے نزدیک پاک ہوگا اس پر لفظی ہے اور امام ابو حنیفہ نے ایک نہیں ہے۔ (اس طرح جو خیر سے معلقہ کو نہیں میں گر کر اس کی کوئی مل میں میاؤں ہوگی تو نہیں نہ اس کی کہ ذات تبدیل ہوگی اس پر لفظی دیا ہوئے) کچھ میں گر کر اس کو جوڑا جائے اور سخت ہو جائے۔ اور اس میں جھانکے آ جائیں اور اس کا جوڑا محفوظ ہو جائے اور تم نہ چلے پھر وہ سرکہ ہو جائے اگر وہ سرکہ بہت ہو جائے اس میں چھوڑ دیا ہوئے اور سرکہ کے بخارات سے نہ تنگ پہنچیں تو وہ صحت پاک ہوگا اور اس طرح لالہ یا کچھ میں شراب لگ جائے اور سرکہ سے دھویا جائے تو پاک ہو جائے گا اگر نہیں تین سالوں میں ڈالا جائے تو اس کے پاک ہونے کا لفظی دیا جائے گا اس لئے کہ اس میں خیر ہو گیا۔ پاک زمین کی مٹی ہو چکی ہے اور کچھ کی اور کچھ بنے تھیں پاک ہو جائی ہے۔ اور امانت بھی بن جائے تو پاک ہے۔

۸۔ پتھرے کار بافت سے یا گڑا

[illegible]

اس تو سے میں رہیں آ یا اور لیکن کیا حواس میں جب نجاست نکلا جائے اور وہ دوس اور دشنادوں سے بیدار چنگے گئے۔ مگر پانی سے استنہا کر اور کپڑے سے نہ پر پھل پھر رت خارج ہوئی تو فتنہ کا قہر لے کر اس کا کردار دگر بخش نہیں ہوتا اور یہی حکم اس صورت میں ہے کہ استنہا کر نہیں کیا بلکہ باجاسہ سینے و پانی میں نہ ہو گیا مگر رت خارج ہوئی۔ لیکن اگر فتنہ جو نے ہر دھن میں زردی وغیرہ ظاہر ہو تو جس ہوگا اگر سر کی ہر موسم میں کھڑے بندھے کی جگہ میں جہاں لیدہ وغیرہ ملتی رہتی ہے وہیں ہر موسم ہر دن اس کا قہر یا کوئی تر چڑ دیاں لے گیا اور اس کی گرتی سے فتنہ برقی فرخیں نہ ہوگی لیکن اگر اثر ظاہر ہوا مثلاً زردی کپڑے یا اس چیز پر فتنہ ہوئے کے بعد ظاہر ہوئی تو نجاست کا حکم ہوگا مگر کوئی شخص ایسے چھوٹے ہو یا جس پر مثل لکھ ہوئی تھی مگر اس کو پینے نہ ہو اس سے وہ چھوٹا ہو گیا تو اگر اس چھوٹے کی تری کا نوسر کے بدن پر ظاہر نہیں ہوئے تو بھی نہیں ہوگا اور اگر ظاہر ہوا (یعنی کچھ نہ سمجھتے تھے) تو وہ ناز جاتا ہوئے کو ٹھیکہ راہیں اگرچہ بہت ہول ہیں جب بقیں ہو چٹاپ کیا اور اس پانی کی کچھ چھینیں کسی آدی کے کپڑے پر پڑیں تو وہ ناز جاتا ہوئے کو ٹھیکہ راہیں اگرچہ بہت ہول ہیں جب بقیں ہو جاتے کہ وہ چٹاپ چٹاپ کی جسم تو ناز نہ ہوتی اور ایسے ہی چٹاپ کو بہ پاخانہ وغیرہ پانی میں پڑے اور اس سے چھینیں ڈالیں اور کپڑے پر پڑیں اگر ان کا زکیزے پر ظاہر ہوگی تو کپڑا نہیں ہوگا رت نہیں نہ ہو کہ خود پانی جاری ہو یا نہ ہو۔ یہی حکم ہے اور اگر کھڑے کے پاؤں میں نجاست لگے ہر اور وہ پانی میں چلے ہوں اس کی بھی چھینیں سوار کے کپڑے پر پڑیں تو وہ بھی ہو جائے کہ خود پانی بند ہو یا جاری ہو۔ یہ ہے کہ غصے نہ ہوگا جو اسے کہہ نہیں سکے کہ کہ نہیں سکے سے ڈاک نہیں ہوتا نہ دیکھ کے کہنا نے والے پر بہت کے دھوون سے تو چھینیں اڑیں جس سے ہماؤں کا دھن نہیں ہے خود اس کو کٹیں نہیں کریں کی وجہ شوم ملوثی۔ فتنہ کی فصل ہے جو چھینیں رتن میں کریں جس کے رتے نہ خارج ظاہر نہیں ہوں تو وہ صاف ہے جیسے راستے کی کچھ اور بھی چیزوں کا دھواں دھو کر کا ظاہر کون کے بیٹنے کی جگہ ظاہر صاف ہے چھینیں نہیں ہا کہ پانہ نے کی تھیں اگر کسی کے کپڑے پر چھوٹے قہر نہیں ہونا لیکن اگر وہ صاف ہوں اور بہت ہوں تو اس میں ہو جاتا ہے۔ کسی شخص کے پاؤں میں کچھ لگتی اور وہ ٹپاں میں جا اور وہاں نہ دھوئے اور ناز نہ دلی تو اگر نجاست کا اثر اس میں نہیں ہے تو نہ بڑے چھینیں اعتبار یہ ہے کہ پاؤں دھو لے۔ پاک پانی میں اگر چھینیں نہ لے پاک پانی میں بھی نہیں پانی والے تو کچھ ہے کہ وہ دگر نہیں ہوگا۔ اگر نہیں ہوگا یا گوہر و لیدہ گارے میں ڈال جائے اور وہ ہر موسم و غیرہ کا حکم رہے اور کھڑے ہر وقت اگر بہت ہوگا تو نہیں ہوگا ورنہ اس میں نہ ہوگا اور اگر فتنہ ہو جائے گا تو اس کی طہارت کا حکم ہوگا۔ کچھ کا صاب نہیں ہے جس ان کی کے صاب کپڑے پر پڑے تو کچھ ہے جو صاب لک اس پر تری ظاہر نہ ہوگی نہیں نہ ہوگا خود اسکا خوشی (یا) میں یا یہ صاب میں برابر ہے۔ یہاں تک رہے۔ کچھ کا دن اور غصے نہیں خود کو کھا ہو گیا نہیں اگر اس کے بدن پر نجاست ہو تو اس نجاست کے گھنے سے پاک ہو جائے گا (میں اگر نہ سمجھ کے پورے پر کمر ہو جائے گا کہ وہ فتنہ ہے تو نہیں نہ ہوگا اور اگر تہہ اور نجاست کا اثر ظاہر نہ ہو تب بھی صاب چھینیں یا صاب میں چھینیں یا صاب ہے۔ اب بھی کی پٹی تھیں کے نزدیک پاک ہے یہی صاب ہے ابھی کا صاب شر اور پیچھے کے صاب کی طرح نہیں ہے اگر اس کی سڑ سے کسی کپڑے پر اس کا صاب کرے گا تو نہیں ہو جائے گا۔ ہر جانور کا دھال میں اس کے پانانہ کے ہے۔ انت یا کھڑی کی چھینیں میں اگر وہ ہوں تو دھو کر کھائے نہ سکتے ہیں یعنی جس ہر دھوئے اور ہر بار کھ۔ انت نہ گاہے چھینیں، لیدہ کے کور میں سول تو نہ کھائے گا نہیں اس لئے کہ اس میں چھینیں ہیں۔ کھڑے کہ ہر اور دگر کا صاب اور پینے پاک ہے چھینیں دھواں بہتر ہے۔ روٹی کے اندر سے چہ کے مٹھن نکل اگر اس مٹھن میں اس کی تختی سوج ہو تو چھینیں اور اس کے اور در سے روٹی تو کر چھینیں دے اور پانی روٹی کھائے۔ اور وہاں ہے وقت اگر چھینیں اور اس کے رتن میں گر جائے اور اس وقت چھینیں روٹی جانے تو صف نہ لیں اور اگر چھینیں دو دھو شہنوت ہوئے تو نہیں ہو جائے گا کھ پاؤں نہ ہوگا۔ اگر کبھی کا چٹاپ (بنا کہ نجاست چھینیں) اور روٹی کا چٹاپ (جو کہ غلط ہے) کسی چیز پر لگے تو

[illegible]

(۱) یعنی اگر وہ غلبہ سے ہٹ جائے تو اس کی جگہ پر دوسرا ہو گا۔ یہی کیا طور پر وہ اپنے لیے اور مراد کے لیے جو چیزیں چاہتا ہے ان کو حاصل کرے گا۔ (نورانی منظر)

تو اس پر نماز جائز ہوگی۔ سرخی یا کوئی اور پرچہ وہیت چاک کر کے اس کی آلائش نکالنے سے پہلے پانی میں جوش دی جائے تو وہ کسی طرح پاک نہیں ہو سکتی (یہ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ہے۔ اسی پر فتویٰ ہے صاحب طائفاۃ الکشف نکال کر اور خون دھو کر جوش دیا جائے۔ بعض نے تمین دفعہ پاک پانی میں پکانے اور اس پانی کو ہر بار دھلے سے پاک ہونے کا حکم دیا ہے۔ (یہ امام ابو یوسفؒ کا قول ہے) دیکھی آگے سے جو پانی نکلے نیز کافہ پستان سے درد کے ساتھ جو پانی نکلے وہ لمبا سجدہ ظہر ہے۔ الجلی رہو بہت ناک یا منہ سے نکلے نہیں آکر چہ پیٹ سے چڑھے اور خواہ بیماری کے جب ہو، جو خون زخم سے بہا نہ ہو پاک ہے۔ روئی دار کپڑا (مرزئی وغیرہ) اور چیزیں اور اس کے اندر سوکھا ہوا چہ ملا تو اگر اس میں سوراخ ہے تو تمین دن رات کی نماز میں لڑا نہیں۔ اگر سوراخ ہو تو جتنی نمازیں اس سے چڑھی ہیں سب کا اعادہ کرے۔ آدنی کی کھال یا گوشت اگر ناخن کے برابر ٹھوڑے پانی میں گرے تو وہ پانی پاک ہو گیا اور اگر اس سے کم ہو تو ناپاک نہیں ہوگا۔ خود ناخن یا بال گر جائے تو ناپاک نہیں کیوں کہ ان میں خون سرایت نہیں کرتا۔ عورت کے چوٹاب کے مقام سے جو رطوبت نکلے پاک ہے کپڑے یا بدن میں لگے تو دھو کر کھنکھار دی نہیں ہاں بہتر ہے یہ حکم امام صاحبؒ کے نزدیک ہے اور صاحبین کے نزدیک نہیں ہے، یہ حکم فرج داخل کا ہے اور فرج خارج کی رطوبت بالاحتیاط پاک ہے لیکن وضو کے لئے اس کا دھو بڑا سخت ہے تجاستوں سے جو کپڑے پیدا ہوتے ہیں وہ نہیں ہیں۔

استیخ کا بیان

[illegible]

۱۰۔ جملے سے استفادہ کرنے کا طریقہ

[illegible]

ادارے اس بات پر ہے کہ اگر وہ حجامہ کی ہوئی نہاست ورم سے زیادہ ہو تو اس کا دوا فرض ہے صرف اسیوں سے بھڑانا کافی نہیں مگر دھواں کا استعمال بھی سنت ہے اگر نہاست اسکی شک ہو جائے تو دھواں سے نہکھات نکلتا پھر پانی سے استنجا کرنا چاہئے۔ یہی طرح اگر پیشاب کے مقام کے کناروں پر پیشاب قدر دردم سے زیادہ لگ جائے تو اس کا دوا واجب ہے اور کہ وہ نہاست جو حجامہ سے باہر ہو چکی ہوئی ہے قدر دردم سے کم ہے یا چند روز سے پہلے جب اس کو حجامہ کی نہاست کے ساتھ دوا نہیں کی ہو تو دردم سے زیادہ ہو جائے کسی اور اس کو دھیلے سے در کر لیا اور پانی سے نہاست نہ شقیں کے لئے نزدیک جائے۔ اور اگر دوا نہیں کی گئی ہے۔ (اور عمر کے نزدیک دوا فرض ہے) اگر ذکر کے بعد نہاست قدر دردم سے کم آگئی اور دوسری جگہ بھی نہاست قدر دردم سے کم ہو لیکن اگر دوا تو منع کریں تو قدر دردم سے زیادہ ہو جائے تو اس دوا تو منع کریں گے، یہی صحیح ہے۔ اور مقدار کا تو میزان سے اور نہاست اس میں قدر دردم سے زیادہ لگی ہو لیکن مقدار۔ یہاں تکمل ہوئی نہ ہو تو اسیوں سے استنجا کافی ہے کہ اس طرح ہے اور اسکی ام ایضاً درام یا دوسرے کے قول سے زیادہ مستحب ہے اور غبار ہے۔

دھیلے سے پیشاب کے اشتبہ کا طریقہ

اس کا طریقہ یہ ہے کہ ذکر کو بائیں ہاتھ سے بکڑے اور اس کو دایرہ یا چتر یا دھیلے پر حزامی سے خاصا اور بائیں ہاتھ میں خاصا ہو کر لے۔ اور دھیلے کو بائیں ہاتھ میں نہ لے اور اسی طرح ذکر کو دائیں ہاتھ میں اور دھیلے کو بائیں ہاتھ میں نہکھتے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو دھیلے کو دونوں ایندھوں میں بکڑ لے اور ذکر بائیں ہاتھ میں بکڑ کر اس پر ذکر لے اور جو یہ بھی نہ ہو سکے تو حزامی کو بائیں ہاتھ میں بکڑے اور اس کو حرکت دے اور استسارہ یعنی پاک کرنا اس وقت تک واجب ہے جب تک دل میں یہ یقین نہ ہو جائے کہ اب پیشاب نہ پڑے گا۔ بعض نے کہا کہ اگر استسارہ کرنا یعنی پیشاب کے بعد ایسا کرنا کہ اگر ضرور کا ہو تو ذکر کر جائے واجب ہے اور اس کی مختلف صورتیں ہیں مثلاً چند قدم چلا کر نہاست چاہیں قدم نما ہے مگر یہ ضروری نہیں غرض امتیاز ہے زمین پر نہ پاؤں مارنا کھانا اور دھانی کا کھانا بائیں ہاتھ پر بیٹھنا اور اسی طرح بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ پر بیٹھنا اور دھانی سے بیچنی صرف افزا یا بیچنے سے بلند یا بر چڑھنا یا بائیں کرکٹ پر بیٹھنا یا بیچنے سے ٹکڑوں کو سوتا وغیرہ اور صحیح ہے کہ وہ کوئی شخص لنگ ہوئی ہیں جب اس کے دل میں امتیاز نہ ہو جائے کہ نہاست جو سوراخ میں جمی اور تمام لنگ ہو گئی ہے تو احتیاج ہو گیا۔ (یہ استسارہ کا حکم مردوں کے لئے ہے عورت فرغ ہونے کے بعد تھوڑی دیر توقف کر کے پہلے دھیلے سے پیت۔ اور پانچاٹھ کے مقام کو لنگ کر لے پھر پانی سے طہارت کر لے یا صرف پانی سے طہارت کر لے اور اگر چھان اس کے دل میں بہت سے دوسرے ذکر پڑے ہوں یا طرفہ اشاعت ذکر سے جیسے نوافل ایسے دوسروں کی طرف اشاعت نہیں ہوتا اور قسم کا کہ سامنے والے کپڑے پر چلو سے پانی چھڑک لیا کرے تاکہ وہ اس اگر تڑا دیکھے تو پانی کی تڑی کھلے۔ یا ایسے دوسرے کا طہارت شرب کے معاصر ہے۔

پانی سے استسارہ کرنے کا طریقہ

اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اپنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ سے بکڑے اور اگر زیادہ نہ ہو تو پانچاٹھ کے مقام کو بائیں ہاتھ سے خوب استسارہ کرے اور کھانچ کی انگلی کو اپنے دائیں اور انگلیوں سے کھچو و نچا کرے اور اس سے مقام نہاست کو دھوئے پھر چھٹکیا کے پاس کی انگلی دھوئے اور اس سے اس مقام کو دھوئے پھر چھٹکیا کو دھوئے اور پھر انگوٹھے کے پاس کی انگلی دھوئے اور اس قدر دھوئے کہ اس کو پانی کا بیضہ یا حسن صاب ہو جائے اور چھٹکیا جاتی رہے اور دھوئے میں خوب زیادتی کرے اور اگر دوا نہ ہو تو دوا نہ کرے اور نہ زیادہ جھل کر بیٹھے۔

دھونے کی دھو نہ مضر نہیں، مگر دھو نہ والا ہے تو اپنے لئے خود سب دھو نہ کر لے۔ ایک روایت کے مطابق اشعیا میں نہیں دھکیوں سے زیادہ نہ گائے اور اٹھکیوں کی چڑائی سے استنجا کرے اور اس سے اور اٹھکیوں کی بیشت۔ نہ استنجانہ کرے اور پانی آہستہ سے ڈالنے سے ختمی سے نہ دھو نہ، اور غری سے ملے، بعض مشائخ نے کہا ہے کہ تلخ رنگیاں وغیرہ جھٹلی سے دھونا کافی ہے، عورت کو نہاد ہو کر پہلے اور جھٹلی سے اوپر اوپر دھو نہ اور بالکل فرج کے اندر داخل نہ کرے یہی حق ہے۔ عورت مرد کی نسبت زیادہ کشادہ ہو کر بیٹھے، امام ابو حنیفہ کے نزدیک پاخانے کے حتام کو پہلے دھو نہ اور چٹاب کے حتام کو بعد میں، اور صاحبین کے نزدیک چٹاب کے حتام کو اول دھو نہ اور یہی فقہاء ہے، اور مسیح استنجا کے پاک ہونے کے ساتھ ہی ہاتھ بھی پاک ہو جاتا ہے اور استنجا کے بعد خود بھی (ظاہر میں ایک دھو نہ لے جیسا کہ اس میں دھو نہ ہے تاکہ خوب صفا ہو جائے بلکہ تلخی کا کرم مستحب ہے، چار باب کے انوں میں یہ بہت کم ہوتا ہے، دھو نہ میں زیادہ دھو نہ کرے اور اگر پانی گرم ہے تو چار باب اور بھی گرم دھو نہ، مگر گرم پانی سے طہارت نہ ملے یہی غلط ہے پانی سے ٹوہ نہ ملے۔ استنجا والی عورت کو چٹاب، پاخانے کے ساتھ نماز کے وقت میں ناپا استنجا کرے اور جب نہیں ہے، اگر کسی کے دونوں ہاتھ تلخ ہوں یا ایک ہاتھ میں (تلخ) کھاد یا ہوا، کوئی بدی یا بھاری نہ ہو پھر پانی ڈالے تو استنجا نہ کرے (یعنی اس سے استنجا مانتا ہو گیا)، اور اگر چاروی پانی پر ٹاؤ ہو اور دایاں ہاتھ موجود ہو تو رہا ہے ہاتھ سے استنجا کرے، اس طرح سچے آدمی کی اگر کسی پاخانہ نہ ہو، اس کا چٹاب یا بھاری ہو، وہ دھو نہ ضرور استنجا نہیں کر سکتا تو اس کو اس کا چٹاب یا بھاری ہونے کو دھو نہ اور استنجا اس سے طافا ہو جائے گا یہی طریقہ عورت کا، اگر شوہر نہ ہو اور وہ دھو نہ کرنے سے عاجز ہو اور اس کی بیوی یا بہن ہو تو اس کو دھو نہ کر دے اور استنجا اس سے ساتھ ہو جائے گا۔

مکر وہ بات استنجا و بیعت الخلا

استنجا میں چٹاب پاخانہ نہ کرنے وقت قبلہ کی طرف نہ کوٹ، یعنی نہ تا کر دھو نہ ہے اور اگر بھول کر قبلہ کی طرف گزیر گیا تو مستحب ہے کہ قبلہ کی طرف سے جس قدر روٹی کھا چکا ہو جائے اور باقی بچ رہے، چٹے ہوئے یا نہ ہونے والے کھل میں اس حکم کی بیکواری نہیں، اور عورت کے لئے چھوٹے بچے کو قبلہ کی طرف کھانا چٹاب چھان کر انا بھی مکر وہ اور مستحب ہے، انہماں کا کھانا، اس عورت ہے۔ یہی جگہ استنجا کرنا کہ کسی شخص کی نظر استنجا کرنے والے کے سر پر پڑتی ہو کہ وہ بچہ چلی، گویا، لہو، لہام، گوشت، ایشیا چن، کدوا، چاندی، سونا وغیرہ، بھٹکرے، پکی ایتھ، چنے، دال، روٹی، کھول، خشک درہنشی پکڑا اور ہر قسمی شے سے اور بلا غرض دیکھیں ہاتھ سے استنجا نہ کر دے۔ اگر ہاتھ یا ہاتھوں کوئی ہڈی ہے کہ استنجا نہیں ہو سکتا تو دیکھیں ہاتھ سے کہ تا بلا کر اہت جائز ہے۔ جس چیز میں سے استنجا نہ کرے اور اس کی چیز سے جو بیعت کھانا نہ کرے جیسے سرکہ، روغن، مہا، مٹی، چیزیں جن سے انسان اور اس کے جانور تلخ مائل کریں اور ای طرح اس پر یا میلہ وغیرہ بیعت میں سے وہ خواہ کوئی اور شخص استنجا نہ چٹا ہے استنجا نہ کرے بلکہ اگر چتر کے گئی کوٹے، دونوں ہاتھ برسر چٹا کرے، اس سے پہلے استنجانہ کیا تھا تو بغیر کراہت جائز ہے، اور کھانے سے استنجا نہ کرنے اگرچہ نہاد و تلخ لکھا ہو، مگر چڑی، بھنگا، گوجھی وغیرہ بھی ہو یا جو میلہ جیسے دھڑ کا نام لکھا ہو کیوں کہ خود کاغذ نہیں ملے قابل احترام ہے، اسی طرح برقعہ، حزام، چیزیں، آبی، لے، اجڑا بال، بڑی، گوشت، وغیرہ، کھدکی چٹائی یا کدوا وغیرہ اور اس کی چیز جس کی جگہ بیعت نہ کر چکا ہو تو بھاری یعنی ایک آدھ چھینتی ہو جیسے کپڑے، حرق وغیرہ اور جانوروں کے چارے (گھاس، بھوسہ وغیرہ) سے استنجا کرنا منع اور مکر وہ ہے (پانی بھی اگرچہ قابل احترام ہے مگر ہر قوم ضرورت شرعیات سے اس کو جائز رکھا ہے)۔ بلا حرجات بھی دوسرے ہی دھو نہ سے استنجا کرنا مکر وہ ہے اور اس سے اسیٹا لیا جائز نہیں۔ یہی حکم جنت کی دیوار، پرانے پانی یا

